صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 27 فروری 2014ء بمطابق 26 ربیع الثانی 1435 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ O عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَ اَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِ O فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ O وَ الۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَ الرَّیۡحَانُ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِ O وَ خَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ O فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): ارشاد ہے نہایت مہربان اللہ نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان کو قائم کر دی۔ میزان کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو، انصاف کیساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو، زمین کو اس نے سب مخلوقات کیلئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی، پس اے جن وانس تم اپنے رب کے کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔
وآخِرُ الدَعۡوَانا أنِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کو نسچنز آور' ، 'کو نسچنز آور' ۔۔۔۔۔

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کو نسچنز آور' ختم ہو جائے پھر بات کرینگے۔

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب سمیع اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل سپیکر، میں بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے اور خاصکر میں اس august House کو، ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف انکی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے ساتھ ایک بہت بڑی ناانصافی ہو رہی ہے اور خاصکر کہ جو ہمارے 'فارمرز' ہیں یا جو ایگریکلچر سے وابستہ ہم جیسے زمیندار طبقہ، ہم کہتے ہیں جناب والا! ہم وہ واحد کمیونٹی ہیں کہ جو کہ اس وقت گورنمنٹ کو پانچ پانچ ٹیکسز دے رہے ہیں جس کے اندر آپ کا لینڈ، ایگریکلچرل لینڈ انکم ٹیکس ہے، مالیہ ہے، آبیانہ ہے، عشر ہے اور لوکل ریٹ ٹیکس ہے۔ تو جناب والا، 2001 کے اندر ایک قانون پاس ہوا اس وقت کی حکومت میں کہ جو Irrigated پچیس ایکڑ رقبہ ہے، اس کے اوپر زرعی انکم ٹیکس لگایا جائے اور جو Non irrigated جیسے رود کوہی ایریا ہے یا بارانی ایریا ہے، اس کے پچاس ایکڑوں کے اوپر زرعی انکم ٹیکس لگایا جائے۔ اسی طرح ہی ابھی 2012 کے اندر اس قانون میں تبدیلی لائی گئی جو کہ ایک صریحاً ناانصافی ہے اور ہماری کمیونٹی کے ساتھ خاصکر زمیندار، کیونکہ جناب والا! اس کے اندر ساڑھے بارہ ایکڑ Irrigated land کو اور پچیس ایکڑ Non irrigated land کو ٹیکس کے اس میں لایا گیا ہے۔ میں جناب والا، اس ہاؤس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے، پچھلے چار سالوں کے درمیان اگر کسی دوست کو پتہ ہو تو صرف نو سو روپے من پہ گندم ہم پچھلے چار سالوں سے دے رہے ہیں، گنے کا جو ریٹ ہے، وہ پچھلے دو سالوں سے وہی کا وہی ہے۔ جناب والا، اسی طرح آپ ڈیزل کی قیمتوں کو دیکھیں، ڈی اے پی جو ہے، وہ اس وقت پانچ ہزار روپے کا بیگ مل رہا ہے بازار میں اور جناب والا، یہ پچھلے سالوں سے بڑھتی آرہی ہے۔ یوریا جو ہے وہ دو ہزار کا بیگ مل رہا ہے بازار میں، تو میں اس august House سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں جناب والا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ صاحب! سمیع اللہ صاحب!-----

جناب سمیع اللہ: پلیز یہ بات سنیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ علیزئی صاحب! میری آپ Submission-----

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں میری Submission تو سنیں، سمیع اللہ صاحب! میری آپ بات تو سنیں۔آپ جی-----

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں اس august House سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس سے بچایا جائے تاکہ جو ہمارے 'فارمرز' ہیں، جو ہماری کمیونٹی ہے زمینداروں کی، وہ اس سے مستفید ہو سکے اور اسی لئے میں اپوزیشن سے بھی اور ٹریژری بنچوں سے بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے خدارا ہمارا جو غریب طبقہ ہے، زمیندار، چونکہ وہ آپ کا زمینداروں والا ٹائم پچاس سال پہلے ختم ہو چکا ہے، ابھی صرف ہمارے سفید کپڑے ہیں، اگر ان کپڑوں کے اوپر بھی دوسرے لوگ یا گورنمنٹ ہم سے ٹیکس لینا چاہتی ہے تو جناب والا، ہم احتجاج کرینگے اور ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ ہماری یہ august Assembly جو ہے، ہمارا ساتھ دے گی زمینداروں کا اور ان شاءاللہ یہ ٹیکس ختم کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔بس میں-----

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: اب 'کوئسچنز آور' کو ختم کر کے پھر ان شاءاللہ بات کرینگے۔شاہ حسین صاحب! پلیز خفا نہیں ہونا، 'Questions hour' over ہو جائے پھر باقاعدہ بات کرتے ہیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل بالکل۔کوئسچن نمبر 1079، ارباب اکبر حیات صاحب-----

(قطع کلامی اور تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب اکبر حیات خان۔

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر! اس کو سیریس لیا جائے ٹریژری بنچز کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی۔جناب سپیکر! مجھے اس کا ابھی جواب دیا جائے تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب اکبر حیات خان۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب-----

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے، مہربانی کرکے آپ، میں نے آپ کو موقع دیا ہے، پوائنٹ آف آرڈر، آپ رولز کو دیکھیں۔

جناب سمیع اللہ: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب مجھے ابھی جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے ایشو اٹھایا ہے، بالکل یہ انکا مسئلہ ہو گا۔ وہاں پہ ظاہر ہے زمیندار ایک اہم طبقہ ہے، گورنمنٹ انکو نظرانداز نہیں کریگی، ان شاءاللہ جو بھی ایشو ہو گا، جب Relevant Minister Sahib آجائیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر آپکا مسئلہ حل کرینگے، ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب اکبر حیات خان، کوئسچن نمبر 1079۔ جناب ارباب اکبر حیات خان۔

* 1079 _ ارباب اکبر حیات: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں صوبائی سیفٹی کمیشن موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کمیشن کے ممبران کی تعداد، نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور تجربہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں میں کمیشن کو کتنے کیسز موصول ہوئے ہیں اور اب تک کتنے کیسوں پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تمام کیسوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر صحت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبے میں صوبائی پبلک سیفٹی کمیشن و پولیس شکایات کمیشن موجود ہے۔

(ب) کمیشن کے ممبران کی کل تعداد 12 ہے جس میں سے چھ ممبران کا تعلق صوبائی اسمبلی بشمول دو خواتین ممبران اور باقی چھ ممبران جو آزاد ممبران ہیں، کی تفصیل، نیز گزشتہ دو سالوں میں کمیشن کو موصول ہونے والے کیسز کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

کمیشن کے ممبران کے نام

نمبر شمار	اسمبلی اراکین	آزاد اراکین
01	امجد علی PK-82	لیفٹیننٹ کرنل (ر) صلاح الدین
02	شاہ محمد خان PK-72	صاحبزادہ اسد نور
03	صالح محمد PK-55	شمیم قیصر
04	منور خان ایڈوکیٹ PK-76	فائزہ حمید
05	مہر تاج روغانی، ایم پی اے	سید بہادر خان
06	نسیم حیات، ایم پی اے	سکندر اعظم صاحبزادہ

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ما د وزیر داخله صاحب نه یو سوال کړے وو چې زمونږه په صوبه کښې صوبائی پبلک سیفټی کمیشن شته نو د دې د ممبرانو تعداد، نوم، قابلیت، ډومیسائل، تجربه او د هغې نه علاوه د دوئ د تیر شوی دوه کالو کښې څومره کیسونه دوئ ته موصول شوی دی او په څومره باندې دوئ کارروائی کړې ده او څومره دوئ ختم کړی دی د هغې تفصیل؟ جناب سپیکر صاحب، دا غونډه پرېږه خو راغلې ده د ډومیسائلو، د دوئ دا څومره چې نومونه او ډومیسائل او قابلیت، خو چونکه دوئ پکښې د دې وضاحت نه دے کړے چې دلته کښې څومره کیسونه دوئ `نمټاؤ کړی دی، په څومره باندې کارروائی شوې ده او څومره په پراسیس کښې دی؟

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! زه څه وئیل غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، مسٹر شاہ حسین، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب، زما د منسٹر صاحب نه دا سوال دے ضمنی چې دا څلیرویشت ضلعې دی، په دې څلیرویشت ضلعو کښې په کومو کومو ضلعو کښې پبلک سیفټي کمیشن جوړ دے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی۔ جی عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ سوال نمبر 1079 بڑا Important سوال اٹھایا ہے، اکبر صاحب کا، پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن (کے بارے)۔ سر! آپ کو یاد ہو گا کہ بجٹ اجلاس کے بعد جنرل ایڈ منسٹریشن پر ایک میں نے کٹ موشن لائی تھی، اس میں پبلک سیفٹی کمیشن کی افادیت اور اس میں جو ایلو کیشنز اس کیلئے ہو گئے تھے، غالباً مجھے یاد ہے کہ یہ 27 کروڑ روپے ہمارے صوبے میں اس کیلئے مختص کئے جاتے ہیں۔ اس وقت کے منسٹر صاحب نے، لاء منسٹر نے مجھے 'کمٹمنٹ' دی تھی اور میں نے اس کی افادیت پر سوال اٹھایا تھا۔ ہمارے صوبے میں مشرف دور کے بعد جو پبلک سیفٹی کمیشن کی چیئر مین شپ یہاں پہ Nomination ہوتی ہے، صوبے کے لیول پہ اور تمام اضلاع میں اس کی افادیت کی حالت یہ ہے جناب سپیکر کہ آج تک ایک Complaint کسی بھی فورم پر حل نہیں ہوئی ہے، تو لہذا میں نے گزارش کی تھی کہ اس Component کو سرے سے، اس ادارے کو بجٹ سے نکالیں۔ تو اس نے 'کمٹمنٹ' کی تھی منسٹر صاحب نے اس وقت کے، خدا اسکو جنت نصیب کرے، بعد میں مطالبہ ہوا، اسی فورم پر پھر بات آئی تھی تو میں کہتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے ہمارے صوبے کے اوپر، اسکی کوئی افادیت نہیں ہے صوبے کے لیول پر بھی، تمام اضلاع میں بھی، پورے صوبے میں کسی بھی ضلع میں میرے خیال میں ایک شکایت اس نے نمٹائی نہیں ہے، آج تک اس فورم نے، تو لہذا میں ضمنی سوال یہ پوچھونگا کہ اس سلسلے میں کیا حکومت اپنی 'کمٹمنٹ' پوری کر رہی ہے یا اس کو سرے سے بجٹ سے نکال رہی ہے؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! اکبر حیات صاحب نے جو سوال پوچھا تھا، اس میں بڑا کلیئر اسکا جواب ملا ہے۔ انہوں نے جواب ضمنی کو کسچن کیا ہے، اگر یہ Written میں دیدیں تو ان شاء اللہ ہم ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں گے جو بھی انکا جواب ہو گا، ہم اسکو دے دینگے ان شاء اللہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! میں (ایک) پوائنٹ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ Bychance سیفٹی کمیشن کی میٹنگ تھی اور وہاں صدارت کر رہی تھیں ڈاکٹر صاحبہ، تو وہاں پر سر! یہی معاملہ اٹھا کہ نہ ہمیں کوئی ٹی اے/ڈی اے مل رہا ہے، نہ ان لوگوں کی کوئی تنخواہ ہے اور انکا کوشچن ہے کہ ہم پہ بوجھ ہے۔ ہم تو یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو ٹھیک ہے نہ ملے لیکن باقی جو Independent ممبران ہیں، وہاں پہ وہ کوئی کوہاٹ سے آتا ہے، کوئی مانسہرہ سے، ایبٹ آباد سے آتے ہیں، وہ تو ٹی اے/ڈی اے بھی مانگ رہے ہیں اور ان کو ابھی تک، وہ اسی طرح کام کر رہے ہیں، انکی کوئی تنخواہ وغیرہ بھی میرا خیال ہے نہیں ہے تو میں اسمبلی کے فلور پہ یہ کہتا ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحب اسکا جواب دے رہے ہیں تاکہ انکو بھی کم از کم یہ ٹی اے/ڈی اے اور یہ چیزیں دیا کریں تاکہ یہ بھی اپنے کام میں دلچسپی لیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: زما ضمنی سوال وو چې په 24 ضلعو کښې په کومو کومو ضلعو کښې پبلک سیفټی کمیشن فعال دے، په کومو کومو ضلعو کښې او په کومو کښې نه دے فعال او ولې نه دے فعال په 25 ضلعو کښې؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ میرے خیال سے جو جتنے بھی ضمنی سوالات ہو رہے ہیں، میرے خیال سے اگر یہی طریقہ ہوتا ہے تو 'کوئسچنز آور' کا مطلب یہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کوئسچن، یہ تو آپ کا نیا کوئسچن ہے جی۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: دیکھیں آپ میرے خیال سے جو فگرز معلوم کرنا چاہتے ہیں تو یہ آپ ایک فریش کوئسچن لائیں، ان شاءاللہ تعالیٰ اسکا جواب ملے گا آپ کو۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! که چرې مونږه فریش کوئسچن راؤړو نو د دوئ به بیا دا حال نه وی؟

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! د منسټر صاحب ډیر لوئې قدر کوؤ، ډیر لوئې عزت ئے کوؤ، زمونږه د پاره ډیر لوئې قابل احترام دے او زما خو مشر ورور هم دے۔ خبره دا ده جې چې لکه چونکه دوئ دغه نه وو، تیار نه وو نو بیا پکار دا ده چې د دوئ لاء منسټر وے، که هغه نه وو نو بیا درې پارلیمانی سیکرټری وو، پکار وه چې هغوی جواب ورکولے۔ منسټر صاحب که د دې جواب نه وی نو

سیدھا سادہ د اووائی چې خیر دے چائې وقفه کېنې به تاسو ته جواب در کړو یا
دا چې سبا یا بله ورځ به بیا په دې باندې چې تاسو کله سوال اوچت کړو، زه به
جواب در کړم۔ دومره ټهیک ده منسټر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

محترمہ مہرتاج روغانی(معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم مہرتاج روغانی صاحبہ،ڈاکٹر صاحبہ۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ I, being a member of this Committee, so that's I want، زه جواب ځکه درکول غواړم چې زه د دې دغه یم۔ نسیم حیات صاحبه ده، زمونږه Colleague هغه مخامخ ناست دے، دا امجد صاحب دے، مونږه ئے څلور واړه ممبران یو۔ We had a meeting this morning. As a matter of fact چې کوم کوئسچن دے، د هغې جواب خو ټهیک ورکړے شوے دے چې ستاسو کوم نومونه دی، د هغوی قابلیت، د هغوی Actually education level دے And the next portion was چې کتنے کیسز نمٹائے گئے ہیں،Question like that نو هغه جواب د لته کېنې پروت دے، I don't know why my colleagues haven't received that?، په هغې کېنې دا دی چې From till March اته کیسز، And previous fifteen cases جواب شته دے خو I don't know په دغې کېنې نشته، Regarding that چې په دې دومره خرچه کیږی، Okay agreed، هغه به دوئ Next question وکړی We will answer that چې خرچه پرې کیږی۔ زما Colleague هغه اپوزیشن نه اووئیل چې We are not getting، مونږ له خو نه ټی اے/ ډی اے راکوی، نه مونږ له د میټنګ پیسې راکوی هلته د Attend کولو، I don't know چې دا دومره کروړه په څه خرچ کیږی؟ نو مونږ به پخپله د دې پته لګوؤ چې What happens to that and in next question، پلیز دا کوئسچن دے چې یو پیسې څومره دی، Okay،
څومره کار شوے دے، You ask and we will answer that in next.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب عبدالستار خان: سر! اسکی یہ بات ہے کہ یہ Burden ہے ہمارے اس صوبے کے اوپر، کوئی اسکی افادیت نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک۔

جناب عبدالستار خان: اسکا کوئی ریزلٹ نہیں ہے، یہ گونمنٹ کی طرف سے 'کمٹمنٹ' کی تھی کہ اسکو ہم نکالیں گے، یہ اپنی وہ 'کمٹمنٹ' پوری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک۔جی مسٹر شاہ محمد، پلیز۔

جناب شاہ محمد خان: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے ہمیں ٹائم دیا، ارباب صاحب نے سوال کیا کہ یہ بوجھ ہے ہم پر، صوبے پہ بوجھ ہے، ہم 12 ممبران ہیں، سیفٹی کمیشن کا میں بھی ممبر ہوں، آج ہماری وہاں میٹنگ تھی جو دو خواتین ہیں ہمارے ساتھ، چار ٹریژری کی طرف سے ہیں، دو اپوزیشن کے ہیں ممبران اور چھ آزاد ہیں، ہمیں کوئی ٹی اے/ڈی اے نہیں دیا گیا ہے اور ان شاءاللہ 78 کیسز جو ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں ہمارے ساتھ، پہلے جو پانچ سال تھے، اس میں آٹھ کیسز جو ہیں وہ نمٹائے گئے ہیں اور ہم نے تقریباً ایک ہی مہینہ میں آٹھ کیسز نمٹائے اور ان شاءاللہ آئندہ بھی اسکی جو سپیڈ ہے، اس سے اور بھی تیز ہو گی اور جو شعور ہے عوام میں، وہی بیدار کرنا چاہیئے تاکہ اس سے فائدہ لیا جائے اور ان شاءاللہ جو اسکی کارکردگی ہے، وہ انتہائی بہتر ہے اور جو جو ممبران مقرر کرتے ہیں، وہ سروس کمیشن کا چیئرمین ہوتا ہے، اس میں ایک سی ایم کا Nominee ہوتا ہے جو اس میں ممبر ہوتا ہے، اسکے علاوہ ہائی کورٹ کا ایک بندہ ہوتا ہے، یہ ایک کمیشن ہوتا ہے اور یہ جو Selected ممبران ہیں، یہی Nominate کرتے ہیں اور اسکے علاوہ جو ڈسٹرکٹس میں اسکا کمیشن بنتا ہے، وہ Under process ہے اور ان شاءاللہ بہت جلد وہ بن جائینگے اور اپنا کام شروع کرینگے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔کوئسچن نمبر 1080، ارباب اکبر حیات صاحب، کوئسچن نمبر 1080۔

* 1080 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف تدریسی ہسپتالوں میں مینجمنٹ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کمیٹیوں میں ممبران کی تعداد، انکے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور تجربہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ کمیٹیوں میں ممبران کی تعداد، انکے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور تجربہ کی تفصیل ہسپتال وائز درج ذیل ہے:

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور

تعداد	ممبر کا نام	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	تجربہ
05	محمد سلیم خان جھگڑا	LLB, BSc Diploma in Devlopment Studies	پشاور	From 2008-2011 (Secretary Board of Investment. Secretary LG &RD and Secretary Department Postal Services. From 2001-2008 Additional/Joint Secretary Ministry of Food, Agriculture & Livestock Govt. of Pakistan Islamabad. From 1996-2001 Secretary (Fata) and Health. From 1992-1996 Secretary P & D Govt: of KPK. From 1988-1992 representative of Pakistan to the UN Food & Agriculture Organization, World Food Programme & International Fund for Agriculture Development (Rome, Italy). From 1986-1988 Additional Secretary Finance KPK. From 1982-1986. Chief Agriculture & Environment P & D KPK. From 1979-1981. Chief Federally Administered Tribal Areas Development Khyber Pakhtunkhwa etc.
	ناظم الدین	Graduation	خیبر پختونخوا	12 years of diversified experience in Health Care Management, five years Hospital related experience & Project Director (Dec-2009 till date) HEAC International

37 years Public Service Experience (Ex-Chief Secretary KPK) and Ambassador in Afghanistan	مہمند ایجنسی	B Eng; BA	رستم شاہ مہمند	
Chairman Aziz Group of Industries (2003-2009). Minister for Industries, Commerce, Labour, Mineral Dev: Technical Education & Manpower Govt: of NWFP (2002). Chairman All Pakistan Textile Mills 1999-2000 and 2011-2012 Director Board of Directors Habib Bank (2000-2002). Director of Peshawar Electric Supply (1997-2000). President Sarhad Chamber of Commerce and Industry (1987). Member, Board of Pakistan Railway 28-03-2012 to 07-1102012. Member of the Board of Pakistan Industrial Development Corporation w.e.f 30-05-2011 to 15-01-2013. Chariman All Pakistan Match Manfuactures Association 1998. Member, Board Investment 07-01-2013. Member Board Pakistan Petroleum Feb 2013 etc.	خیبر پختونخوا	Graduation and Technical & Mangment Training from Japan	محسن عزیز	
37 years experience in journalism, now resident Editor daily the News. In Peshawar Senior Analyst Geo TV. Correspondent BBC Radio since 1985. Member of Director of SRSP Khwendo Kor, Inter cooperation. Former President of Khyber Union of Journalists and SAFMA.	خیبر پختونخوا	Garduation in Einglish Literature Political Science and International Relation	رحیم اللہ یوسفزئی	

حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور

تجربہ	ڈومیسائل	تعلیمی قابلیت	ممبر کا نام	تعداد
1981 سے لیکر 2007 تک خیبر میڈیکل کالج	اورکزئی ایجنسی	ایم بی بی ایس پشاور، ایم	ڈاکٹر رفیع اللہ	5

	اورکزئی	ارسی پی،ایف ار سی پی،ایف ٹی سی ڈی یو کے،ڈی ٹی ایم اینڈ ایچ		خیبر ہسپتال، ایچ ایم سی میں بطور سینیئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کے عہدے پر کام کیا،اسی دوران چیئرمین پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی فاٹا بھی رہے اور 2010 میں استعفیٰ دیدیا۔ 2009 سے اب تک آر ایم آئی میں بطور پروفیسر اور انچارج میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کام کر رہاہے۔
	جناب ندیم عالم	ایم بی اے	پشاور	18سال مینجمنٹ تجربہ ملٹی نیشنلز
	جناب صاحبزادہ محمد خالد	استعفیٰ دے دیا	---	---
	جناب شاہد حیات	بی ایس سی (انجینئرنگ)	---	36سال تجربہ انجینئرنگ میں اور چار سال ورکرز ویلفیئر بورڈ میں 'ایز' ممبر۔
	جناب اسماعیل خان	ایم اے سوشیالوجی	پشاور	23سال جرنلزم میں تجربہ۔

ایوب میڈیکل انسٹی ٹیوشن ایبٹ آباد

تعداد	ممبر کا نام	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	تجربہ
3	کرنل(ر) مصطفی خان جدون	BSC(Hons)	ایبٹ آباد	29سال پاکستان آرمی۔ 4سال ضلع ناظم ایبٹ آباد۔ 2سال ایڈمنسٹریٹر پرائیویٹ ہسپتال۔
	راشد جدون	B.Com & CA Inter	ایبٹ آباد	صحافت 1984تا1995 پاکستان پریس ایجنسی صحافت1996تاحال ڈیلی ڈان نیوز پاکستان۔
	ریاض محمد بھوگرٹنگ	بی اے	مانسہرہ	7سال چیئرمین زکواۃ کمیٹی ایبٹ آباد۔ 4سال ممبر ڈسٹرکٹ کونسل۔ 3سال ممبر مجلس شوریٰ پاکستان۔ 3سال ممبرUNO پاکستان۔ 3سالBM پاکستان بیت المال۔

				3سال ریلوے ایڈوائزری بورڈ پاکستان۔

خیبر تدریسی ہسپتال پشاور۔

تعداد	ممبر کا نام	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	تجربہ
4	ڈاکٹر مہر تاج روغانی	MBBS,DCH, MRCP,FCPS (Hon)	خیبر پختونخوا	Special Assistant to Chief Minister of Social Welfare, Special Education and Women Empowerment. Head of Department of Pediatrics, Rehaman Medical Institute Peshawar. Minister for Health Khyber Pakhtunkhwa from February 2002 till Dec 2002. Head Department of Pediatrics Khyber Teaching Hospital/Khyber Medical College from 06-06-1999 till 13-04-2002
	میجر جنرل (ر) تاج الحق	MCS.QAC. BSC(Hon) BA Interprater-ship, Diploma in French NUML	خیبر پختونخوا	Ambassador to Ukrin, Inspector General Frontier Corp Devional Commander Defence Attaché China
	جسٹس (ر) میاں محمد اجمل	MA(Econo)LL B	پشاور	26 سالہ وکالت 1965 تا 1991 پرائیویٹ و سرکاری بطور اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل، ڈپٹی اٹارنی جنرل، جج و چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ پشاور۔ 1991 تا 2000 جج سپریم کورٹ آف پاکستان 2000 تا 2004 چیئرمین ایف سی آر کمیٹی 2005 تا 2008 پرنسپل سیکرٹری منسٹری آف لاء حکومت پاکستان 2007 تا نومبر 2007 لاء منسٹر (کیئر ٹیکر) خیبر پختونخوا پشاور نومبر 2007 تا فروری 2008۔
	اقبال خٹک	بی اے	کرک	1989 سے صحافت بیورو چیف ڈیلی ٹائمز پشاور نمائندہ فرانسیسی ادارہ "Reporters without borders" جنرل سیکرٹری پشاور پریس کلب (2004)

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، ما د وزیر صحت صاحب نه دا سوال کړے وو چې اثبات میں ہو تو مذکورہ کمیٹیوں میں ممبران کی تعداد، انکے نام، قابلیت اور ڈومیسائل اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟ هغه خو جی شوے دے خو ما وئیل چې د دې جی هغه کارکردګی څه ده جی، د دې ممبرانو کارکردګی او سه پورې دوئ څه کړې دی جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

وزیر صحت: اکبر حیات خان چې کوم دا کوئسچن اوچت کړے وو جی چې دا ممبران ولې اپوائنټ شوی دی؟ جناب سپیکر، دا کله چې دا Autonomous body جوړه شوه نو په Autonomous body کښې دا ده چې IMC members او هغې ته ئے Role ورکړے دے چې هغه ممبران چې هغه د هسپتال حصه نه وی، هغه به د بهر نه وی او د هسپتال چې څومره Activities کیږی، مالی طور باندې د هغې منظوری به د IMC نه اخستې کیږی۔ دې نه مخکښې چې کوم ممبران وو جناب سپیکر، هغه به دا وو چې زیات تر د پارټۍ Nominees به وو، که تاسو وایئ، زه به تاسو ته د هغې نومونه هم درکړم۔ دا وړومبے ځل دے چې دیکښې مونږ کوم کسان اخستې دی نو هغه پخپله ډیر زیات، ډیر Integrity والا خلق دی او هغې کښې تاسو وګورئ ایل آر ایچ کښې سلیم جهګړا صاحب سابقه سیکرټری هیلتھ پاتې شوے دے، دا سې رستم شاه مهمند صاحب دے، محسن عزیز صاحب دے، رحیم الله یوسفزئی دے، دا د ایل آر ایچ دی۔ دغسې د حیات آباد میډیکل کمپلیکس تاسو وګورئ، شاهد حیات صاحب، اسماعیل خان "ډان" والا، ندیم عالم، ډاکټر رفیع الله، دې نه علاوه که تاسو دا کے ټی ایچ وګورئ، میجر جنرل تاج الحق صاحب، میاں محمد اجمل صاحب، دا ټول په ریکویسټ باندې راغلی دی، دیکښې ډیر خلق دا سې وو چې هغوی نه راتلل غوښتل خو زه ورپسې کور ته لاړم، ریکویسټ مې ورته وکړو چې تاسو مهربانی وکړئ ځکه چې دا صوبه زمونږه ده، که دا کومې پیسې استعمالیږی په هسپتالونو کښی چې د هغې ټرانپیرنسی راشی، چې هغې کښې مطلب کوم دغه کیږی پروکیورمنټ کیږی یا میډیسنز یا نور د دې نه علاوه چې کوم اخراجات کیږی، کومې بهرتیانې کیږی، د هغې فائنل ټول راځی IMC ته او هغوی ټول Totally هغه ګوری، Thrash out کوی ئے، د هغې نه پس د هغې منظوری ورکوی۔ نو دا هغه خلق دی جناب سپیکر چې دوئ باندې به څوک مشکله ده چې څوک ګوته اوچته کړی او زما دا یقین دے ان شاء الله تعالیٰ چې کوم دا غټ څلور هاسپټلز دی، کوم د پاره چې دا کمیټۍ جوړې شوې دی نو ان شاء الله زما دا یقین دے چې هلته به کم از کم کرپشن به ختم وی ان شاء الله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب. څنګه چې منسټر صاحب خبره وکړه چې دا کوم منیجمنټ کمیټئ جوړې شوې دی، د دې مختلف هسپتالونو د پاره او دیکښې هیڅ شک نشته چې دا کوم نومونه مونږ ګورو نو دا ډیر زیات قابل احترام دی، زمونږ د پاره زما یقین دا دے چې د کوم غرض د پاره یا د کوم مقصد د پاره څنګه چې منسټر صاحب خبره وکړه او بیا پکښې هغه تړلې دا خبره هم وکړه چې مخکښې چې کوم خلق به وو نو هغه سیاسی خلق به وو په دې کمیټو کښې او زما دا خیال دے چې که د یو ډیپارټمنټ منسټر یو سیاسی سړے کیدے شی نو د هغې کمیټئ ممبر که سیاسی سړے شی نو دا ما ته څه دومره لویه خبره نه ښکاری خو بیا هم بالکل منسټر صاحب به یا حکومت به دا کار ډیر په ښه نیت باندې کړے وی، په ښه اراده باندې به ئے کړے وی، مونږ به جی دا غواړو چې چونکه جی دا منیجمنټ دے چې دا هسپتالونه چې دی، د دې منیجمنټ چې دے دا څنګه برابر شی نو ډیره زیاته غوره خبره به دا وه چې لکه اوس په یو نوم باندې زه خبره نه کوم خو چې زه کوالیفیکیشن ته ګورم نو چا ایم بی اے کړے دے، چا سوشیالوجی کړې ده، سوال دا دے چې دا د دې ټولو خلقو چې دا نومونه چې دیکښې راغلی دی، په منیجمنټ کښې د دوئ څومره Experience دے او آیا دا چې کوم محترم مشران دی، زمونږ د کمیټئ ممبرز چې دی د هغوی نه مونږ په هغه حواله باندې څومره Expect کولې شو چې دا که زمونږ په پیښور کښې څلور پینځه لوئې هسپتالونه دی یا په بهر اضلاع کښې ډسټرکټ هیډکوارټرز هاسپټلز دی آیا د منیجمنټ په حواله باندې څومره دوئ دا څیزونه تر اوسه پورې Manage کړل یا څومره Expectation د دوئ نه مونږ کولې شو چې د هغوی Experience مونږ په نظر کښی وساتو چې دا څیزونه به هغوی Manage کړی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر شوکت یوسفزئی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، دوئ بالکل صحیح اووئیل، دیکښې تاسو وګورئ دا دیکښې نور څه نه وی مطلب یو خو دا چې سلیم جھګړا صاحب دے نو دا سیکرټری هیلتھ پاتې شوے دے چې اوس کوم ریفارمز راوستې شوی وو په دې

هسپتالونو کښې او کوم دغه شوے دے نو د دوئ په تهرو باندې شوی وو۔ بل دا ناظم الدین دے ، هغه پخپله ډاکټر دے ، رستم شاه مهمند چیف سیکرټری پاتې شوے دے د دې صوبې، که هغه یو هسپتال په هغه حساب نشی سنبهالولے نو دا به ډیره عجیبه غوندې خبره وی۔ دې نه علاوه محسن عزیز صاحب خپله کارخانه دار دے ، خپل د کارخانو پوره حساب کتاب هغه کوی نو هغه د یو هسپتال دغه به څنګه نشی کولے ؟ داسې رحیم الله یوسفزئی صاحب ګوره، دا نه ده چې دوئ به روزانه ځی او یو پکے به اخلی او د هغه پکی دا حساب کتاب به کوی، دا یو پوره کمیټی ناسته وی، په هغه کمیټۍ کښې د دې ناستې مقصد دا دے چې کم ازکم دوئ چې موجود وی نو زما یقین نه راځی چې کوم سړے راشی او غلط طریقې سره هغوی نه بوګس بلونه پاس کړی۔ نور دیکښې څه داسې دغه خبره نه ده، دوئ ته څه تنخواه نشته، نور څه مراعات ورته نشته نو دا یو ریکویسټ وو زمونږه چې یره ښه خلق راشی۔ د دې نه مخکښې که تاسو وایئ، زه به تاسو ته نومونه هم درکړم چې کوم خلق به د دې ممبران وو۔ دیکښې زما خپل ایم پی ایز صاحبان هم ما نه خفه شوی دی، زما دغه هم چې یره مونږ هم پکښې پکار وو، زمونږ حلقې دی خو ما کوشش کړے دے چې داسې خلق مې اخستی دی چې یره هغوی نه زما خبره منی، نه هغوی د دې څه محتاج دی۔ ټرانسپرنسی راوستلو د پاره دې خلقو ته ما ریکویسټ کړے دے او زما دا ریکویسټ به وی تاسو ټولو ته چې د دوئ مونږ عزت وکړو، ښه به وی ځکه دا ډیر دغه خلق دی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زه جی یو مشوره ورکول غواړم جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔جی سردار حسین بابک صاحب، کوئی اچھی سی تجویز دے دیں جی۔

جناب سردار حسین: څنګه چې ما مخکښې خبره وکړه چې منسٹر صاحب نے اور میں Appreciate بھی کرتا ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں جو دو ممبران ہیں، وہ Already engagedہیں اور ماشاء اللہ وہ امن وامان کے مسئلے میں ہمارے ملک کیلئے نمائندگی کر رہے ہیں۔ میری تو یہ رائے ہو گی، یہ تجویز ہو گی کہ یہ مینجمنٹ کی جو کمیٹیاں ہیں، جس طرح یہ سارے نان ٹیکنکل لوگ ہیں بہتر ہو گا کہ اپوزیشن کے اور حکومتی بنچوں کے دو دو یا تین تین ایم پی ایز جو عوام کو Represent کرتے ہیں، ہم

سیاسی لوگ ہوتے ہوئے بھی اگر ہم یہ کہیں کہ جس طرح میں نے کہا کہ اگر ایک سیاسی بندہ ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر ہو سکتا ہے تو وہ کمیٹی کا ممبر کیوں نہیں ہو سکتا ہے اور لوگ تو منسٹر صاحب کے پاس آئینگے، لوگ ایم پی اے صاحبان کے پاس آئینگے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ بھی بہتر ہیں لیکن سب سے زیادہ بہتر طریقہ یہی ہوگا کہ جتنے ہاسپٹلز ہیں، جو Elected لوگ ہیں، اپوزیشن سے اور ٹریژری بنچز سے کمیٹیاں بنائی جائیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہتر طور سے Manage کرنے میں آسانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ کوئسچن نمبر جی۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: سپیکر صاحب! زه دا یو خبره دې منسټر صاحب ته کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی ارباب صاحب، ارباب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، دوئ دا وائی چې مونږه دیکښې سیاسی دغه نه دے کړے جی۔ دیکښې دا د ایبټ آباد میډیکل انسټی ټیوشن چې کوم دے جی، کرنل مصطفیٰ، دا د پی ټی آئی د ایم این اے کزن دے جی، کوم چې لګیدلے دے، دا نه دوئ وائی چې دا مونږ د دې نه بالاتر کړے دے۔ دویمه خبره دا د دوئ چې کوم دا دویم تن محسن عزیز چې کوم دے، خیبر پختونخوا ئے ورسره دغه کړے دے جی، دا د ګیس په غلا کښې ملوث دے د 84 کروړ روپو، په ده باندې دغه دے، دوئ دا وائی مونږ دا ځیز داسې کړے دے چې دا Transparent وی نو تاسو ما ته پخپله اووایئ چې آیا دا خلق په دې کمیټۍ کښې وی یا په دې دغه کښې وی نو دا به څه رنګه چلوی جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر 84 کروړ باندې زه پوهه نه شوم تاسو څه اووئیل جی؟

ارباب اکبر حیات: دا جی، دا ئے د مردان نه راوستے دے وزیر صاحب۔

وزیر صحت: څوک؟

ارباب اکبر حیات: دا محسن عزیز پیښور نه چې تاسو دغه کړے دے کوم، تا ته دا هم پته نشته دے جی، بس خالی بس دغه دغه کوئ جی۔

(قہقہے اور تالیاں)

وزیر صحت: نو زه به ستاسو مشکور یم، که دا تاسو، (قہقہے اور تالیاں) زه به مشکور یم که تاسو ما ته لږ ډیر د دې ثبوت راکړو۔ باقی تاسو د کرنل صاحب خبره وکړه-----

ارباب اکبر حیات: دا جی ثبوت تاسو وګورئ کنه۔

وزیر صحت: یو منټ جی، بس۔ تاسو د کرنل صاحب خبره وکړه، کرنل مصطفیٰ، نو دا پینځه کاله دے Already ممبر وو د دې، چونکه د ده کارکردګی ښه وه نو ما دا Continue ساتلے دے ، هغه وخت کښې ما ته دا پته نه وه چې دا اظهر صاحب یا د جدون فیملی سره، د دې سره، دې سره زما تعلق نه وو، ما هغه ممبران چې هغوی ښه دغه شوی وو، د هغوی کارکردګی ښه وه، مخکښې ما هغه Retained ساتلی دی او نور دیکښې هیڅ دغه نشته چې دا د پی ټی آئی سړے دے او باقی پاتې شوه د محسن عزیز صاحب، محسن عزیز صاحب زه ګڼړم ډیر ټهیک ټهاک سړے دے او که تاسو سره څه ثبوت وی نو بیا ئے راکړئ، مونږ به ان شاء الله تعالیٰ په هغې باندې پوره ایکشن به زه اخلم خو هسې په یو سړی باندې الزام لګول، ما ته اوسه پورې زما په نالج کښې داسې څه خبره نشته۔ زه د دې نه ایشو جوړول نه غواړم، تاسو ثبوت راوړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر-----

(قطع کلامی)

وزیر صحت: No issue بس-----

Mr. Deputy Speaker: Next question-----

(Pandemonium)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 1081-----

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز پلیز، کوئسچن نمبر 1081، ارباب اکبر حیات خان-----

ارباب اکبر حیات: دوئ جناب سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ارباب اکبر حیات صاحب، پلیز۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، دوئ وائی ثبوت، نو ثبوت به ورته مونږه جی په فلور باندې خو نه پیش کوؤ. دا تاسو کمیټئ ته ریفر کړئ جی، هلته به ورته مونږ ثبوت پیش کړو جی.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر، کوئسچن نمبر 1081، (مداخلت) (قہقہہ) ارباب صاحب. کوئسچن نمبر 1081، ارباب اکبر حیات خان۔ ارباب اکبر حیات خان، کوئسچن نمبر 1081، پلیز۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! دا زما د سوال خو تاسو جواب رانکړو جی. تاسو ته هغوی پخپله اووئیل چې دے د جی Proof ورکړی، Proof دوئ ته خو په فلور نشم ورکولے جی. Proof خو د جی کمیټئ ته لاړ شی، هلته به غونډ ورته ورکړو، دا ډیره اهم مسئله ده جی. یو غټ ډاکو چې کوم دے په دغه کښې رانںوتے دے.

(قہقہے اور تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب صاحب، کوئسچن نمبر 1081 اس پہ بہت ڈیبیٹ ہوگئی ہے۔ آپ پریس نہیں کرتے کوئسچن نمبر 1081۔

ارباب اکبر حیات: زه کوم جی خو زما د سوال خو جواب تاسو رانکړو جی، آیا تاسو وایئ چې ووټنگ پرې وکړئ نو صحیح ده جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شوکت یوسفزئی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا الزام یہ لگا رہے ہیں اور بہتر یہ ہوتا کہ یہ مجھ سے پہلے مل لیتے اور مجھے Convince کر لیتے تو مجھے، میرا اس میں کوئی ماما، چاچا نہیں ہے، نہ میں کسی کی پرواہ کرتا ہوں، میں تو میرٹ پر چلنے والا بندہ ہوں۔ اگر آپ مجھے بتاتے، آپ مجھے بے شک یہاں پر نہ دیں، آپ مجھے کہیں اور جا کے ثبوت لا کے دیدیں، ان شاء اللہ و تعالیٰ ایسی کوئی بات نہیں، لیکن بغیر ثبوت کے اتنا بڑا الزام لگانا میں کہتا ہوں اچھی روایت نہیں ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب احمد خان بہادر: سر! زه یوه خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، دا یو ډیر لوئې الزام ولګولے شو زمونږ د ملګری د طرف نه د محسن عزیز صاحب په باره کښې د 84 کروړ روپو او د اسمبلئ دا فلور داسې فلور وی، زما په خیال په دې باندې به هسې ګوک خبرې نه کوی، نو زما ګزارش دا دے چې دا کوئسچن کمیټئ ته ریفر کړئ، که چرې واقعی دا کار داسې وی او دے په دیکښې ملوث وی، خو چې بیا ئے د دې نه لری کړی او هغه ته د سزا ملاؤ شی او که چرې داسې نه وی نو چې بیا زما دا ملګرے هغه خپله خبره واپس واخلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، دا نورې خبرې، ما خو دوئ ته اووئیل که تاسو ما سره خیر دے که دلته نه وی نو ما سره بهر کښینئ ،ما ته لږ ډیر ثبوت راکړئ، زه به واپس راشم دلته به اعلان وکړم۔ مطلب داسې دغه خبره نه ده، زه خو دوئ سره کښیناستو ته تیار یم۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دې هاؤس ته انفارم کړه۔

وزیر صحت: هم دې هاؤس ته به انفارم کړو خیر دے، زه تیار یم دې ته، زه بالکل تیار یم۔ میں بالکل تیار ہوں، اگر اکبر حیات صاحب مجھے دس پرسنٹ بھی کوئی ثبوت لا کر دے دیں باہر، میں اسمبلی میں آ کر انفارم کر دونگا، اس کیلئے میں تیار ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، سردار ادریس صاحب۔

Sardar Muhammad Idrees: Janab Speaker, under rule 47 discussion is prohibited under this rule-----

Mr. Deputy Speaker: You are right.

Sardar Muhammad Idrees: And only three supplementary questions are allowed, so if they see

کہ یہ واقعتاً ایک ایسا ایشو ہے تو یہ فریش کوئسچن لائیں اور اس کے اوپر ڈسکشن یا اس کے اوپر ایڈ جرنمنٹ موشن لے کر لائیں، ہم کسی کو Defend نہیں کر رہے ہیں، نہ منسٹر صاحب کسی کو Defend کر رہے ہیں اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کے پاس کوئی ایسے Allegations ہیں تو اس کو ہٹایا بھی جا سکتا ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے اور نہ یہاں پر منسٹر صاحب نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو Propose کیا ہے اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اس طرح کا ایشو ہے تو Under rule 48 کے تحت اگر Public importance کا ایشو ہے تو اس کو ڈسکشن کیلئے Next day پر لایا جا سکتا ہے لیکن At this time it is prohibited and discussion can not be allowed under these rules.

(Pandemonium)

سردار محمد ادریس: نہیں، نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یرہ عجیبہ خبرہ دہ ،تا سو ترې تماشہ جوړہ کړې دہ۔

سردار محمد ادریس: Speaker Sahib! The question is already been replied اور اگر کوئی فریش کوئسچن ہے اس کے بارے میں۔۔۔۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے سی اینڈ ڈبلیو): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

سردار محمد ادریس: میری صرف درخواست یہ ہے کہ According to rule اگر یہ سمجھتے ہیں، اس کے بارے میں کوئی ان کو انفارمیشن چاہیئے تو They should come with a fresh question.

جناب ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف، پلیز۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سی اینڈ ڈبلیو: شکریہ جناب۔ یہ اصل میں سپلیمنٹری کوئسچن کے بارے میں ہے جی، Main جو ہمارا اس وقت ایشو چل رہا ہے، یہ سپلیمنٹری کوئسچن کے اوپر ہے، Main question نہیں ہے۔ کوئسچن کیلئے آپ دوسرا کوئسچن کر سکتے ہیں لیکن چونکہ یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے، اس کے اوپر یہ بحث ہو رہی ہے۔ میں صرف آپ کو بتا، (مداخلت) نہیں یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے جس کے

بارے میں یہ آپ Kindly سن لیں، اس کو جی سن لیں، "When a Starred Question has been answered (Pandemonium) When a Starred Question has been answered, any Member may ask such supplementary questions as may be necessary for the elucidation of the answer"۔ ایک منٹ، (شور) Main question کا تو انہوں نے جواب دیدیا ہے جی، سپلیمنٹری کو سچن ہے، اس میں سپیکر صاحب Allowed ہے کہ جیسے وہ کہیں جی۔ "But the Speaker shall disallow a supplementary question which, in his opinion, either infringes any provision of the rules relating to the subject matter and admissibility of questions or is otherwise an abuse of the right of asking questions" تو یہ کو سچن نہیں ہے، جو سپیکر صاحب ہیں، وہ اس میں اس کو Disallow کر سکتے ہیں جی۔ تھینک یو جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔ پریږده چې لګیا وی، هم د دوئ ټائم ضائع کیږی لګیا د وی۔ (شور) ټهیک ده جی، بالکل ټولو ته موقع ورکوؤ جی۔

مفتی سید جانان: زه سر، دا خبره کوم، دغه ملګرو سره زه ډیر معذرت سره دا خبره کوم، ما مخکښې هم دلته وکړله۔ مونږ خو ډیر د قانون خبرې نه ځوتوؤ۔د یوې اسمبلئ چې لاء منسټر نه وی، یوه اسمبلی هم داسې چلیږی جناب سپیکر صاحب، هلته به مونږ څه د قانون خبرې کوؤ؟ چې دا کوم قانونی ماهرین پاڅیدلی دی، دوئ ته اول پکار دا دی چې دې اسمبلئ کښې لاء منسټر جوړ کړی، هغې نه بعد د بیا دا خبرې وکړی۔ (تالیاں) او دویم ګزارش سپیکر صاحب، زه دا کوم، جناب سپیکر صاحب! دویم ګزارش زه دا کوم، دا سیکرټریان حضرات ستا مخکښې ناست دی، که د اپوزیشن والا غلطه خبره کوی، مونږ خپله خبره واپس اخلوا و که بیا مونږ د قانون مطابق خبره کوؤ، بیا د ووټنګ وربانديې وشی جناب سپیکر صاحب، ووټنګ د وشی وربانديې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: سرا دا زما گزارش دے اکبر حیات صاحب ته، زما ملگرے هم دے، د دې نه د ایشو نه جوړوی، ما سره د کبنینی، ما دے مطمئن نه کړو، زه تاسو سره یم ان شاء الله، زما به گزارش وی چې دا تاسو (شوراور قطع کلامیاں) ځکه چې دا ډیر غټ الزام په چا لگولے کیږی نو، او دومره ښه معزز ممبر، نو دا زما گزارش دے چې اکبر حیات! که تاسو-----

(شوراور قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: Next question-----

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چې منسټر صاحب هم حقیقت دا دے چې کله موؤر دا خبره کوی چې یره جی دا د هاؤس ته Put شی نو زما یقین دا دے چې بیا خو د هغوی حق دے، پکار دا ده تاسو ته به ریکویسټ کوؤ چې هاؤس ته ئے Put کړئ، که کمیټۍ ته ځی نو لاړ به شی او که کمیټۍ ته لاړ نه شی نو زما یقین دا دے چې په دی باندې دومره بحث خو بیا، نو مونږ ریکویسټ کوؤ چې کله موؤر په دې باندېInsist کوی چې دا د هاؤس ته Put شی نو پکار ده چې Put شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب اکبر حیات خان۔

ارباب اکبر حیات: سپیکر صاحب، بس هاؤس ته ئے Put کړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس اوس څه وکړو جی؟

وزیر صحت: دا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر صحت: گوره زه دا څوک Defend کوم نه، دا ذهن کښې کیږدئ، زه څوک هم نه Defend کوم جناب سپیکر، ځکه چې ما خو په ډیر ښه نیت باندې دا ممبران

اختستی دی او بلکه ما ورته منت زاری کړې ده چې راشئ، دې ته څوک نه تیاریدل، مخکښې تاسو ممبران کتلی وو نو هغه خو ډیر څه عجیبه عجیبه وو خو بهرحال که دا اصرار کوی، ما ته هیڅ اعتراض نشته دے، زما څه پرابلم نشته۔

(تالیاں) بالکل راشئ خو جناب سپیکر، دا ریکویسټ به کوم چې بیا With proof راځئ، که Proof نه وو، بیا به معافی غواړئ د دې ایوان نه۔ دا اکبر حیات صاحب، دا به ما سره دا وعده کوئ ځکه چې ډیر معزز ممبر دے، دا زما به تاسو سره دغه وی۔ بالکل زه تیار یم دې ته، کمیټئ ته ځی، څه ته ځی، زه بالکل تیار یم خو دا ده چې دومره غټ الزام په یو ممبر لګول ځکه چې هغه یو کاروباری سړے دے، دغه دے، زمونږ د وجې نه راغلے دے په ریکویسټ باندې چې دومره غټ الزام لګی، بیا به ثابتوئ جناب سپیکر، ما ته هیڅ اعتراض نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، کونسچن کمیٹی کو بھیج دیں؟

اراکین: جی بھیج دیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1080, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں جی۔ میرے لئے تمام اسمبلی کے ممبران معزز ہیں اور میرے لئے یہ فورم انتہائی معزز ہے۔ میں Specially مولانا صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں گے Otherwise تو پھر میں مجبور ہونگا۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! آپ مکمل بااختیار ہیں اور آپ ہمارے منصف ہیں، آپ ان سے پوچھ کر رولنگ مت دیں، آپ از خود ہاؤس کو Put کریں، پھر ہاؤس جو فیصلہ دے گا، وہ ہم مانیں گے۔ آپ ہم سب کیلئے قابل احترام ہیں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ میں ایک وضاحت کروں کہ چار بجے تقریباً ہمارا سیشن شروع ہے اور پانچ بجے Exact time پر میں نے یہ 'کوئسچنز آور' کو ختم کرنا ہے۔ کوئسچن نمبر 1081، ارباب اکبر حیات خان صاحب۔

* 1081 _ارباب اکبر حیات: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع پشاور میں پی پی ایچ آئی (PPHI) کے تحت یکم جنوری 2012 سے تاحال ہیلتھ ٹیکنیشن، ایل ایچ وی (LHV) اور کلاس فور کی کل کتنی آسامیوں پر بھرتی ہوئی ہے، تعداد بتائی جائے؛

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کے نام و پتہ، تاریخ تعیناتی اور تعیناتی کی جگہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) ضلع پشاور میں پی پی ایچ آئی کے زیر اہتمام دس ہیلتھ ٹیکنیشنز، دس ایل ایچ ویز اور 26 کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر، "کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ (الف) ضلع پشاور میں پی پی ایچ آئی کے تحت یکم جنوری 2012 سے تاحال ہیلتھ ٹیکنیشن، ایل ایچ وی اور کلاس فور کی کل کتنی آسامیوں پر بھرتی ہوئی ہے، تعداد بتائی جائے؟"۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ چې کوم تعداد بنودلے دے، د هغې نه زه مطمئن نه یم او د هغې په برعکس باندې، دا دوئ چې ښومره اووئیل، د هغې نه په Triple باندې دوئ زیاته بهرتی کړې ده جی، نو وزیر صاحب د دې متعلق څه وائی؟

جناب احمد خان بہادر: مسټر سپیکر! په دې زما سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سپلیمنٹری کوئسچن، مسٹر احمد خان بہادر۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، کوئسچن نمبر 1081۔ د ارباب اکبر حیات صاحب کوئسچن دے چې په پي ایچ آئی کښې د 2012 نه تا حال څومره ایل ایچ ویز او کلاس فور بھرتي شوي دي، د هغې تعداد راکړئ؟ مسټر سپیکر، دې جواب کښې که تاسو وګورئ نو دوئ وائي چې 10 هیلتھ ټیکنیشنز دي، 10 ایل ایچ ویز دي او 26 کلاس فور دي۔ جناب والا، د دې نه ټول جوړیږي 46، د دې نه جوړیږي 46 او دا چې کوم لسټ ورسره دوئ لګولے دے، دا د 66 دے۔ جناب والا، زه نه پوهیږم چې دا ولې محکمه دومره د غلط بیانئ نه کار اخلي۔ تھینک یو، مسټر سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

وزیر صحت: پی پی ایچ آئی کے بارے میں تو سب کو پتہ ہے کہ یہ 2007 میں یہ Outsource کیا گیا تھا۔ جتنے بھی ہمارے 17 ڈسٹرکٹس میں پی ایچ یوز ہیں تو ان کی طرف سے یہ جواب آیا ہے، محکمہ نے ان سے لیکر دیا ہے۔ اگر انہوں نے غلط بیانی کی ہے تو ہم ان کو واپس کر دینگے، دوبارہ میں آپ کو، کیونکہ یہ محکمے کے پاس نہیں ہے، یہ جو 17 ڈسٹرکٹس ہیں، یہ ہم سے پہلے حکومت نے پی ایچ یو کو دیدیا تھا، Outsource کر کے پی پی ایچ آئی کو، تو اگر کوئی انہوں نے غلط جواب دیا ہے تو ہم دوبارہ، میں اس کیلئے تیار ہوں، میں آپ کو دوبارہ یہ جواب، کیونکہ محکمے کے پاس نہیں ہے، ہمارے ساتھی۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سکندر شیرپاؤ، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، دا د هغوی نه چې څه معلومات راجمع کړی دی نو راجمع کړی خو دوئ دی کنه، Compiled کړی خو دوئ دی، Present خو دلته کښې په دې هاؤس کښې د دوئ ډیپارټمنټ کوی لګیا دے نو احمد بهادر خان چې کوم اعتراض وکړو، هغه خو چې دوئ کوم Compiled کړی دی او کومه ډیټا ئے راکړې ده، هغې کښې تضاد دے۔ د دې د لږ دوئ وضاحت وکړی، دا خو د دوئ د ډیپارټمنټ Incompetence دے چې دوئ اوس دا وائی چې دا د هغوی نه مونږ ته دغه ملاؤ شوے دے نو هغوی که درله غلط هم درکړے دے نو کم از کم هغه دومره خو هلته کښې ډیپارټمنټ کښې ناست خلق، خلق

ناست دی چې هغوی په دې باندې پوهیږی چې دا تعداد مونږ ته یو ملاویږی او لیکو مونږه بل څه لګیا یو۔ په دې باندې هم دغه نه کوی، دا خو د دوئ د ډیپارټمنټ Incompetence دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، دا خو د پی پی ایچ آئی یا چې کوم دا نورې دغه دی، ایم ایس ایف والا دی یا دا چې څومره دوئ Outsource کړی دی، هغې کښې دا یو ټیکنیکل غلطی شوې ده او دا غلطی مخکښې نه شوې ده، مونږه لګیا یو په هغې باندې کار هم کوؤ یعنی زمونږه ډی ایچ او چې دے، هغه سره دا هډو اختیار نشته چې هغه لاړ شی او هغه بی ایچ یو چیک کړی نو دا اختیار خو دا خو چونکه Already معاهدې شوې دی نو هغه معاهدې ماتولو کښې لږ پرابلم راځی۔ زه خو لګیا یم چې هغې کښې څه بهتری راوستے شم چې راولم۔ ټهیک ده زه منم، دا زه خپله غلطی منم، که ډیپارټمنټ غلطی کړې وی، بالکل زه تیار یم، ان شاء اللّٰه څه خبره نشته خو دا چونکه پی پی ایچ آئی سره دے نو دا وجه ده۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ اس طرح فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، اگر غلطی ہوتی ہے تو اس کو ایڈمٹ کرنا چاہیئے۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! په ډسټرکټ پشاور کښې یوؤلس ممبران زما خو دا سوچ وو چې دې ټولو به دا کتلی وی او دوئ به ما سره په دیکښې Favour کوی۔ جناب سپیکر صاحب، دیکښې د خیبر ایجنسئ نه ډاکټر فواد راغلے دے جی او زما په ډسټرکټ پشاور کښې جی بهرتی شوے دے، ډومیسائل ئے جی د خیبر ایجنسئ دے جی۔ بل جی د لکی مروت نه راغلے دے، بل د صوابئ نه راغلے دے، بل د چارسدې نه راغلے دے او یو د مردان ملاکنډ، کرک، ایف آر بنوں، لوئر دیر، دا جی چې وګورئ د دوئ ټولو ډومیسائل چې کوم دے هم د دې ځایونو او زما په ډسټرکټ پشاور کښې، آیا زما په ډسټرکټ پشاور کښې ډاکټران نشته یا آیا زما په ډسټرکټ پشاور کښې کلاس فور نشته یا ټیکنیشن نشته یا ایل ایچ وی نشته دے؟ جناب سپیکر صاحب، اول خو پکار وه چې نه ئے وی کړے خو چې وئے هم کړل نو آیا دا ایډورټائز شوی دی دا پوسټونه، که نه یو

دومره پی پی ایچ آئی صرف د ډسټرکټ په لیول، سړی سره دومره اختیار وی چې هغه گریډ 17 او گریډ 18 ډاکټر پخپله اپوائنټ کوی۔ زما سوال دا دے جی، دوئ په دیکښې دا لیکلی دی جی چې دا مونږه لس تنان بهرتی کړی دی جی، هغه خو بیله خبره ده جی، ټهیک شوه لس ئے بهرتی کړی دی، دوه درې خو زه درته دا وایم چې د Out district تنان ئے زما په ډسټرکټ کښې څنگه بهرتی کړی دی Without advertisement ji ؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، دا چې کومه معاهده شوې ده، هغه معاهده کښې کلیئرکټ لیکلی شوی دی چې پی پی ایچ آئی ته دا اختیار دے چې هغه ډاکټر اخستے هم شی او ډاکټر ویستلے هم شی، دا اختیار ډیپارټمنټ سره نشته لیکن پی پی ایچ آئی ته سابقه گورنمنټ ورکړے دے او هغه معاهده موجود ده، لکه زه خو هغې کښې څه دغه نشم کولے، معاهده اوس دې وخت کښې خو زه نشم ماتولے لیکن دا اختیار بالکل دوئ ورکړے دے چې دوئ ډاکټر اخستے شی، نه صرف ډاکټر بلکه ډاکټر د امریکې نه هم اخستے شی، دا Full اختیار ئے ورکړے دے۔ دومره اختیار ورکول نو دا خو 2007 کښې ئے دا اختیار ورکړے دے او بیا 2012 کښې بهرتیانې شوې دی۔ زه نه وومه خو Anyhow لکه دا زه تاسو سره بالکل Agree یم چې ډاکټر، استاد، دا پکار ده چې د هغه ډسټرکټ وی چې کوم ډسټرکټ سره تعلق ساتی، زه بالکل دې سره Agree یم لیکن چونکه زمونږ وس نه رسی په هغوی باندې، زمونږ به هله وس رسی چې د دوئ دا معاهده پوره شی۔ مونږه بار بار، دوئ سره زما پوره جهگړه هم روانه ده چې یره دا اختیار پکار دے ډی ایچ او ته چې هغه لاړ شی او د هغې نگرانی وکړی نو زه نه یم پوهه چې دا معاهده ولې داسې شوې ده۔ ان شاء الله هغې کښې د بهترئ د راوستو کوشش به کوؤ۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: آیا دا معاهده چې شوې ده نو دیکښې دا کلاس فور هم چې کوم دے نو هم شامل وو چې دوئ به کلاس فور هم په هره حلقه کښې؟ او دویمه خبره جی داسې ده چې داسې انکشاف شوے دے جی چې زما په دې حلقه کښې، زه خپله خبره کوم جی، د ډسټرکټ پشاور خو ما ته، زما دې نورو ملگرو ته به د خپلو

حلقو پته وی جی چې زما په حلقه کښې جی ډاکټر بهرتی شوے دے ، دوه میاشتې پس ئے جی هغه بیا د هغه ځائې نه اوچت کړے دے او بل ئے راوستے دے او بله ئے پرې بهرتی کړې ده۔ هغې بیا درې میاشتې تیرې کړې دی، هغه ئے بیا اوچته کړې ده او بله ئے راوستې ده جی۔ دا دوئ یو کاروبار جوړ کړے دے جی،دا خو څه Justification نه لری چې دا اختیار مونږ سره نشته یا مونږ د دې مخ نیوے نه شو کولے۔ تاسو په ګورنمنټ کښې ناست یئ یو معاهده شوې ده، تاسو په هغې کښې خو څه مطلب په طریقه کار کښې خو څه دغه راوستې شئ جی۔ دا خو زمونږ د پاره نه ده او په دې خزانه باندې هم جی بوجه دے ، په دې ټول ډسټرکټ باندې بوجه دے۔ دا د هغه خپلو خپلو ډسټرکټو ته واپس کړے شی او د دې ځائې چې کوم تنان دی جی، هغه د اپوائنټ کړے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: زه د دې یو خبرې سره اتفاق کوم جناب سپیکر چې ډاکټران پکار ده چې دا هره حلقه کښې پوره وی، په هر هسپتال کښې پوره وی۔ ډاکټر د کوم ځائې نه راځی او چرته ئے لیږی، ما خو تاسو ته اول اووئیل چې دا زه غواړم چې دا اختیار د ما سره وی-----

ایک رکن: کلاس فور۔

وزیر صحت: د کلاس فور نه واخله تر ډاکټره پورې، چې ډاکټر هغوی اخستے شی نو د کلاس فور به بیا څه دغه وی خو تاسو سره بالکل، خو تاسو ته دا یقین ضرور درکوم چې زمونږ په دور کښې کومه معاهده کیږی ان شاء الله کوشش به کوؤ چې داسې معاهدې ونکړو ځکه چې دا ډیره عجیبه خبره ده چې پیسه به ډیپارټمنټ ورکوی، پیسه به د ګورنمنټ کے پی کے وی او اختیار به د بل سره وی۔ دا بالکل زه تاسو سره اتفاق کوم، ان شاء الله زمونږ په دور کښې به داسې هیڅ قسمه معاهده نه کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو ہمارا اجلاس دو دن پہلے ہوا تھا اور اجلاس کے دوران جو ہے تو وہ اچانک جو ایک خودکش نے اپنے آپ کو اڑایا تھا تو جناب سپیکر صاحب، ایک طرف تو میں پولیس کی کارکردگی کو سلوٹ پیش کرتی ہوں اور خاصکر جو ہمارے شفقت ملک صاحب ہیں، ان کیلئے بہت زیادہ اچھے الفاظ میں ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جب یہ بلاسٹ ہوا تو بلاسٹ کے بعد چونکہ فوراً میں وہاں پر پہنچی، اجلاس جاری تھا تو اس کے بعد انہوں نے، گاڑی میں جو مواد پڑا ہوا تھا، اس کو تو ناکارہ کر دیا، وہ میرے سامنے ناکارہ ہوا، میڈیا کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ ان کی جانیں بھی رسک پر ہوتی ہیں، آپ کے توسط سے سر، شفقت صاحب نے جب دیکھا کہ گاڑی کا جو نچلا حصہ ہے، جب انہوں نے اس کو چیک کیا تو اس میں جناب سپیکر، 60 کلو مواد تھا جو کہ پوری یونیورسٹی کیلئے خدانخواستہ اگر وہ بلاسٹ ہو جاتا اور جس طریقے سے انہوں نے اس کو Defused کیا اور اپنی جانوں پر کھیل کے جناب سپیکر صاحب، پولیس کو ہم اس پر بہت زیادہ خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں، ان کی ہمت بھی بڑھاتے ہیں اور ایک آپ کے توسط سے یہ بات بھی کرتی ہوں کہ وہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں لیکن ابھی تک ان کی تنخواہوں میں، ابھی تک یہ میری چوتھی پانچویں دفعہ میں بات کر رہی ہوں کہ ان کی تنخواہوں میں ابھی تک اضافہ نہیں ہوا جو پنجاب گورنمنٹ نے کیا ہوا ہے اور جناب سپیکر صاحب، جو بعد میں وہ جو 60 کلو انہوں نے Defused کیا جناب سپیکر، ان کے پاس Equipments نہیں ہیں، اس سے یہ ہوا کہ علاقے کے لوگوں کے سارے جو شیشے ہیں، وہ ٹوٹ گئے اور سر، ابھی تک وہاں پر بجلی اور جو گیس کے کنکشنز ہیں جو کہ اس وقت اس بلاسٹ کے ساتھ جو میٹر خراب ہو گئے تھے، ابھی تک یونیورسٹی کے جناب سپیکر صاحب، اور واپڈا والے اور گیس والے یہ کہتے ہیں کہ 12 ہزار لیکر آئیں اور 15 ہزار لیکر آئیں، جناب سپیکر صاحب، یہ تو پھر سوئی گیس والوں کی اور واپڈا والوں کی ذمہ واری بنتی ہے اور ایس ڈی او کی ذمہ واری بنتی ہے کہ جہاں پر اگر ایسا واقعہ پیش آجاتا ہے تو وہاں پر وہ خود بخود جا کے ان کی وہ لائنز اور انکے جو میٹرز ہیں، ان کو ٹھیک کریں اور بجائے اس کے کہ وہ

مکینوں کو تکلیف دیں، تو یہ میری آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب، ریکویسٹ ہے کہ اگر میری یہ آواز پیسکو کو اور سوئی گیس کے محکمے کو پہنچا دی جائے کہ جہاں پر یہ سانحہ ہوتا ہے تو وہاں پر خدانخواستہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بچائے تو وہاں کے لوگوں کو تکلیف نہ ہو کہ وہ پھر ان دفتروں کے چکر کاٹیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ ارباب اکبر حیات خان صاحب، کوئسچن نمبر 1082۔

ارباب اکبر حیات: زما خو جی ختم شو، منسٹر صاحب نشته جی نو، پارلیمانی سیکرټری هم نشته دے، د هغوی په کرسئ جی هغه زمونږه اپوزیشن، که هغه جواب ورکوی نو----

جناب ڈپٹی سپیکر: دا Related به بل واخلو، ستاسو کوئسچن چې هغوی راشی نو بیا به ئے واخلو جی۔

ارباب اکبر حیات: صحیح شوه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر وجیہہ الزمان صاحب، کوئسچن نمبر 1083۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر، میرا سوال، جواب Incomplete taken as read۔ اس میں میں نے ایک سوال کیا ہوا ہے کہ ایک پروفیسر ہے، وہ 20 سال سے، بیٹا ان کا قتل ہو گیا تھا، ایل آر ایچ میں ڈاکٹر آن ڈیوٹی تھا اور وہ آج تک کبھی Ombudsman، کبھی کسی عدالت میں، کبھی کسی کمیٹی میں پھر رہے ہیں اور ان کو انصاف نہیں مل پایا، یہ انصاف کی حکومت ہے تو میں چاہونگا کہ یہ مسئلہ جو اتنا Intercept ہو چکا ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی ہیلتھ کو Recommend کیا جائے تاکہ اس کو Properly thrash out کر کے کسی نتیجے پر پہنچا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کو انصاف نہیں مل رہا؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب آجائیں، ایک منٹ میں دیکھتا ہوں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یو واړې بیا ستاسو نوټس کښې راوستل غواړم چې تاسو پخپله سپیکر صاحب دلته رولنګ ورکړے

وو چې منستران صاحبان چې دی، هغه د خپله حاضری یقینی کړی او بیا ډیره د افسوس خبره ده، که مونږه وګورو، د دې اسمبلئ تاریخ ته که مونږه وګورو، دا ننئ چې کومه موقع جوړه شوه، دا دویمه موقع شوه چې دلته موؤرز چې کوم دی، هغه موجود وی او منسټرز موجود نه وی او دویمه موقع داسې جوړه شوه چې بیا د هغې په وجه باندې دوه منټه، درې منټه یا څلور منټه هغه کارروائی چې ده، هغه بالکل د تعطل ښکار شی نو ستاسو نه به زمونږ بیا دا خواست وی سپیکر صاحب چې دا وزیران صاحبان چې په ټائم باندې خپله حاضری یقینی کوی نو دا به د دې هاؤس او د دې صوبې د پاره ډیره زیاته مناسب خبره وی، غوره خبره به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ارباب اکبر حیات خان، کوئسچن نمبر 1082 پلیز۔

* 1082 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمے کے زیر انتظام ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اتھارٹی کے ممبران کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل وغیرہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے):

ڈومیسائل	تعلیمی قابلیت	ولدیت	ممبر کا نام	سیریل نمبر
ضلع پشاور	ایم اے، ایل ایل بی	بادشاہ میر آفریدی	مہیم آفریدی	01
ضلع پشاور	ایم بی بی ایس	حافظ مسیتی	ڈاکٹر عبدالخالق	02
ضلع پشاور	بی اے (آرٹس)	حاجی فقیر محمد	عابد اقبال	03
ضلع پشاور	ایم بی بی ایس، ایم سی پی ایس (گائنی)	سید جعفر حسین	ڈاکٹر فلک ناز	04

مندرجہ بالا ممبران کا دورانیہ 15-09-2013 کو ختم ہو چکا ہے، اسلئے ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کے نئے ممبران کا انتخاب زیر غور ہے جو کہ ایک ہفتے کے اندر عمل میں لایا جائے گا۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، ما سوال کړے وو۔ محکمے کی ہیلتھ کا ریگولیٹری اتھارٹی موجود ہے۔ ما تہ جی دوئ جواب را کړے دے چې "مندرجہ بالا ممبران کا دورانیہ 2013 کو ختم ہو چکا ہے، اسلئے ریگولیٹری اتھارٹی کے نئے ممبران کا انتخاب زیر غور ہے جو ایک ہفتے کے اندر عمل میں لایا جائے گا"۔ جناب سپیکر صاحب، دا د دې تقریباً چې د کله نه دا ختم شوے دے نو د دې پینځه میاشتې وشوې نو دا دغه چې راغلے دے جی د دې هم دا دے دویمه هفته ده څکه چې کله دا دغه په ایجنډا کښې راتلو جی بیا پکښې اجلاس هم دغه شوے وو نو پکار ده چې دا خو اوس منسټر صاحب ما ته اووائي چې دا جوړ شوے دے او فنکشنل شوے، دے څه ئے کړی دی څه ئے نه دی کړی جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی بہت ہی Important ادارہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہیلتھ کو ٹھیک کرنا ہے تو سب سے پہلے ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کو ٹھیک کرنا پڑے گا، اسلئے اس میں جو ممبران تھے پہلے، ان میں آپ دیکھیں تو، میں ان پر تنقید نہیں کرتا ہوں لیکن ظاہر ہے یہ کام ان کے بس کا نہیں تھا۔ اب چونکہ ہم نے ایک ایکٹ تقریباً ہیلتھ ریگولیٹری ایکٹ تیار ہو چکا ہے، بالکل نیا ایکٹ بنایا ہے تو ہم نے اسلئے اس میں نئے لوگ نہیں لیے کہ پھر ان کو نکالنا پڑتا تو اب جو نیا ایکٹ بنا ہے، اسی ایکٹ کے تحت ان شاءاللہ لوگوں کو لے رہے ہیں اور کچھ لوگوں کا نام ہم نے فائنل بھی کر دیا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی جو ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کا جو چیئرمین ہو گا اس کیلئے جو Criteria بنا ہے، وہاں سے جو لاء ایکٹ ہم نے بنایا ہے، جیسے ہی وہ ایکٹ 'کمپلیٹ' ہو جاتا ہے تو چیئرمین اور اس کے بعد ممبران ان شاءاللہ تعالیٰ تو ایسے لوگوں کو لیں گے جو واقعی جا کے جتنے بھی چاہیں، وہ ڈاکٹروں کی فیسیں ہیں، اس کو ریگولیٹ کرے، چاہے دو نمبر لیبارٹریاں ہیں، اس کو کنٹرول کرے۔ تو یہ جب تک آپ لوگوں کی سلیکشن صحیح نہیں کریں گے اور جب تک آپ ایکٹ ایسا نہیں لائیں گے جس میں احتساب ہو، سزا جزاء ہو تو جناب سپیکر، پھر بہت مشکل ہو جائے گا تو میں مشکور ہوں ارباب اکبر حیات صاحب کا کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں ان شاء

اللہ تعالیٰ کہ ایکٹ تقریباً آخری مرحلے میں ہے، جیسے ہی وہ بنتا ہے ہم ان شاءاللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا انتخاب کریں گے جس پر ان شاءاللہ تعالیٰ آپ بھی خوش ہونگے اور پورا ایوان خوش ہوگا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ جی سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب۔

Sardar Mehtab Ahmad Khan (Leader of the Opposition): I am very thankful to the honourable Minister that he has given an assurance on very important subject. I just want to invite his attention to another very important subject that in this Province, there is a good size of, quite numbers of Private Medical Colleges, which, unfortunately instead of providing a very fair, honest and the equitable education to the students, unfortunately these Private Medical Colleges have become a centre for plundering money from the students. This is very very serious issue today and unfortunately this is allover the country also, but since we are referring to the Private Medical Colleges in the Province, I would suggest to the honourable Minister that an urgent legislation is required for regulating the fee structure for the Private Medical Colleges, so that there should be some fairness about the fee structure. These Medical Colleges do not provide an education which is top of the class and which is one of the best in the world. Some of these Medical Colleges are barely running according to the Pakistan Medical and Dental Council regulations and they hardly fulfill the pre-requisites of the PMDC but since there is no check from the Government, the fee structure is very high and specially the students which are mostly Pakistanis but the fee charged under the overseas students, that part is very very absorbent, so today a student who passes out from the Medical College, more than five million rupees, it is the cost of student from after five years, which is very high and I have personal knowledge but a large number of parents who can not afford the high structure, they have to compromise other studies of their children, they are to compromise so many other things of their family; they have, some times, to sell the property to provide the fee to the Medical Colleges. So, kindly take immediate notice of it and we would urge the Government to bring in legislation, so that the Private Medical Colleges do not become a den for fleeing the money. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب سردار صاحب۔ مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عنایت خان۔

وزیر بلدیات: Sir! I will be sharing information، میرا Personal experience ہے اور میں Personally اس میں وہ رہا ہوں نا، پھر شوکت صاحب جو ہمارے انچارج منسٹر ہیں، Respond کریں گے۔ اس پہ میں جب منسٹر نہیں تھا، اس وقت ایک میڈیکل کالج کے اوپر انکوائری اس حوالے سے ہوئی تھی اور پھر اس پہ یہ اس طریقے سے اس کو ہینڈل کیا گیا کہ جو پبلک سیکٹر میڈیکل کالجز ہیں It was four years back, three four years back, پبلک سیکٹر کالجز کے اخراجات کو، Per student کتنا خرچہ ہوتا ہے، وہ Calculate کیا گیا اور وہ خیبر میڈیکل کالج کا Per student کوئی چار سال پہلے سات لاکھ تک خرچہ آرہا تھا، Yearly، یہ حکومت کا خرچہ آرہا تھا یعنی حکومت خیبر میڈیکل کالج کے اندر Subsidized کر رہی ہے اور Per student سات لاکھ روپے حکومت کا خرچہ آرہا ہے اور باقی وہ جو جیب سے لگاتے ہیں، ان کے فیس وہ ہوتے ہیں تو اسلئے میڈیکل ایجوکیشن جو ہے، وہ بہت زیادہ Expansive ہے۔ میں یہ پوائنٹ اسلئے یہاں رکھنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی چیز اسمبلی سے نہ جائے کہ جو بعد میں ریگولیشن کے، ریگولیشن بالکل میں مانتا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر کے اندر جو میڈیکل ایجوکیشن ہے، اس کو ریگولیٹ کرنا چاہیئے، سٹینڈرڈ ہے جو پی ایم ڈی سی کا، اس کو Maintain رکھنا چاہیئے۔ اب ان کے فیس سٹرکچر کو ریگولیٹ کرنا یہ بھی غلط بات نہیں ہے لیکن یہاں سے کوئی ایسی وہ نہیں جانی چاہیئے کہ پھر وہ Implement نہ ہو سکے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ کوئی یہاں سے Balanced response آنا چاہیئے اور شوکت بھائی یہاں تشریف رکھے ہوئے ہیں، اس کو Examine کریں، اس کو پورا Examine کریں، پرائیویٹ سیکٹر کے میڈیکل کالجز کو بلائیں اور In consultation with them اگر پھر اس قسم کا کوئی لاء اسمبلی میں پیش کیا جا سکتا ہے یا ڈیپارٹمنٹ کی طرف اس کا کوئی دوسرا میکنزم اختیار کیا جا سکتا ہے، اس کو ریگولیٹ کیا جا سکتا ہے۔ ویسے ہماری جو ہائر ایجوکیشن ریگولیٹری اتھارٹی ہے، اس کے Mandate کو بھی دیکھا جائے کہ اس کے Mandate میں یہ آتا ہے کہ نہیں آتا ہے؟ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ بڑا۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میں مشکور ہوں آنریبل منسٹر عنایت اللہ خان صاحب کا لیکن آج مجھے کافی حیرانگی ہے ان کے اس جواب کے اوپر بھی اور مجھے سچی بات ہے کہ کسی اور سے توقع تو ہو سکتی ہے، تو ان سے بھی توقع تھی That he will just suddenly come as a defense to the Private Medical Colleges اور یہ جو ان کا فیس سٹرکچر ہے، یہ دنیا میں کہیں ایسا نہیں ہوتا اور خاص طور پر جو ہمارے جیسا ملک ہے، اگر امریکہ میں یا برطانیہ میں جہاں پر سوسائٹی کیلئے بڑے Cushions موجود ہیں Through the legislation, through the force of the بھی Privately society، وہاں پر شاید Exploitation اتنی آسان نہیں ہے لیکن Unfortunately ہمارے جیسے ملک میں Exploitation by certain vested group or interested group is very convenient, very easy اور عنایت صاحب سے مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ Suddenly ایسی بات کرینگے، میرے علم میں نہیں ہے لیکن اگر مجھے شامل کرلیں اس سارے معاملے میں تو میں ان کو یہ بتادوں گا کہ جو خیبر میڈیکل کالج کے سات لاکھ روپیہ Per student کی Cost estimate کی ہوئی ہے I have nothing in front of me that I can talk on the subject but this will be irrational to talk on the subject without having a lot of knowledge، تو میں آپ کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں And I will prove it to you کہ جتنی بھی آپ کو یہ Statement دی گئی ہے، آپ کو کسی نے یہ بتایا ہے تو This is not correct اور ویسے بھی اگر حکومت کی آپ بات کرتے ہیں کہ پبلک سیکٹر سکولز کی یا کالجز یا یونیورسٹیز کی تو The cost will be very higher on every institution۔ مثلاً پاکستان ریلوے کو لے لیں، اگر وہاں پر 25 ہزار لوگوں کی جگہ ہے تو ایک لاکھ 25 ہزار لوگ کام کرتے ہیں تو Cost تو پھر ساری ریلوے پہ آئیگی۔ اگر پی آئی اے کو لے لیں اور اگر اس کے اوپر پوری دنیا میں 250 passengers کیلئے، 250 ایک جہاز کیلئے 240 employees کی ضرورت ہے تو ہمارے ہاں 500 employees ہیں تو وہ Cost تو پوری بڑھ جائیگی تو Judgment fairly ہم اس کو کہیں گے Which is universal standard۔ تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا And I will prove it کہ جو پرائیویٹ

This is not only unjustified but this is exploitation, سیکٹر میں فیس سٹرکچر ہے

You please کو، Defend کریں سوسائٹی کو، اور آپ تو very serious exploitation

Let بجائے اس کے آپ چند انسٹی ٹیوشنز کو کریں defend the people of your Province

Judgment ان کو آگے بٹھائیں، وہ بھی Justify کریں اور ہم the private sector come in
has to be made by the Government, judgment has to be made by the
Judgment has to be made by the people who are اور legislature

ہم سکول کی مینجمنٹ کو یا کالج کی Judgment۔competent to make this judgment

مینجمنٹ کو نہیں کرنے دینگے تو اسلئے Judgment has to be made by the Government
Please do not refer the irrational expenditure and cost in the public

sector where it will be always higher۔ بات ہم یہ کرتے ہیں کہ جو پرائیویٹ سیکٹر ہے،

وہ کیا چارج کر رہا ہے؟ اس کی Cost کیا آتی ہے؟ What is a reasonable، اس کا جو

I bit ہے، وہ کتنا اس کو ہونا چاہیئے، وہ بھی جانتے ہیں، سب جانتے ہیں لیکن Investment return
you this is fleeing, this is exploitation and let the Government make

a judgment on that اور ان کو لانا چاہیئے، پھر ہم اس اسمبلی میں ڈسکس کرینگے اور یہی سے پاس ہوگا

بل۔ آپ بھی ضرور بیٹھئے اور اس پر جواب دیں لیکن حکومت کو ضرور لانا چاہیئے اور نہ صرف میڈیکل کالجز

میں بلکہ سارے جو دوسرے کالجز، دوسرے سکولز بھی ہیں، پرائیویٹ سکولز میں لانا چاہیئے، پرائیویٹ کالجز

It has become an industry. Janab Minister! It has میں بھی لانا چاہیئے۔

become an industry۔ ہمارے ہاں ایسے سکولز موجود ہیں پاکستان میں جن کے کئی سو سکولز موجود

ہیں Their return is billion of rupees یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ ہمارے حکمران جو

آج بھی ہیں اور جو ماضی میں بھی تھے، ان کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ لوگوں کیلئے سوچ سکیں، یہ میں

Can I ask Mr. Speaker! کہ یہ Disturbance نہ ہو، منسٹر صاحب سے میں توجہ چاہتا ہوں،

سینیئر منسٹر صاحب سے میں چاہتا ہوں کہ میری بات سنیں، سینیئر منسٹر صاحب! ہم آپ سے بات کرنا

چاہتے ہیں، پلیز جب میں بات کروں تو آپ کو ضرور سننی چاہیئے۔ دیکھئے آپ، اگر یہ انڈسٹری نہیں ہے

There are schools in this Country who are تو اگر یہ انڈسٹری نہیں ہے (تالیاں)

brand names now، وہ اب Iconic names بن گئے ہیں، Brand names ہیں And
they have many hundred campuses in the Country، اس سے
Monopolization ہے، It's a monopoly اور دنیا میں کہیں Monopoly نہیں ہوتی لیکن
جیسے میں نے خود کہا ہے کہ چاہے وہ آج کے حکمران ہیں یا ماضی کے، ان کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ ان
چیزوں کی باریکیوں کو سمجھ سکیں اور سوسائٹی کے ریسکیو کو آ سکیں۔ Today the society is
actually in the hands of these exploiters, whereever they are تو Please
don't stop any saner voice in this Parliament and this Assembly or
whereever it is۔ آپ Judgment وہ پہلے نہ دیدیں And let the judgment be
made at the time when the judgment is required. Thank you very much.

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسٹر عنایت اللہ۔

<u>وزیر بلدیات</u>: ویسے سر، میں معذرت چاہتا ہوں اگر میں Properly communicate نہیں کر سکا
ہوں۔ میں نے جو انفارمیشنز شیئر کیں ہیں، اگر وہ In defense of Private Sector Medical
Colleges and those Medical Colleges لگتی ہیں کہ جو لوگوں کا Exploitation کر
رہے ہیں، میں نے یہ اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی ہے، میں نے کہا ہے کہ آپ پرائیویٹ سیکٹر کو Give
the dog a bad name and hang it، اس طرح کا وہ کام نہ کریں، آپ ان کو، لیجسلیشن کرنا
چاہتے ہیں تو کنسلٹیشن کریں اور آپ دونوں پرائیویٹ سیکٹر کے میڈیکل کالجز کو بھی دیکھیں، پبلک سیکٹر
کے میڈیکل کالجز کو بھی دیکھیں کہ کتنا Subsidize کر رہی ہے حکومت پبلک سیکٹر کے میڈیکل کالجز کو،
یعنی میں Simple آپ کو فارمولہ بتا دیتا ہوں کہ آپ کے ٹی ایچ، خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل ہے، کے ٹی ایچ کا بجٹ
اور خیبر میڈیکل کالج کا بجٹ Non development, development نہیں ہے، Non
developmental budget ہے، ان کے سٹوڈنٹس کے اوپر تقسیم کریں یہ بجٹ، وہ Simply اٹھا کر
یہ دیکھ لیں آپ کو پتہ چلے گا What is the outcome؟ میں یہ کہہ رہا ہوں۔ اب میں تجویز دے رہا
ہوں، سچی بات ہے، اس ڈیبیٹ کو آگے نہیں بڑھانا چاہتا، میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ بجائے یہ کہ

حکومت اس قسم کا وہ کرے، آپ سٹینڈ نگ کمیٹی آن ہیلتھ یا سٹینڈ نگ کمیٹی آن ہائر ایجو کیشن، وہ اس میں بیٹھ کر Policy input دے حکومت کو اور اس میں سٹیک ہولڈرز کو بلائیں، یعنی سٹیک ہولڈرز کو سننے میں کیا قباحت ہے؟ سٹیک ہولڈرز کو بلائیں، ان کو بتائیں کہ بھئی یہ اور سردار مہتاب صاحب میرے خیال میں وہ اس کمیٹی کو In writing یا اس میں شریک ہو کے وہ اپنا Input دیدیں اور اسکے بعد حکومت کو، کوئی لیجسلیشن آپ کرنا چاہتے ہیں تو وہ حکومت کو ڈرافٹ کر کے دیدیں اور حکومتی بل کے طور پر وہ لائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جی۔ مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

<u>وزیر صحت:</u> جناب سپیکر، یہ بہت ہی اہم ایشو ہے اسلئے کہ آج ہی میرے پاس ایک کیس آیا ہے کہ ایک پرائیویٹ میڈیکل کالج ہے، اس نے دس لاکھ روپے اضافی لیے ہیں چندے کے نام پر اور میں نے اس صاحب سے کہا ہے کہ مجھے مہربانی کر کے تھوڑا سا اس کا اگر ثبوت مل سکتا ہے تو وہ لا کر دیں لیکن یہ ایک نہیں بلکہ تین چار لوگوں سے میں نے سنا ہے کہ ایک پرائیویٹ میڈیکل کالج جو ہے، وہ چندے کے نام پر دس دس لاکھ روپے فیس کے علاوہ لے رہا ہے اور ایک اور ڈرامہ جو چل رہا ہے، وہ یہ ہے کہ اوورسیز کی کچھ سیٹیں ہیں ان کے پاس تو یہ اوورسیز تو آتے نہیں ہیں، یہاں پر جو لوکل لوگ ہیں، ان کو ہر ایک کو کہا جاتا ہے کہ جی سیٹیں ختم ہیں اوور اوورسیز کی رہ گئیں ہیں تو ہر ایک سے اوورسیز کے نام پر جو اضافی پیسے بنتے ہیں، وہ لیکر ان کو داخلہ دیتے ہیں تو یہ یہاں تک تو میں مانتا ہوں کہ بالکل اگر اس میں یہ بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں تو میرے خیال سے اس کا ہمیں نوٹس لینا چاہیئے۔ یہ ہمارا صوبہ ہے اور یہ غریب لوگ ہیں، اگر کسی کو تعلیم حاصل کرنی ہے اچھی تعلیم (تالیاں) تو اس کو اس طرح سزا نہیں دینی چاہیئے اور میں بالکل، میرے علم میں ہے یہ بات اور میں نے آج بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے کہ ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے PMDC rules apply ہونگے لیکن یہ ہم نہیں دیکھ سکتے کہ اگر PMDC ایسا کوئی Rule بنا رہا ہے اور اس کو Implement نہیں کر سکتا اور اس کو شفاف نہیں بنا سکتا اور ساری سزا ہمارے بچوں کو ملے، یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے جناب سپیکر، بالکل میں اس پہ تیار ہوں، میں اس پہ دیکھتا ہوں، اپنے ڈیپارٹمنٹ سے مشاورت کر کے اگر اس پر کوئی کمیٹی بنتی ہے تو میں کمیٹی بنانے کیلئے بھی تیار ہوں تاکہ چیزیں Transparent ہوں۔ اگر کوئی میڈیکل کالج چل رہا ہے تو وہ لوگوں کو لوٹے نہ، تعلیم کے نام پر

لوٹ مار نہ کرے، جو اسکا حق بنتا ہے وہ حق لے Transparent طریقے سے، یہ جو چندے چندے جمع کئے جاتے ہیں اس کے نام پر، یہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ مسٹر وجیہہ الزمان صاحب ایم پی اے، کوئسچن نمبر ہے 1083۔

* _ 1083 Mr. Wajeeh-u-zaman Khan: Will the Minister for Health be pleased to state that:

(a) Is it true that Dr. Tanveer Junior Registrar, LRH was killed on 9th June, 1989 during duty by firing;

(b) Is it true that his father approached all the concerned for inquiry and payment of final dues of the deceased officers, but till date no payment was made to the father/legal heirs;

(C) Is it true that the father of the deceased officer approached the Provincial Ombudsman Khyber Pakhtunkhwa and the questions asked by the Court from the Departments were not answered;

(d) If the above is in affirmative then:

(i) Provide the complete detail for the case along with the decision of the Court and implementation of the orders till date;

(ii) Detail of questions asked by the Ombudsman from the Health Department Authorities;

(iii) Detail of payment made to the legal heirs and the remaining amount?

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Health): (a) According to the report of DGHS, yes it is true.

(b) As per report of DGHS Mr. Muhammad Tariq Awan F/O Dr. Muhammad Tanveer (Deceased) TMO PGMI Peshawar visited DGHS KPK on 31-05-2012 and expressed his grievances.

(c) Yes, later on the father of the deceased lodged a complaint in the office of Provincial Ombudsman KPK and the proceedings started in his office. The Provincial Ombudsman KPK on 18-03-2013 recommended the following:

- Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa shall constitute inquiry committee to find out answer to the questions raised in the letter dated 04-06-2012 of DGHS Khyber Pakhtunkhwa address to LRH Peshawar and
- Based on the findings of the inquiry committee so constituted, financial liabilities and death compensation etc of the

deceased son of the complainant shall be determined and paid to the legal heirs/complainant at the earliest.

(d) On the direction of the Provincial Ombudsmen the Health Department has constituted an inquiry committee to submit report (Annex-I)

(i) As provided above in (c). (Annex-I)

(ii) May be seen vide Annex-II.

(iii) The then Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa had approved Rs. 0.500 (M) as financial assistance on humanitarian ground for the bereaved family of Dr. Muhammad Tanveer (Late), which has been received by his father Mr. Muhammad Tariq Awan, no such other application for the pending liabilities has been submitted to Health Department by the bereaved family. Other financial dues, if any, will be paid to the legal heir of the deceased after final decision is arrived from the inquiry committee.

(Notification of Health Department Governmet of Khyber Pakhtunkhwa regarding constitution of Inquiry Committee perused vide No.E&A(Health)/2-264/General/2013 dated 29-10-2013)

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ سوال میں نے کافی دفعہ پہلے بھی Put up کیا لیکن اتفاق سے شکر ہے کہ آج اسمبلی میں Table ہو گیا، اس کی Detail incomplete آئی ہوئی ہے، اس میں جو والد ہے، بچے کا جو مقتول ہے، وہ کہتے ہیں جی کہ ایف آئی آر بھی درج نہیں ہوئی اور ڈیپارٹمنٹ نے پھر Correspondence بھی نہیں کی اور کوئی Responsibility کا مظاہرہ نہیں کیا جبکہ یہاں پر Statement آئی ہے جی کہ ایف آئی آر ہے اور اس کی کاپی Provide نہیں کی گئی اور جو کوئسچنز، Nine questions ہم نے پوچھے ہیں، اس میں کوئی دو کا جواب آیا ہے باقی سات کا نہیں آیا تو میری گزارش ہے کہ یہ پرانا کیس ہے اور 20 سال سے جو مقتول کے والد ہیں، وہ 84 سال تقریباً عمر کو پہنچ چکے ہیں ان کو انصاف نہیں ملا تو اگر اس انصاف کی حکومت میں، اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے اور وہاں Proper thrash out کر کے دیکھا جائے کہ بھئی، آیا کیوں یہ کیس آج تک Solve نہیں ہوا؟ تو میں بڑا مشکور ہوں گا جناب، یہ کمیٹی کو اگر ریفر ہو جائے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس میں جو یہ 2012 کا کیس ہے اور اس میں جو Main چیز تھی، وہ یہ ہے کہ ان کو Compensate نہیں کیا گیا ان کی فیملی کو، تو جو ہمارے سابقہ چیف منسٹر صاحب تھے، انہوں نے ان کیلئے باقاعدہ 0.500 million روپے جو ہے، وہ فنانشل گرانٹ ان کو مل چکی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی وہ، ڈیپارٹمنٹ نے یہی کہا ہے کہ اگر بقایاجات کوئی ہیں تو اس کی تفصیل دیدیں، ہم اس کا وہ کر لیں گے لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی ایشو ہے نہیں ابھی تک۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر، انکوائری رپورٹ کا ذکر آیا، اس کی کاپی بھی ابھی ساتھ لف نہیں ہوئی ہے، کہہ رہے ہیں کہ جب آئے گی، وہ آچکی ہے لیکن لف نہیں ہوئی ہے تو میرا مقصد یہ ہے کہ Under protest انہوں نے 0.5 million لیے ہیں لیکن ان کے Dues بہت سارے بنتے ہیں۔ چونکہ On duty وہ ڈاکٹر جو ہے اس کو Bullet لگی اور وہ جان بحق ہو گیا تو میرے خیال میں یہ ناکافی ہے تو اس کیلئے اس کو انصاف کی فراہمی کیلئے اگر یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جائے تو وہاں پہ Proper اس کے والد کو بھی بلا لیا جائے، اگر بلا کے وہاں پہ Properly دیکھ لیا جائے کہ اس میں کیا ایسا کوئی سقم ہے کہ اس کو انصاف نہیں مل پا رہا؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: بالکل میں اس کیلئے تیار ہوں۔ ویسے ہمارا جو شہداء پیکج ہے، اس میں ساری چیزیں کلیئر ہیں، یہ نہیں کہ کسی ایک کیلئے ایک اور دوسرے کیلئے دوسرا ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو میں بالکل تیار ہوں، اس کیلئے آجائیں، ملیں جب چاہیں آپ ان شاءاللہ کوئی ایسا نہیں، کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھجوائیں تاکہ پتہ چلے۔۔۔۔

وزیر صحت: میں ہر چیز کیلئے تیار ہوں جناب، آپ آکے بیٹھ جائیں، ان شاءاللہ کوئی ایشو نہیں ہوگا۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سر! میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں۔

وزیر صحت: کمیٹی، میرے خیال سے اس میں کیا کمیٹی، آپ آجائیں، اس کو لے آئیں، جب بھی آپ کہیں میں تو حاضر ہوں۔ میری طرف سے کوئی ایشو نہیں ہو گا ان شاءاللہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. The 'Questions hour' is over.

ایک رکن: سر! کوئسچنز ابھی باقی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Remaining کو جو ہے ان شاءاللہ وہ Next اس میں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، اسمائے گرامی ہیں: جناب ملک بہرام خان صاحب، ایم پی اے 27-02-2014 و 28-02-2014، جناب خالد خان صاحب، ایم پی اے 27-02-2014، محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 27-02-2014، جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 18-02-2014 تا 24-02-2014، محترمہ راشدہ رفعت صاحبہ، ایم پی اے 27-02-2014 و 28-02-2014۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5, 'Privelege Motions': Maulana Mufti Fazal Ghafoor, MPA, to please move his privilege motion No. 17, in the House. Maulana Mufti Fazal Ghafoor, not present.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, Syed Jafar Shah, MPA, to please move his call attention notice No. 215, in the House. Not present, it lapses. Mr. Muhammad Zahid Durrani, MPA, to please move his call attention notice No. 244, in the House.

جناب محمد زاہد درانی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے اس اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی۔ شیخ ملتون ٹاؤن مردان جو کہ جنرل فضل حق کا تحفہ تھا اہلیان مردان کیلئے، آج ایک کھنڈر کی شکل پیش کر رہا ہے۔ میری وزیر اعلیٰ کو بار بار تاکید کرنے پر محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے سیکرٹری بلدیات کو تین دفعہ ریکویسٹ کی کہ آپ ان حالات کا جائزہ لیں اور عوام کیلئے کچھ کریں۔ (شور اور تالیاں) جناب سپیکر صاحب! پچھلے دور حکومت میں (مداخلت) آپ بات سنیں ذرا بات

سنیں۔ جناب سپیکر صاحب! 17 کروڑ روپے کی خطیر رقم سابق وزیر اعلیٰ نے منظور کی تھی جو خرد برد کی نذر ہو گئی (شیم شیم کی آوازیں) ایسا لگتا تھا جیسے ایم ڈی اے تخت دہلی ہو اور یہ محمود غزنوی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، آج اگر ٹاؤن پر نظر رکھیں تو لوگ دور دراز کے علاقوں سے اپنی زمینیں بیچ کر کروڑوں روپے کے پلاٹ خرید رہے تھے اور وہاں پر اپنے لئے مکان بنا رہے تھے، ان سہولیات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ شاید یہاں آ کر ہمیں سہولت کی زندگی میسر ہو لیکن اب وہاں سے نقل مکانی کا سوچ رہے ہیں کیونکہ سیوریج سسٹم مکمل فیل ہو چکا ہے، گٹروں کا پانی صاف پانی سے ملکر وہاں پر ہیپاٹائٹس سی کا باعث بن رہا ہے۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر ہیں، ٹوٹی پھوٹی سڑکیں ہیں جو ایک کھنڈر کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس دوران متعلقہ وزیر صاحب نے بھی وہاں کا دورہ کیا لیکن ہمیں اس کی اطلاع نہیں دی گئی تھی جس کا میں نے وزیر صاحب کو شکوہ بھی کیا تھا۔ میرا مطالبہ ہے (تالیاں) میرا مطالبہ ہے کہ اس دوران جناب سپیکر صاحب، تین پراجیکٹ ڈائریکٹرز چھ مہینے میں تبدیل کئے گئے ہیں (شیم شیم کی آوازیں) تین پراجیکٹ ڈائریکٹرز تین مہینے میں تبدیل کئے گئے ہیں۔ میرا شکوہ یہ تھا کہ منتخب نمائندہ ہونے کی حیثیت سے جہاں پر تحریک انصاف کو بھاری بھرکم ووٹ پڑے ہیں اور مجھے بھاری اکثریت سے وہاں کامیاب کیا گیا ہے، کیا میرا یہ حق نہیں بنتا تھا کہ مجھے مشاورت کے قابل سمجھا جائے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! اس معزز ایوان کی وساطت سے میں دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اگر اپنے مصروف شیڈول سے دس منٹ کا قیمتی وقت نکال کر ہمارے ٹاؤن کا معائنہ کریں اور ذرا ملاحظہ کریں کہ وہاں کیا حالات ہیں، وہ لوگ جو دن رات میرے حجرے کے سامنے کھڑے ہو کر مجھ سے پوچھتے رہے ہیں کہ کیا آپ کو اسلئے منتخب کیا تھا کہ حالت بد سے بدتر ہوتی جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، میرے پاس ان کو مطمئن کرنے کیلئے سوائے اس معزز ایوان میں اپنی ریکویسٹ جمع کرنے کے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister concerned, please.

<u>وزیر بلدیات</u>: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن ہے، کال اٹینشن، پلیز۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن ہے، پلیز آپ Minister concerned کو چھوڑیں۔

Minister Local Government: Don't worry.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت خان صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپلو کښې فیصله وکړئ یو کس به خبره وکړی۔

Minister Local Governemnt: Speaker Sahib! Who has the Floor, Who is having the Floor?

(Pandemonium)

وزیر بلدیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: سر، ویسے اس کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ ایک حکومتی رکن کو اتنی آزادی ہے، اتنی وہ ہے کہ وہ (تالیاں) کہ وہ حکومتی کارکردگی کے حوالے سے اور ایک حکومتی وزیر کے حوالے سے، اس کے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ادھر بات کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو، یہ جمہوریت ہے، ڈیموکریسی ہے اور اس کو اپوزیشن اس طرح سے لے رہی ہے کہ گویا حکومتی پارٹی کے اندر کوئی دراڑ پڑی ہے اور اس کو ویلکم کر رہے ہیں۔ (قہقہہ اور شور) میں تو اس Context میں نہیں، اس میں نہیں، اس Context میں نہیں جانا چاہیئے، اس پہ خوش نہیں ہونا چاہیئے ان کو، یہ ہمارے ہاں ڈیموکریسی جو ٹریژری بنچز کے اندر ہے جس میں کھل کے اپنی بات کر رہے ہیں۔ ویسے میں آپ کے ساتھ اس کی پوری، میں ان کے Concern میں بالکل ان کے ساتھ شریک ہوں، میں شیئر کرتا ہوں، ان کا جو Concern ہے، میں بالکل شیئر کرتا ہوں (تالیاں) اور Over the years یہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز جو ہیں، ان کی حالت خراب ہوگئی ہے، سچی بات یہ ہے اور ان پہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔ 2001 کے اندر جو لوکل گورنمنٹ لاء آیا تھا، اس میں ان کو Devolve کیا گیا تھا اور اس وقت سے پھر اس کی Deterioration شروع ہوئی ہے اور پھر پچھلے پانچ سال کے اندر اس میں صرف پلاٹوں کی الاٹمنٹ ہوئی ہے اور کچھ بھی نہیں ہوا ہے، ان کی

ڈیویلپمنٹ پہ، ان کی سیوریج پہ کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے، اسلئے میں بالکل ان کے Concern کو شیئر کرتا ہوں کہ یہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز جو ہیں، نہ صرف شیخ ملتون بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ جتنی بھی ہماری ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز ہیں، وہ بڑی بری حالت میں ہیں، اسلئے ہم نے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک یہ سلسلہ شروع کیا ہے کہ ہم Monthly اس کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی میٹنگ کرتے ہیں اور جو پچھلی میٹنگ ہماری ہوئی تھی ایک مہینہ پہلے، اس میں ہم نے سارے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کو یہ ڈائریکٹیوز ایشو کئے تھے کہ آپ ہر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے، لوکل ایریا اتھارٹی کے جو پرابلمز ہیں، ان کو Identify کریں اور اگلی میٹنگ میں ہمارے سامنے وہ پیش کریں اور جو چیزیں آپ کے اپنے مینڈیٹ کے اندر ہیں جس کیلئے آپ کے پاس Funds available ہیں، آپ کے پاس پاورز ہیں، وہ وہاں کریں۔ مثلاً مردان کے پرابلمز مجھے معلوم ہیں، باؤنڈری وال کا مسئلہ ہے، سیوریج کا مسئلہ ہے، Expansion کا مسئلہ ہے اور بھی مطلب تین چار ایسے مسئلے ہیں بنیادی کہ جو میرے علم میں بھی ہیں، ان کے علم میں بھی ہیں۔ ہم نے ان سے کہا تھا کہ اگلی میٹنگ کیلئے آپ پھر تیاری کے ساتھ آجائیں اور آپ کے پاس فنڈز نہ ہوں تو وہ ہم صوبائی حکومت کی طرف سے اس کیلئے Consolidated summary بھیجتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کو، کیونکہ ہر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے، ہر لوکل علاقے کی اتھارٹی کے اپنے پرابلمز ہیں۔ اصل میں آپ کو بتاؤں، یہ جو شاہ منصور ٹاؤن شپ ہے، یہ اس وقت بالکل Dysfunctional ہے، اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے تو یہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ کرک والی ہے تو وہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے، تو ہم نے اس کیلئے ایک فیصلہ کیا تھا کہ اگلی میٹنگ میں ملکر سب کیلئے ایک Comprehensive plan بنائینگے، وہ میٹنگ ہماری ہونی ہے، ان شاء اللہ ایک ہفتہ دس دن کے اندر ہو جائے گی۔ یہ جو پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی بات کر رہے ہیں، ویسے یہ پراجیکٹ ڈائریکٹر ان کو یاد ہو تو ہم نے ان کی Complaint کے اوپر، وزیر اعلیٰ صاحب نے اور میں نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو بھیجا تھا اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے On ground situation دیکھی تھی اور اس کے بعد یہ Disciplinary action لیا ہوا تھا۔ پہلے والا ان کی Complaint پہ ہوا۔ دوسرا جو ہے وہ پھر ان کی Complaint آئی تو سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے On ground visit کیا اور وہاں دیکھ لیا اور اس کو ٹرانسفر کر دیا۔ دوسرا بھی سچی بات یہ ہے کہ وہ بھی Perform اور Deliver نہیں کر رہا

تھا۔ یہ تیسرا اہم لے آئے ہیں، یعنی یہ عوامی شکایات کے مد نظر کہ وہ Deliver کریں، میں ان کو ایشورنس، میں یقین دلاتا ہوں ان کو کہ ہم مردان کا جو شیخ ملتون ٹاؤن ہے، وہ ہمارے لئے بڑا مطلب Potential area ہے اور حیات آباد کے بعد مردان ہے یا کانجو ہے اور یا کے ڈی اے جو کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے، یہ تینوں ہمارے بڑے Potential اور Growing وہ ہیں تو میں اس کے مسائل کو بالکل ایمرجنسی کی بنیاد پر Address کرنا چاہتا ہوں، ان کا جو Concern ہے، ان کو بھی سننا چاہتا ہوں، ان کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں، اس کو حل کرنا چاہتا ہوں۔ بالکل ان کو ساتھ لیکر اگر ایک بات کی میں وضاحت کروں، شاید ایم پی اے صاحب کے ساتھ کمیونیکیشن نہیں ہوئی ہے میرے آفس کی طرف سے اور وہاں کے جو Outgoing اس کا پراجیکٹ ڈائریکٹر ہے، انہوں نے کہا تھا، یعنی جو میرا فنکشن تھا، اس میں پورے فنکشن کے دوران ان کی کرسی جو ہے وہ خالی رہی، اس پہ ان کا نام لکھا ہوا تھا "MPA concerned" اور انہوں نے کہا کہ مجھے اطلاع نہیں ملی ہے، شاید میرے آفس نے Communicate نہیں کیا یا ان کو ان کے سٹاف نے ان کو نہیں، لیکن ان کیلئے کرسی وہاں موجود تھی اور پورے فنکشن کے دوران وہ خالی رہی اور پھر میں نے اس کا ذکر بھی کیا ان کے ساتھ، لیکن میں ان کو Blame نہیں کرتا، اس کیلئے شاید ان کو اطلاع نہیں ملی تھی، اسلئے میں نے اپنے آفس کی طرف سے میرے سٹاف نے تو ان کو مطلع کرنے کی کوشش کی تھی، پراجیکٹ ڈائریکٹر نے بھی کی ہے لیکن انکو اطلاع نہیں ملی ہے اور یہ بات میں نے ویسے ان کے ساتھ جب ان سے ملا تھا تو یہ Explain کی تھی۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں، یہ کال اٹینشن نوٹس ہے اور میں اس کو Seriously لونگا اور میں ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے جو Concerns ہیں، اس کو Address کرنے کی کوشش کرونگا اور ہم کوشش کریں گے کہ جو شیخ ملتون ٹاؤن ہے، مطلب ہم اس کے Potentials کو پورا Tab کریں، Exploit کریں اور اس کو ترقی دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

جناب محمد زاہد درانی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بس کافی ہے میرے خیال میں Detailed جواب آپ کو مل چکا ہے۔

جناب محمد زاہد درانی: جناب سپیکر! میں بس ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔ جی زاہد درانی صاحب۔

جناب محمد زاہد درانی: سپیکر صاحب! یہ ہمارے اتحادی بھائی ہیں اور گلہ اپنوں سے ہی ہوتا ہے۔ ہمارے اگر Concerns ہوں تو انہی کو Address کرنا ہوگا۔ منسٹر صاحب اگر یہ یقین دہانی ہمیں کرائیں کہ ہم کنسلٹیشن کے ساتھ آگے ٹاؤن کے متعلق فیصلے کرینگے یا ہمارے حلقوں کے متعلق جو بھی ایسے فیصلے ہوں، ان پر ایک دوسرے سے مشاورت کریں گے تو ہمیں بھی خواہ مخواہ کسی کے خلاف تنقید کا شوق نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جی مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات: ویسے سر، میں نے ان کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کے Concerns کو Address کریں گے، ان کے ساتھ بیٹھ کے ٹاؤن کے مسائل کے حوالے سے Decisions کریں گے اور دوبارہ Repeat کرتا ہوں اس کو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوئ خو ارباب صاحب سره هغه وه کنه۔

نوابزادہ ولی محمد خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شهزاده صاحب۔

نوابزادہ ولی محمد خان: تهینک یو سپیکر صاحب۔ زه خو ډیر خوش آمدید وایم درانی صاحب ته چې د پی ټی آئی په گورنمنټ کښې هغوی راپاڅیدل او هغوی د خپل حق تپوس وکړو او کوی نو زه دوئ ته دا اول ځل دے چې یره د پی ټی آئی په ایم پی ایز کښې دا اول سړے دے چې دے پاڅیدو، د خپل حق تپوس ئے وکړو نو زه ده ته خوش آمدید وایم جی، خراج تحسین ورته پیش کوم۔ دویمه خبره جی سپیکر صاحب چې څنګه ده وکړله د ټرانسفر، دغسې زما په علاقه کښې ډی ایچ او یو ټرانسفر شوے دے، هغه ولې ټرانسفر شوے دے؟ هغه سره سراسر داسې زیاتے شوے دے چې کوم کسان په بوگس طریقې باندې بهرتی شوی وو، هغه فیکلټی رپورټ هر څه چې کوم راغلی دی، د هغه خلاف بیا Complaint وشو او د دې Complaint دا تپوس کړے نه دے چې واقعی دا سړے جرم دار دے یا نه دے؟ چې هغه کوم جرم کړے دے، هغه ولې په درې میاشتو کښې دوئ لیږلے دے او

هغه ټرانسفر شوے دے ؟ جناب سپیکر صاحب، زه د هغه فائل چې کوم دے هغه ما سره اوس هم دے۔ دا اجلاس اوس هم روان دے چې دا وقفه پکښې وشوه او زه به باقاعده هغه فائل زه دې اسمبلۍ ته راؤړم او په دې اسمبلۍ کښې زه دې ټولو ممبرانو ته دا خواست کوم چې دا د خدائې د پاره وګورئ، آیا چې یو ایم پی اے سره د غسې ظلم کیږی او د هغه په Constituency کښې تپوس نه کیږی چې یره دا سړے ښه کارکردګی کوی او که غلطه کارکردګی کیږی۔ د بټګرام د عوامو سره چې دوئ کوم یو ظلم کړے دے یا کوم دغه کړے دے، بار بار ما منسټر صاحب ته وینا وکړله، چیف منسټر ته مې وینا وکړله، والله که دوئ دا ګنړی چې د ایم پی اے څه حیثیت شته۔ د دوئ په مطلب، د دوئ په دغه کښې ایم پی هم غل دے، که د ګورنمنټ کسان دی، هغه هم غله دی، آیا چې دا صفا کسان به څوک وی؟ دا حکومت به په کومې طریقې چلیږی؟ باقاعده زما هم دا دغه ده او د دې ایم پی اے ده، په دیکښې د انکوائری وشی چې آیا دا سړی ټرانسفر شوی دی، ولې ټرانسفر شوی دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! دا خو دې کوئسچن سره کوئی Related چیز نہیں تھی لیکن ظاہر ہے-----

نوابزادہ ولی محمد خان: نه Related ورسره ولې نه دے جناب سپیکر صاحب؟

وزیر صحت: نه د هیلتھ حوالې سره ده؟

نوابزادہ ولی محمد خان: او کنه، هیلتھ حوالې سره خبره کوم۔

وزیر صحت: ہیلتھ حوالے سے ہے؟

نوابزادہ ولی محمد خان: او جی، هیلتھ سره دے۔

وزیر صحت: اچھا اچھا۔ تو میں پھر بھی اپنے دوست کو، اپنے بھائی کو یہ جواب دوں گا، یہ جو ڈی ایچ او صاحب لگائے گئے تھے، یہ انہی کے سفارش پر ہم نے لگایا تھا (تالیاں) اور شاید میرے بھائی کو میں کلیئر کٹ بتا دوں، یہ چاہے ٹریژری بنچز میں ہے، چاہے اپوزیشن میں ہے، میں ہر ایک کی عزت کرتا ہوں۔ میں ان سے

چاہتا ہوں کہ کچھ Deliver کریں، اگر کوئی Deliver نہ کرے جناب سپیکر، تو تین سال نہیں، تین دن بھی اس کو میں رکھنے کیلئے برداشت نہیں کر سکتا ہوں اسلئے کہ ذاتی میرا کوئی وہ نہیں ہے، نہ میں کسی کو ذاتی سفارش پر رکھتا ہوں، یہ غلطی میں نے ضرور کی تھی کہ ان کی سفارش پر میں نے رکھا تھا لیکن جب Deliver نہیں کر سکا، آج یہ مجھے بتادیں، قسم کھا کر بتادیں کہ بٹگرام کا ڈسٹرکٹ ہسپتال بہت صحیح ہو گیا ہے، یہ مجھے قسم کھا کر یہاں اس ایوان میں بتادیں کہ جو وہاں پر آر ایچ سی ہے، بی ایچ یو ہے بالکل صحیح کام کر رہے ہیں۔ میں تیار ہوں اس کیلئے، آپ فیصلہ کرلیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, 'Discussion on distribution of development local Government Funds in the Province':

تو میں محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز جی، بس، تھینک یو۔

نوابزادہ ولی محمد خان: سپیکر صاحب! زما سره به انصاف کیږی، ما له یو منټ را کړئ ولې چې دا ډیر اهم خبره ده۔ زما دا یو خبره واؤرئ، زه د منسټر صاحب نه دا یقین دهانی غواړم، زه لږ د ده د خبرو جواب ورکول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جواب، جواب، Reply ئے وکړه بنه۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: ما د منسټر صاحب خبره واؤریده، زما خبره به هم اوس اؤری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوه۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

محترمہ نگہت اورکزئی: چلیں، یہ کرلیں سر۔

نوابزادہ ولی محمد خان: منسټر صاحب دا خبره وکړله چې دا سړے د دوئ په مرضئ تلے دے، والله چې ده اووئيل، دا قسم دے، زه اوس هم دا وايم چې دا که کله چې دوئ بټګرام ته دوئ لیږلے دے، د دې نه مخکښې ما دا سړے نه پيژندو. دا بالکل ما نه پيژندو او اوس هم وايم چې يره دا سړے د هغې نه مخکښې دا سړے به هم راشي، د هغه نه د تپوس وکړی چې واقعی ستا د دې (تالیاں) نوابزاده سره څه تعلق وو، يا د شاه حسين خان د ده سره څه تعلق وو؟ دا دې ډيپارټمنټ په خپل تهرو لیږلے دے. کومه کارکردګی چې هغه کړې ده سپيکر صاحب، زه تا ته به راوړم، اوس چې دا وقفه وشی او زه تا ته هغه فائل راوړم او تا له به لاس کښې درکوم چې آيا وګوره دا په کومه وجه دا سړے ټرانسفر شوے دے؟ دا د بټګرام عوامو سره زياتے دے. څومره چې پکښې کوم کسان بهرتی شوی دی، ټول بوګس دی، ثبوت به دې اسمبلئ ته زه اوس ساعت نه لږ پس، د دې وقفې نه پس زه راوړم او زه به دا بنايم.

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهيک ده. محترمه نګهت اورکزئی صاحبه جی.

صوبے میں ترقیاتی اور لوکل گورنمنٹ فنڈز کی تقسیم

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آج جب ایوان میں اندر آئی تو تلاوت کلام پاک سے جب اجلاس شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ کی جو آخری کتاب ہے، قرآن مجید، اس کی بہت خوبصورت آیتوں کا آج ترجمہ ہوا، سراج الحق صاحب تو سینیئر منسٹر ہیں، وہ موجود نہیں ہیں لیکن ان کا ترجمہ جو تھا، وہ یہ تھا، یہ سورہ رحمٰن کی آیتیں ہیں کہ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں، آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی، اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو، انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھاک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ جناب سپیکر صاحب، انصاف اور ترازو دونوں کا سورۃ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما کر یہ سامنے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میں آپ کے توسط سے یہ ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کا ترازو کا بھی ذکر آ گیا اور انصاف کا بھی ذکر آ گیا لیکن آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو ڈیویلپمنٹ فنڈز اور Development activities اور یہ جو سارا کچھ ہے، کیا اس میں ترازو کو اور اس میں انصاف کو پورا کیا گیا ہے اور اس میں ڈنڈی نہیں ماری گئی اور کیا ترازو کو جو ہے تو

ترازو میں ڈنڈی نہیں ماری گئی اور جو انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا گیا؟ تو اس کا جواب ہے کہ 'نہیں' ۔
جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر جو امیر المومنین حضرت عمرؓ کے جو قصے بیان کرتے ہیں، جب سیشن شروع ہوا تھا، مجھے آج تک وہ الفاظ یاد ہیں کہ جب انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے پاس دو چادریں کیسی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک چادر میرے بیٹے نے مجھے دی ہے، وہ وقت تھا جو انہوں نے اپنے آپ کو اس جگہ رکھا لیکن آج میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ 60 کلو میٹر روڈ جو ہے وہ آپ اپنے علاقے میں لے گئے ہیں، کیا یہاں کے لوگ یا وہاں کے لوگ اس کے حقدار نہیں تھے؟ (تالیاں)
جناب سپیکر صاحب، ترازو میں ڈنڈی ماری گئی جو کہ سراسر جناب سپیکر صاحب، ان آیات کے منافی ہے۔
اب جناب سپیکر صاحب، آتے ہیں آئین کی طرف، جناب سپیکر صاحب! آپ کے پاس آئین پڑا ہوا ہے، اس کا 25 آرٹیکل ذرا آپ دیکھیں جناب سپیکر صاحب، اور یہ آرٹیکل آپ خود پڑھیں گے کیونکہ میری انگلش جناب سپیکر صاحب، مجھے نہیں آتی اور یہ آرٹیکل کلاز ون اور ٹو آپ پڑھیں گے جناب سپیکر صاحب کیونکہ مجھے انگلش نہیں آتی ہے جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، آپ خود اس کو پڑھیں گے جی، یہ آرٹیکل 25 جناب سپیکر صاحب، کلاز ون، کلاز ٹو۔۔۔۔

<u>جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور)</u>: آپ پڑھ کر سنائیں، ہم آپ سے سننا چاہتے ہیں۔
<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: نہیں، سپیکر صاحب سنا رہے ہیں، یہ آپ ہی کے متعلق ہے اور بیٹھ جائیں بھائی! آپ بیٹھ جائیں نا اور جناب سپیکر صاحب! 25، آپ پڑھیں سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Constitution of Pakistan, Article **25A, "Equality of citizens"**

یہی آپ۔۔۔۔

<u>Ms. Nighat Orakzai</u>: Ji ji, Equality of citizens.
<u>Mr. Deputy Speaker</u>: "**25.** (1) All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.
(2) There shall be no discrimination on the basis of sex.
(3) Nothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for the protection of women and children".

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: جی سر۔ یہ آپ کی رولنگ آگئی جناب سپیکر صاحب۔ (قہقہے اور تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اب 36 اور 34 یہ کہتا ہے کہ Minorities جو ہیں، ان کی بھی تمام فیلڈز میں اتنی ہی

Participation ہے جو کہ آئین کا آرٹیکل 25 کہہ رہا ہے جناب سپیکر صاحب لیکن مجھے یہ بتایا جائے، آپ کے توسط سے میں پوچھنا چاہتی ہوں فنانس منسٹر صاحب سے، میں یہاں سے پوچھنا چاہتی ہوں سی ایم صاحب سے اور جناب سپیکر صاحب، آئین کے آرٹیکل 25 کی یہاں پہ ہمارے سینیئر منسٹر صاحب نے دو دفعہ Violation کی ہے اور وہ Violation کیسی ہے؟ کہ انہوں نے دو دفعہ یہاں پہ کھڑے ہو کے یہ بات کی ہے کہ میرے بس میں ہو تو میں ایک بہت خوبصورت اسمبلی بناؤں اور میرے بس میں ہو تو یہاں پہ عورتوں کا جی بس سپیکر ہو اپنا، ڈپٹی سپیکر ہو اپنا، چیف منسٹر ہو اپنا، تو جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے بیان کرنا چاہتی ہوں، وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ آئین کے آرٹیکل 25 کی انہوں نے خلاف ورزی کی ہے اور انہوں نے اس آرٹیکل کی نفی کی ہے جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) یہاں پہ جناب سپیکر صاحب، جیسے آپ کی رولنگ آگئی کہ یہاں پہ Sex کی بنیاد پہ کوئی Discrimination نہیں ہے، اگر میں یہاں پہ موجود ہوں تو ایک ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے موجود ہوں، اگر جناب سپیکر صاحب، آپ کو ووٹ دینے کی باری آتی ہے، سپیکر صاحب کو آتی ہے یا چیف منسٹر صاحب کو آتی ہے تو میرا ووٹ جو ہے وہ Equal to Senior Minister، سراج الحق کے برابر ہے جناب سپیکر صاحب، اگر سراج الحق صاحب (تالیاں) میں آپ کے توسط سے پھر یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اگر جناب سینیئر منسٹر صاحب، سراج الحق صاحب، اگر 50 ہزار ووٹ لیکر آتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں ڈیڑھ لاکھ ووٹ لیکر، دو لاکھ ووٹ لیکر یہاں پہ بیٹھی ہوئی ہوں (تالیاں) اور یا تمام وہاں کی عورتیں اور یا تمام یہاں کی جو لیڈیز ہیں، یہ تمام دو لاکھ اور تین لاکھ ووٹ لیکر یہاں پہ بیٹھی ہوئی ہیں جناب سپیکر صاحب، مگر اس کے باوجود ڈیویلپمنٹ میں جناب سپیکر صاحب، ڈیڈک کا چیئر مین جو ہے، وہ کسی عورت کو اپنی کسی میٹنگ میں نہیں بلاتا۔ جناب سپیکر صاحب، ہمیں صرف ایک کروڑ روپیہ اور وہاں کے لوگوں کو چھ کروڑ روپیہ، جناب سپیکر صاحب! کیا یہ انصاف اور ترازو ہے؟ نہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، پھر یہاں پہ بھی ڈنڈی ماردی گئی اور واضح طور پہ یہاں پہ بیٹھ کر قرآن مجید کی، کیونکہ میں تو ایک طالبعلم ہوں، میں عالم نہیں ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب! ان کو تو تفسیر بھی آتی ہے، قرآن مجید بھی انہوں نے تفسیر اور ترجمے کے ساتھ پڑھا ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! مجھے بتائیں کہ کہاں پہ ہے؟ مذہب کے نام سے اگر یہ کسی کو پیچھے رکھتے ہیں کہ یہ جی

اسکا یہ حق نہیں ہے، وراثت کا حق، ہمیں ہر اس چیز کا حق، یہاں پہ موجود ہے جناب سپیکر صاحب، جو اسلام نے ہمیں دیا ہے Even یہ کہ اگر میں اپنے بچوں کو پالوں گی اور اگر میں چاہوں تو میں اس کا معاوضہ بھی اپنے خاوند سے طلب کر سکتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر میں اپنے خاوند کے کپڑے دھوؤں گی اور میں چاہوں گی تو اس سے اس کپڑے دھونے کا معاوضہ بھی طلب کر سکتی ہوں، مجھے اسلام نے اتنی زیادہ آزادی اور اتنے زیادہ مجھے حقوق دیئے ہیں لیکن اس اسمبلی میں، کے پی کے کی اسمبلی میں جناب سپیکر صاحب، جس طریقے سے ایک ممبر پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، کہیں بھی ہمیں جو ہے، نہیں بلا کر ہم سے ایڈوائس نہیں لی جاتی ہے کیونکہ عورت جو ہے وہ گھر کی خزانچی ہوتی ہے، وہ وزیر خزانہ ہوتی ہے اور اس کو پتہ ہوتا ہے کہ گھر کیسے چلایا جاتا ہے جناب سپیکر صاحب اور اس کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ پراونس کیسے چلایا جائے گا؟ یہاں پہ عورتوں کی کیا Need ہے، یہاں پہ Minority کی کیا Need ہے، یہاں پہ مردوں کی کیا Need ہے جناب سپیکر صاحب؟ یہاں پہ آکر جناب سپیکر صاحب، وہ ایسا برتاؤ کر رہے ہیں اور یہ تمام، یہ ادھر کے لوگوں کے ساتھ بھی یہی برتاؤ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں صرف یہ سوال اسی Basis پہ پوچھنا چاہتی ہوں، باقی تو بہت کو ئسچنز ہیں لیکن میں جو امیر المومنین کے جو ہمیں یہاں پہ قصے سناتے ہیں، میں صرف انہی سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ 60 کلومیٹر روڈ کیسے لیا گیا اور کیسے ترازو میں ڈنڈی ماری گئی اور کیسے جناب سپیکر صاحب، انصاف کی دھجیاں اڑائی گئیں؟ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے اس انصاف اور اس ترازو کو میں میزان میں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی میڈم! وائنڈ اپ کریں، میرے خیال میں پھر۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں صرف 36 اور 34 کے حوالے کے بعد یہ بات کرنا ضرور چاہوں گی کہ:

ے
اپنی برائیوں کو پس پشت ڈال کر
اپنی برائیوں کو پس پشت ڈال کر ہر شخص کہہ رہا ہے کہ زمانہ خراب ہے

تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ، وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کرنا۔۔۔۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: اگر اجازت ہو تو میں بات کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب کو میں نے بڑا ٹائم دیا ہے اس پر۔۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): میرے خیال میں میرا بار بار تذکرہ ہوا ہے، میں ایک ذاتی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میں ٹائم دیتا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، اس ایشو پر سارے بحث کروا رہے ہیں اور سارے ممبرز بات کر رہے ہیں تو آنریبل منسٹرز صاحبان تو سارے موجود ہیں لیکن میں یہ درخواست کرونگا کہ چونکہ آمبریلا بجٹ ہے اور اس کا سارا اختیار سی ایم صاحب کے پاس ہے، منسٹرز صاحبان پھر انہی کے پاس جا کر فنڈز لیتے ہیں تو اگر چیف منسٹر صاحب ہاؤس میں آجائیں تو بڑی بہتر بات ہے کہ کم از کم ممبران کو جو اپوزیشن کے ممبران ہیں، انہیں مطمئن کریں کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

(شور)

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر، جس طرح میری بہن نے ذکر کیا تو تمام اپوزیشن ممبران کی یہی حالت ہے، اس کے علاوہ مرد ممبر کو زیادہ پیسے دیئے جا رہے ہیں اور عورتوں کو نصف، تو جناب سپیکر! جب تقاریر کرتے ہیں تو بڑی عورتوں کے حقوق کی باتیں ہوتی ہیں اور میرے خیال میں ٹریژری بنچز والے بھی۔۔۔۔

(شور)

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تمام ممبران کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہوتا ہے، کوئی Discrimination نہیں ہے اور تھوڑا بہت، ہر پارٹی جو اقتدار میں ہوتی ہے تو وہ اپنا وہ پورا کرنے کیلئے میرے خیال میں اتنا تو حق بنتا ہے ان لوگوں کا، اس کے علاوہ ممبر صاحبہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی۔

(شور)

<u>سرداراورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر! امبریلا کے بارے میں یا کوئی اور بات ہو تو ان کی ذمہ داری ہے کہ ممبران کو خبر کردیں جناب، اس طرح تو نہیں ہوتا، اپوزیشن والوں کو 10 کروڑ ملے یا ایک پیسہ بھی نہ ملے لیکن ہمیں تو پتہ۔۔۔۔۔

<u>Special Assistant for Higher Education:</u> We will inform them accordingly

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ (شور) محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، آمنہ سردار۔ میرے خیال میں سراج صاحب پہلے بات کرلیں، پھر اس کے بعد آپ کو چانس دیتے ہیں۔ سراج الحق صاحب، پلیز۔

ذاتی وضاحت

<u>سینیئر وزیر (خزانہ)</u>: زما یو ذاتی وضاحت وو۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قابل احترام سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک ذاتی وضاحت کیلئے مجھے موقع دیا ہے۔ میں باہر تھا تو میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ بار بار نام لے رہی تھی، میں اندر آیا تو پتہ چلا کہ انہوں نے کچھ خیالات کا اظہار کیا۔ سچی بات یہ ہے کہ نگہت صاحبہ چونکہ ایک خاتون ہے، اس کی جگہ اگر کوئی مرد بات کرتا تو میرے لئے جواب دینے میں آسانی ہوتی اسلئے کہ ہمارے ہاں کچھ حدود ہیں اور خواتین کا ہم احترام کرتے ہیں، عزت کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ خود ہمارے اسلام کی ہسٹری میں خواتین کا ایک بہت بڑا کردار ہے بلکہ سب سے پہلے جس ہستی نے اسلام کی خاطر جام شہادت نوش کیا تو وہ بھی خاتون تھیں اور سب سے پہلے جس نے ایمان لایا تھا، وہ بھی نبی مہربان ﷺ کی بیوی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ تھیں۔ ہجرت میں بھی خواتین شریک رہیں اور ہر قدم پر ابتدائی اسلام میں انہوں نے نبی پاک ﷺ کا ساتھ دیا اور پھر انہوں نے ہمیں درس دیا ہے خواتین کے احترام کا، خواتین کی عزت کا، تو اسلئے ہم خاتون کو، عورتوں کو ایک احترام اور

عزت دیتے ہیں کہ ہمارے دین کا بھی حصہ ہے، ہمارے کلچر کا بھی حصہ ہے بلکہ جناب سپیکر صاحب، آپ شاید اس دن موجود تھے جبکہ ہماری بہن نے یعنی اپوزیشن کی کرسیوں کو چھوڑ کر ادھر ہمارے سردار صاحب کی طرف اور یہاں بنچز کی طرف تشریف لائیں ایک خاص ماحول میں، تو ہم نے اس کو بھی یعنی نوٹس اسلئے کہ ہم نے کہا کہ یہ اس کا حق ہے، شاید وہ اپنا حق سمجھتی ہیں اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ہاؤس کی ایک بہت ہی اچھی روایت ہے، ایک دوسرے کے احترام کی، عزت کی، اور کوئی کرے یا نہ کرے میں امید رکھتا ہوں کہ میں اور میرے Colleagues اور تمام یہاں جتنے بھی لوگ ہیں، ہم احترام اور عزت کی اس روش کو ہمیشہ قائم رکھیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، میں کہنا چاہونگا کہ ہر سنی سنائی بات پھیلانا، یہ نہ آئین اجازت دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر قرآن بھی اجازت نہیں دیتا ہے۔ میری Sister نے ایک آیت کی تلاوت کا ترجمہ سنایا، اسی میں آگے یہ چلیں گی تو ان کو پتہ چلے گا کہ خود اللہ نے حکم دیا ہے کہ "إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا"، جب آپ کو کوئی خبر پہنچے تو آپ تحقیق کر لیں، آپ پوری تفصیلات معلوم کر لیں، "فَتَبَيَّنُوا"، آپ تحقیق کر لیں، اگر کوئی غلط خبر بھی کوئی فاسق آپ تک پہنچائے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کی مخلوط حکومت کی ایک ڈیویلپمنٹل پالیسی ہے اور اس کی وجہ سے پرانے ڈگر، پرانی روایات کے مطابق ہم نے کاموں کو نہیں چلایا بلکہ ورکس اینڈ سروسز کی ایک اصلاح کیلئے ایک نیا طریقہ ہم نے متعارف کرانے کی کوشش کی۔ یہ تو وقت ہی بتائیگا سپیکر صاحب کہ موجودہ حکومت کتنی کامیاب ہوتی ہے، فنڈز ضائع کرنے کے اس طریقے کو اور کتنا ہم Improve کرتے ہیں لیکن ایک اچھی نیت کے ساتھ ہم نے پرانے طریقے کی بجائے کنسلٹنٹ کا ایک نیا سسٹم متعارف کرانے کی کوشش کی ہے اسلئے کہ یہ ایک بین الاقوامی طریقہ ہے اور بہت سارے ممالک نے اس طریقے کو استعمال کر کے کرپشن کا خاتمہ کیا ہے اور ترقیاتی کاموں کی جو کوالٹی ہے، اس کو بہتر بنایا ہے لیکن یہاں بار بار میرے حلقے کا تذکرہ ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، آپ نے بھی یہ یعنی سنا ہوگا تو شاید دل میں یہ بات آئی ہو گی کہ سراج الحق نے تو اپنے حلقے میں 50 کلومیٹر روڈ بنایا اور میں نے As a Speaker یا ڈپٹی سپیکر کے بھی کچھ نہیں بنایا ہے اسلئے کہ آپ بھی ایک ممبر ہیں اور میں بھی ایک ممبر ہوں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان آٹھ مہینوں میں ہم ایک کلومیٹر روڈ نہیں بنا سکے ہیں اور نہ دو کلومیٹر بنا سکے ہیں، نہ تین کلومیٹر بنا سکے ہیں سوائے اس کے جو Ongoing schemes

ہیں، وہ پورے صوبے میں جو چل رہی ہیں اسلئے کہ اس ورکس اینڈ سروسز کے اس نئے طریقے کو Adopt کرنے میں ضرور ہمیں وقت لگا اور اس کی وجہ سے میں اسلئے اطمینان دلاتا ہوں کہ میرے حلقے میں پانچ کلو میٹر روڈ بھی نہیں بنا ہے، نہ 50 کلو میٹر بنا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اگرچہ میں ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں کہ جس طرح چترال ہے، بٹگرام ہے، شانگلہ ہے، کوہستان ہے، بٹگرام اور یہ وہ علاقے ہیں جو ہر لحاظ سے ہمیشہ سے پسماندہ چلے آرہے ہیں جناب سپیکر صاحب، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ خود نیشنل فنانس کمیشن میں میرا 2002 سے یہ مؤقف رہا ہے کہ وسائل کی جو تقسیم ہے، غربت کی بنیاد پر ہونا چاہیئے اور ہم نے پنجاب سے ہمیشہ اس پر اختلاف کیا کہ وہ آبادی کی بنیاد پر تقسیم کرنا چاہتے ہیں لیکن آخر ہم اس میں کامیاب ہوگئے کہ ایک حد تک ہم اس کو بڑھا سکے۔ آئندہ جب پراونشل فنانس کمیشن میں وسائل کی تقسیم کار کا وقت آئیگا تو اس میں بھی ہم سب سے پہلے غریب، پسماندہ اور محروم علاقے کو ایڈریس کریں گے تاکہ وہ بھی (تالیاں) ان علاقوں کے مطابق ہو جائیں جو زیادہ ترقی یافتہ ہیں، جو ڈیویلپ شدہ ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا ہوں لیکن نگہت صاحبہ نے بات کی ہے تو میں سوچ رہا تھا کہ آج کل یہ کونسی پارٹی میں ہے، ہمارے ساتھ 2002 سے لیکر آخر تک، یہ اس وقت محترمہ کو یاد ہوگا، یہ پرویز مشرف اور چوہدری شجاعت صاحب کی پارٹی سے تعلق رکھتی تھی، اس ماضی کو میں چھوڑتا ہوں لیکن جو گزشتہ حکومت جس کے ساتھ ابھی ان کا تعلق ہے، مجھے، اچھا ہوا وہاں شاہ صاحب نہیں ہیں جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، وہ لوگ ہم پر اب اعتراض کرتے ہیں جن کے دو وزیراعظم یوسف رضا گیلانی صاحب اور جناب پرویز اشرف صاحب روز نیب میں حاضری دیتے ہیں (تالیاں اور شیم شیم کی آوازیں) کرپشن کی وجہ سے جناب سپیکر صاحب، ان کو روز آنا پڑتا ہے، عدالتوں میں حاضری دینا پڑتی ہے اور ان کو الیکشن میں حصہ نہیں دیا گیا۔ آج وہ ہم پر اعتراض کرتے ہیں جنہوں نے حاجیوں کو لوٹا اور وفاقی منسٹر جیل میں تھے، پتہ نہیں آج کل رہا بھی ہوگئے یا نہیں ہوگئے اور میری قوم نے اسلئے اس پارٹی کو مسترد کیا کہ انہوں نے خیبر پختونخوا کے عوام کے ساتھ ظلم کیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں جانتا ہوں کہ کس طرح ملاکنڈ ڈویژن کے نام پر جو فنڈ باہر سے لایا گیا، ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کا حق یوسف رضا گیلانی نے اٹھا کر ملتان میں لگایا ہے اور پرویز اشرف نے اٹھا کر ادھر گوجر خان میں لگایا ہے، وقت آئیگا ان شاءاللہ تعالیٰ کہ میں

ان دونوں سے اپنے اس غریب علاقے کا حساب کتاب کرونگا (تالیاں) اور اپنا حق ان سے لونگا جناب سپیکر صاحب، وہ جو کہتے ہیں کہ :

ے ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اسلئے میں اس پر اکتفاء کرتا ہوں، صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ میں یہاں Available ہوں اور ایک Sister کی حیثیت سے اور ایک محترمہ کی حیثیت سے جب بھی آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو، آپ مجھ سے پوچھ سکتی ہیں، آپ ٹیلی فون پر مجھ سے پوچھ سکتی ہیں، آپ لکھ کر مجھ سے پوچھ سکتی ہیں، اگر میں نے آپ کو مطمئن نہیں کیا تو پھر آپ حق رکھتی ہیں کہ اس اسمبلی میں بات کر لیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کا ایک جرگہ ہے، ایک ایوان ہے، ہمارے ایک ایک لمحے پر عوام کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، ایک ایک لمحے پر عوام کے ٹیکس کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے، یہاں اس طرح کے بیانات دینا جس کا حقائق سے کوئی دور دور کا واسطہ نہ ہو، میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے ساتھ انصاف نہیں ہے۔ میں ایک بار پھر آپ کے ذریعے اس میڈم صاحبہ کا احترام عزت کے ساتھ اسی پر اکتفاء کرتا ہوں اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ ہم انصاف کریں گے، ہم عدل کریں گے اور وسائل کا اسی طرح استعمال کریں گے اور جناب سپیکر صاحب، ابھی قومی اسمبلی میں بھی ہمارے ممبران کو، اپوزیشن کے ممبران کو ایک ایک کروڑ بھی شاید نہیں ملا ہے، ایک ایک کروڑ لیکن الحمدللہ خیبر پختونخوا کی مخلوط حکومت نے ان کو، خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں پیسے ملے ہیں، کم ملے ہیں ان شاء اللہ زیادہ کریں گے، پورے نہیں ملیں گے پورا دیں گے اسلئے کہ میرا ایمان ہے کہ ہماری اپوزیشن کے لوگ بھی پیسہ عوام کیلئے مانگتے ہیں، ان کے حلقوں کیلئے مانگتے ہیں اور ان کا حق ہے کہ ہم سے مانگیں لیکن غلط بیانات دینا اور غلط اطلاعات دینا اور ایوان کو اس طرح مطلب یہ ہے کہ غلط اطلاعات ان تک پہنچانا یہ انصاف اپنی ذات کے ساتھ بھی نہیں ہے اور اس ایوان کے ساتھ بھی نہیں ہے اور عوام کے ساتھ بھی نہیں ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محترمہ آمنہ سردار صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر! مجھے بولنے کا موقع دیا جائے، انہوں نے اتنی باتیں کی ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ اس سے پہلے آپ نے سپیچ کی ہے Detailed۔

محترمہ نگہت اور کزئی: میں ان کی تقریر کا جواب دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جواب، پھر وہ جواب، پھر وہ جواب دیں گے، پھر اسی طرح جو ہے ٹائم ضائع ہو جائے گا۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر! انہوں نے بات کی ہے۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میڈم آپ تشریف رکھیں۔ سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔ آپ سب بیٹھیں جی، سب بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں ہاؤس ایڈجرن کر دوں، تو باقی تو میرے پاس ابھی، سردار صاحب! آپ بات کریں، آپ سب لوگ تشریف رکھیں ذرا۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب، زہ۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سردار حسین: شکریہ۔ سپیکر صاحب! بخښنه غواړم۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! بخښنه غواړم، تاسو۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تھوڑا تشریف رکھیں جی، پلیز۔ آپ تشریف رکھیں محمد علی صاحب، Thank you very much، میڈم آپ بھی تشریف رکھیں ذرا۔ سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: زه شکریه ادا کوم سپیکر صاحب، خدائے شته چې زه، مونږ خو د سینئیر منسټر نه چې مونږ د هغوی د پاره ډیر زیات احترام لرو، ډیر زیات احترام د هغوی د پاره لرو، زه (شور اور قطع کلامیاں) سپیکر صاحب! زه دوه منټه خبره کوم صرف۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب! پلیز آپ لوگ تشریف رکھیں اور ہاؤس کو In order رکھیں۔ اگر آپ لوگ اس طرح کریں گے تو میں ہاؤس کو ایڈ جرن کر لوں گا۔ میں پھر Sitting adjourn کرتا ہوں باقی میرے پاس۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما یقین دا دے چې زمونږ د پاره ډیر قابل احترام دے سراج الحق صاحب، مونږ د هغوی ډیر زیات احترام کوؤ او د دې هاؤس د هر ممبر مونږ ډیر زیات احترام کوؤ او خدائے شته چې زه خو به ترینه لږه ګیله په دې هم کوم چې په کوم انداز کښې هغه جواب ورکړو نو په داسې انداز کښې جواب نه وو پکار او د هغې وجه دا وه چې په دې هاؤس کښې په تیرو ورځو کښې هم چې کله لیډرانو پسې خبره وشوه نو بیا د هغې نه ډیره لویه بد نظمی جوړه شوه او زما یقین دا دے چې دا په دې ایوان کښې د هر چا حق دے چې خپله خبره وکړی، د خپلې پارټۍ خبره وکړی، د خپلې علاقې خبره وکړی او زه بخښنه غواړم سپیکر صاحب، مونږ خو به دا هم ګزارش کوؤ حکومتی ملګرو ته چې هغوی به ډیر د تحمل نه کار اخلی، هغوی به ډیر زیات د برداشت نه کار اخلی او مونږ به اخلو، مونږ به هم د برداشت نه کار اخلو او زما یقین دا دے چې دا خبره کول چې دا ریکوزیشن مونږ کړے دے، دا ډیر Key issues دی، Burning issues دی او دا هغه ایشوز دی چې د ټولې صوبې سره متعلقه دی او زه دا هم دوئ سره Agree کوم چې زمونږ که بعضې ارکانو، شاید چې د هغوی نیت غلط نه وو خو په انداز کښې که تیزی وه نو دا د جمهوریت حق هم دے او دا په حکومتی ډله باندې زیاته ذمه واری وی نو مونږ به هغوی ته دا ګزارش کوؤ چې هغوی زیات د د برداشت نه کار واخلی او د دې خبرې ضرورت پکښې پاتې نشی چې که نن د هغه طرف نه یو لیډر پسې داسې خبره کیږی نو بیا فطرتاً خبره د ه چې د دې سائډ نه به بیا د هغه ملګرو لیډر پسې داسې خبره کیږی چې د هغې نه به ډیره لویه بد نظمی جوړیږی او سپیکر صاحب، مونږ که دلته خپل تحفظات پیش کړو یا مونږ د حکومت نه شکوې وکړې یا مونږه ګیلې وکړې نو هغه په ګراؤنډ باندې مونږ دا منو چې تر اوسه پورې لا په ګراؤنډ باندې کار شروع نه دے خو دا

تحفظات یا زمونږ دا شکایات وو یا زمونږ ګیلې چې وې، دا د هغه ترقیاتی کارونو یا د هغه ترقیاتی فنډ د تقسیم په حواله باندې وې او زه به په دې ډیر خوشحالیږم، ما سره خو د اردو شعر نشته چې زه سراج الحق صاحب ته اووایم خو زه به ورته پښتو کښې یو ټپه وکړم چې:

زما او ستا مرض د یو شی

زما او ستا مرض د یو شی　　　چې طبیبانو له جوړه ورځو مینه

او خدائے د وکړی چې څنګه سراج الحق صاحب دا خبره کوی چې ناانصافی به نه کیږی نو که د دې ځائې نه تیزی راغلی وی، یو ګیله وه څکه به تیزی راغلی وی خو چې تاسو نن فلور آف دی هاؤس دا خبره کوئ چې ناانصافی به نه کیږی، فنډونه به یو شان تقسمیږی، ټولو ممبرانو ته به په یو شکل باندې کتلې شی نو مونږ د دېStatement چې کوم دے بالکل ستاینه کوؤ۔ بالکل زما ګزارش دا دے سپیکر صاحب چې داسې حالات پیدا کول نه دی پکار، نن که دا ګیلانی صاحب، نن که دا د ګیلانی صاحب ذکر کیږی، نن که د پرویز اشرف صاحب ذکر کیږی، مونږ د پاره منور حسن صاحب چې دے هغه هم قابل احترام دے، مونږ د پاره ګیلانی صاحب هم قابل احترام دے، مونږ د پاره پرویز اشرف صاحب هم قابل احترام دے، مونږ د پاره عمران خان صاحب هم قابل احترام دے، نو زه به خاصکر خصوصی سراج الحق صاحب ته دا ګزارش کوم چې خیر دے خیر دے مونږ به جذباتی کیږو خو تاسو به نه جذباتی کیږئ۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عنایت۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز آپ تشریف تو رکھیں۔ میڈم! آپ اتنا جذباتی مت ہوں، پلیز، میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ مسٹر عنایت اللہ۔ مسٹر عنایت اللہ۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): زه جهګړه نه جوړوم، ولې دا جهګړه جوړه کړو، مناسب خبره کوم، روغه خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ! جاری رکھیں۔

وزیر بلدیات: سر! میں ویسے بابک صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں ان کو جواب نہیں دے رہا۔ Babak Sahib! I need your attention, I have the Floor, therefore, that's why، آپ کو شاید یاد ہو گا کہ آپ اس اجلاس کو چیئر کر رہے تھے کہ جو اپوزیشن کے ایجنڈے پہ اجلاس بلایا گیا تھا، اس اجلاس کو آپ چیئر کر رہے تھے، پارلیمانی لیڈرز کا اجلاس تھا اور میں جماعت اسلامی کی نمائندگی اس میں کر رہا تھا اور اس اجلاس میں کافی لمبا چوڑا ایجنڈا تھا اور ہمارا خیال تھا کہ یہ پبلک انٹرسٹ میں ہے۔ یہ ایجنڈا لاء اینڈ آرڈر کا ہے، لوکل کونسل کے فنڈز ہیں، اپوائنٹمنٹس اور ریکروٹمنٹس کے اوپر ڈسکشن تھی اور ہمارا خیال تھا کہ اس پہ مطلب یہ جو اپوزیشن کال اٹینشن نوٹسز لا رہی ہے یا تحریکیں لا رہی ہے، پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر رہے ہیں، اس اجلاس کے اندر بھی ہم نے، میں نے ان سے یہ بات کی تھی کہ یہ ایجنڈا تب ہی ہم مکمل کر سکیں گے کہ جب آپ خود اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اور بابک صاحب نے اس اجلاس کے اندر کہا تھا کہ ہم پارلیمانی پارٹیز کے اندر، اپنی اپوزیشن کے اجلاس کے اندر اس بات کو Ensure کرانے کی کوشش کریں گے کہ کوئی بہت زیادہ ضروری نہ ہو تو کوئی کال اٹینشن نوٹس، کوئی ایڈجرنمنٹ موشن، کوئی پوائنٹ آف آرڈر Unnecessary نہ آئے اور اس طرح یہ جو ان کا ایجنڈا ہے، وہ صحیح طریقے سے پورا ہو لیکن انہوں نے ڈسکشن کی ہے۔ آپ نے اس روز بھی، دیکھیں ہم آپ پہ یہ الزام لگا سکتے تھے لیکن آپ نے ان کو Space دیا، اس روز اپوزیشن کی طرف سے تقاریر ہوئیں، یہ بات ہوئی کہ سراج الحق صاحب کے حلقے میں 60 کلو میٹر روڈ بنا ہے اور لوکل کونسل فنڈز کی بات ہوئی، وزیر اعلیٰ صاحب کے فنڈز کی بات ہوئی، وہ جو Special initiatives ہیں، اس کی بات ہوئی۔ ہم نے ایک ایک پوائنٹ نوٹ کیا تھا، ہم نے ہر ممبر کے Concerns، ان کے Grievances نوٹ کئے تھے اور یہ کاپی اس وقت بھی میرے پاس تھی اور اب بھی ہے اور میں نے اپنی گاڑی میں محفوظ رکھی تھی اور میرا خیال تھا کہ جو میرے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے، اس پہ میں Respond کروں گا۔ یعنی ہم نے بڑے Organized طریقے سے یہ فیصلہ کیا تھا اور جو ان کے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے، اس پہ وہ Respond کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اپنا وہ ایجنڈا یہ Kill کر رہے ہیں اسلئے ہم ان سے گزارش کر رہے ہیں کہ یہ اپنے ایجنڈے پہ آ جائیں،

ایجنڈے پہ ڈسکشن کریں اور اگر ڈیویلپمنٹل فنڈز کے اوپر انہوں نے Discussion conclude کی ہے تو پھر مجھے اجازت دیں کہ میں Respond کروں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا۔ نہیں ہے تو اسی پہ Focus کریں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! ایجنڈے پہ بات ہو گی، ایجنڈے سے ہٹ کر میں کسی کو، جی مولانا عصمت اللہ، مولانا عصمت اللہ! لسٹ میرے پاس موجود ہے، تقریباً 50 لوگوں کی لسٹ ہے جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں اور مجھے وقت نہیں دیا جا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے میڈم! ہمیشہ آپ کو Allow کیا ہے، آپ سے پہلے میں نے ان کو کہہ دیا ہے، ان کی وائنڈ اپ ہو جائے پھر آپ بات کریں۔

صوبے میں ترقیاتی اور لوکل گورنمنٹ فنڈز کی تقسیم

جناب محمد عصمت اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ فَاعْتَبِرُوا يا أُولِى الْأَبْصَارِ۔ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ۔ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمِ۔

اگر گویم مسلمانم بلرزم — کہ دیدم مشکلات لاالہ را

بدن ہمہ داغ داغ شد — پنبہ کُجا نہم

جناب سپیکر، میں انتہائی ادب سے اس ہاؤس کے سامنے چند باتیں رکھوں گا لیکن تمہید میں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جب بجٹ کا سیشن تھا تو جناب سراج الحق صاحب کے الفاظ اس ہاؤس میں گونج رہے تھے، ان میں ایک لفظ انہوں نے یہ کہا تھا کہ "حضرت عمر فاروقؓ میرے آئیڈیل شخصیت ہیں"۔ نمبر دو سراج الحق صاحب نے یہ بات بھی اس ہاؤس میں کہی تھی کہ "مدینہ سٹیٹ میرے لئے رہنما اصول ہے" اور اسی طرح انہوں نے بجٹ سپیچ میں یہ بھی کہا تھا کہ "پسماندہ اضلاع کو ترقیاتی اضلاع کے برابر لانے کی کوشش کریں گے"، یہ جناب والا کا پالیسی بیان تھا اور جناب چیف منسٹر صاحب کے الفاظ جو مجھے یاد ہیں، وہ یہ ہیں کہ "ہر ممبر اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہو گا" یہ آپ ریکارڈ چیک کریں، وزیر اعلیٰ صاحب کے یہ الفاظ ہیں کہ

"ہر ممبر اپنے آپ کو اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ سمجھے گا"۔ (مداخلت) جی؟ شاہ فرمان صاحب نے بھی کہا ہو گا لیکن مجھے چیف منسٹر صاحب کی بات یاد ہے اور ساتھ ہی میرے یہ ساتھی اگر برا نہ منائیں بالخصوص شاہ فرمان صاحب کہ تحریک انصاف کی حکومت ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان کو مہارت انگلش میں ہے لیکن عربی میں شاید وہ مہارت نہیں ہے کہ تحریک انصاف کا لفظ اور اس کا مفہوم مجھ سے کیا متقاضی ہے، مجھ سے کیا مانگ رہا ہے؟ جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں تحریک انصاف کا رکن ہوں تو تحریک کس چیز کو کہتے ہیں اور انصاف کس چیز کو کہتے ہیں؟ چونکہ یہ عربی کا لفظ ہے اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں، ذرا ڈسٹرب کرنا یہ مناسب بات نہیں ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: وہ ان کی عادت ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ جناب سپیکر صاحب، اسلئے کہ میں عربی فاضل ہوں، عربی لغت پر اللہ نے مجھے عبور دیا ہے تو میں اس ہاؤس میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انصاف، یہ مصدر ہے باب افعال کا، اس کا باب اس طرح ہے أنصف، ینصف، انصافاً فھو منصف (تالیاں) اور اس کا مڑرک نصف سے نکلا ہے نصف سے، نصف کا مطلب ہے آدھا۔ اسکا مطلب ہے کہ میں انصاف، تحریک انصاف کا کارکن ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آدھا تیرا آدھا میرا (تالیاں) اور سراج صاحب نے ساتھ ترازو ہاتھ میں رکھا ہوا ہے (قہقہے) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ترازو کو ڈنڈی نہیں ماروں گا (تالیاں) لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور ابھی ان کی کارکردگی، نو مہینے کی ان کی کارکردگی۔۔۔۔

جناب محمود خان (وزیر کھیل و سیاحت): یہ ایجنڈا ہے یا پھر۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: ایجنڈا ہے نا۔ میں اب آرہا ہوں۔

جناب شاہ حسین خان: ترقیاتی کام ہے، ترقیاتی کام ہے۔

جناب محمد عصمت اللہ: اب میں آرہا ہوں نا، یہ تمہید تھا میرا۔ یہ تمہید ہے جی (شور) محمود خان! آپ کو برا لگتا ہے، آپ پر اگر دشوار گزرتا ہے تو میں کیا کروں اس کا مفہوم ہی یہی ہے نا۔ (قہقہے) ادھر کیا ہے جناب والا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! مولانا صاحب، کوشش کریں ذرا، کوشش کریں To the point آئیں، To the point آئیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: میں عرض کر رہا ہوں، یہ تمہید ہے اور ادھر کیا ہو رہا ہے؟ یہاں اس کا مفہوم اور مطلب یہی ہے اور ادھر کردار ان کا جو ہے وہ" میم زبر ما تھو لہ زما"۔ (قہقہے اور تالیاں) لہذا میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ ان کا کردار ان کو خود شرمندہ کرتا ہو گا (تالیاں) کہ ہم، ایک وقت وہ کہیں کہ میں تحریک انصاف کا رکن ہوں، میں تحریک انصاف کا ذمہ دار ہوں، انصاف کے خلاف اگر کوئی کارکردگی یہ دکھاتا ہے تو پھر مولانا روم کہتا ہے:

ے کار شیطان مے کند نامت ولی گرولی اینست لعنت بر ولی

وہ کہتا ہے کہ کام آدمی ناانصافی کا کرے اور اپنا نام منصف رکھے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہی انصاف ہے تو پھر اس جیسے انصاف پر لعنت ہو۔ (تالیاں) تو جناب والا، میں عرض کرنا چاہتا ہوں تمہید کے بعد اب آؤ، یہاں ساتھیوں نے بتایا اور بات ریکارڈ پر ہے، کیا ایک کروڑ اور سات کروڑ کو ہم انصاف کہیں گے اور مزید یہ جناب سپیکر، یہاں اکیلے یہ بات بھی نہیں ہے، یہاں انصاف کدھر ہے اور یہاں قانون کدھر ہے؟ اور یہاں تو ڈکٹیٹر شپ ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں انتہائی ادب سے ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں، پھر ان کے انصاف کا بھی پتہ چلے گا اور ان کے قانون کا بھی پتہ چلے گا کہ وہ کتنی قانون کی پاسداری کرتے ہیں اور پھر ترازو کا بھی پتہ چلے گا۔ جناب والا، میں حلفیہ کہتا ہوں جس طرح سراج صاحب ایک حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہے، ان کو عوام نے ادھر بھیجا ہے، اسی طرح میں بھی ایک انتہائی پسماندہ علاقے سے منتخب ہو کر یہاں آیا ہوں لیکن تاحال، تاہنوز میرے حلقے میں ترقیاتی کاموں کے حوالے سے ایک پتھر کو بھی نہیں ہلایا گیا، ایک پتھر کو، اور سارے ساتھی کہتے ہیں جس پر اجماع ہے کہ سراج صاحب کے حلقے میں سات کروڑ روپیہ ہے، 60 کلومیٹر روڈ ہے، یہ انصاف ہے، یہ ترازو کو ڈنڈی مارنا نہیں ہے؟ کیا کوہستان کے نام سے سراج صاحب! آپ کو پتہ نہیں چلتا ہے، وہاں لوگوں کیلئے روڈ کی ضرورت ہو گی؟ اور جناب سپیکر، ساتھ ساتھ سراج صاحب کہتا ہے کہ مرکز ہمارا فنڈ روک رہا ہے، مرکز ہمارا فنڈ روک رہا ہے، کیا آپ ہمارا فنڈ نہیں روک رہے ہیں؟ (قہقہے اور تالیاں) سراج صاحب! آپ وزن میں جناب سپیکر، سراج

صاحب کے وزن میں تب وزن ہوگا، تب وزن ہوگا کہ وہ خود ترازو میں ڈنڈی نہ ماریں، اس صوبے کے سارے عوام کو ایک جیسا سمجھیں اور پھر مرکز کو کہیں، کیا یہ اپوزیشن ان کی پشت پر ہوگی یا نہیں ہوگی؟ اور جناب سپیکر، میرا محترم جب مرکز میں جاتا ہے، اس صوبے کے حصے کا فنڈ مانگتا ہے تو کیا اس میں یہ آبادی کو شمار نہیں کرتا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! مختصر کرنے کی کوشش کریں۔

جناب محمد عصمت اللہ: مختصر کر رہا ہوں جی، بڑی دیر سے مجھے موقع ملا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ موقع ملا ہے لیکن مہربانی کریں آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: امن و امان پہ بھی میں نہیں بول سکا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موقع سے فائدہ لیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: میں آرہا ہوں جی، بس ختم کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقت، وقت بہت کم ہے نا۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو جناب سپیکر صاحب، جب یہ آبادی کے تناسب سے وہاں سے فنڈ لا رہا ہے، آبادی کے تناسب سے تو کیا سراج صاحب مجھے بتائیں گے جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے کیا میرے حلقے کی آبادی کو اس وفاق سے فنڈ لینے میں انہوں نے شمار کیا ہے یا نہیں کیا ہے یا اس کو سائڈ پر چھوڑا ہے؟ اگر انہوں نے میرے حلقے کے عوام کو بھی شمار کیا ہے اور ادھر آ کر سارے فنڈ کا رخ دیر کی طرف کرتا ہے، میرے حلقے کو محروم رکھتا ہے تو میں اس کو کن الفاظ سے تعبیر کروں جناب سپیکر؟ پھر آپ مجھے کہیں گے کہ آپ نے غیر پارلیمانی زبان استعمال کی، اگر میں اس کو چوری کہوں تو آپ کہیں گے جی کہ آپ نے غیر پارلیمانی زبان استعمال کی، اگر میں آج اس کو ڈاکہ کہوں تو آپ کہیں گے کہ آپ نے غیر پارلیمانی زبان استعمال کی لیکن جناب والا، میں اس کو جبر کہتا ہوں، میں اس کو ظلم کہتا ہوں، میں اس کو استحصال کہتا ہوں، میں اس کو یہ کہتا ہوں کہ سراج آپ نے ترازو میں ڈنڈی ماری ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: اگر آپ اس صوبے کے حقوق کی جنگ لڑتے ہیں وفاق کے ساتھ، پھر آپ کو انصاف کے ترازو کو برابر رکھنا ہوگا، انصاف کے ترازو کے برابر ہونے کے بغیر اگر وفاق سے فنڈ لا کر سارا دیر میں لے جا کر ختم کریں اور آپ کہیں کہ میں وفاق سے اس صوبے کے حقوق کی جنگ لڑ رہا ہوں اور عصمت اللہ بھی میرا ساتھ دے گا، میں آپ کے ظلم میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا ہوں، میں آپ کے جبر میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا ہوں، میں آپ کے استحصال میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا ہوں۔ اسی لئے تو جناب سپیکر، کہتے ہیں" من ولی القضاء فقد ذبح بغیر سکین"، کسی کو قضاء کا منصب حوالہ ہوا اور اگر کسی کو وزیر خزانہ کا منصب حوالہ ہوا تو وہ ایسا ہے جیسا کہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا ہے، اگر وہ انصاف نہ کرے، اگر وہ انصاف نہ کر سکے تو بغیر چھری کے وہ ذبح کیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس تھینک یو۔ مولانا صاحب! بہت شکریہ، بہت شکریہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہمارے کوہستان سے ایک ممبر صاحب ہیں، ایک مشیر صاحب ہیں، اب میں کوہستان تک محدود رکھتا ہوں اپنی تقریر کو، وہاں پر کیا ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! میں Sitting adjourn کروں؟

جناب محمد عصمت اللہ: صرف، صرف ایک منٹ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو میرے ساتھ کوئی دوسرا آپشن ہے نہیں، 45، 50 لوگوں کی لسٹ ہے جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: ایک منٹ مانگتا ہوں، ایک منٹ مانگتا ہوں جی، کوہستان پہ آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی لوگوں کا بھی حق ہے نا۔ میڈم آمنہ سردار صاحبہ، پلیز۔ آمنہ سردار پلیز۔ باقی لوگوں کا بھی حق ہے۔ بس جی بس جی۔ میڈم آمنہ سردار، پلیز۔ بس دوسرے لوگوں کی بھی حق تلفی ہو رہی ہے، بس آپ مہربانی کریں۔ میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ سردار: میری بھی باری۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! میری بات سنیں۔ مولانا صاحب! آپ میری بات تو سنیں جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں اپنے ٹائم میں سے ان کو دوں گی ضرور ان کی پہلے اگر تھوڑا سا ٹائم ان کو دیدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر آپ کا ٹائم گیا۔

محترمہ آمنہ سردار: نہیں سر، میں دو منٹ لوں گی صرف۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں میں پھر ٹائم نہیں دوں گا۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں دو منٹ لوں گی صرف۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ دفعہ 246 میں ہے، حصہ (ب) میں یہ کہتے ہیں کہ صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات سے حسب ذیل مراد ہے: اس میں ایک ہے ضلع کوہستان کا قبائلی علاقہ اور جناب والا، جناب چیف منسٹر صاحب اس کو دوسرا ضلع بنا رہا ہے۔ نہ اس حلقے کے عمائدین سے پوچھا جا رہا ہے، نہ اس حلقے کے ممبر سے پوچھا جا رہا ہے اور صرف ایک ممبر کو خوش کرنے کیلئے حالانکہ جناب سپیکر، یہاں یہ بات اس طرح ہے کہ اس قبائلی علاقے میں ہماری اس اسمبلی کا قانون لاگو نہیں ہو سکتا ہے، وفاق کا ایکٹ لاگو نہیں ہو سکتا ہے۔ جب وہ نہیں ہو سکتا ہے تو چیف منسٹر صاحب کو اختیار اس اسمبلی نے دیا ہے، ہم نے دیا ہے تو وہ کیسے لاگو ہو سکتا ہے اور پھر ہمارا ریگولر علاقہ ہے اور وہ قبائلی علاقہ ہے۔ مجھے اس قبائلی علاقے میں پھینکا جاتا ہے، کیا یہ انصاف ہے، کیا یہ انصاف ہے؟ کیا ڈی آئی خان کا دارالخلافہ، ضلعی دارلخلافہ ایف آر ڈی آئی خان میں بنایا جا سکتا ہے؟ پشاور کا ایف آر پشاور میں بنایا جا سکتا ہے؟ لکی کا ایف آر لکی میں بنایا جا سکتا ہے؟ کوہاٹ کا ایف آر کوہاٹ میں بنایا جا سکتا ہے کہ کوہستان کا آپ ٹرائبل میں ہیڈ کوارٹر بناتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہاں اس ظلم کی داستانیں ہیں۔ میں نے ابتداء میں کہا تھا کہ:

؎ بدن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کُجا نہم

لہذا جناب سپیکر، اس بات پر کوہستان کے لوگوں میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آمنہ سردار۔ بس جی بس، مولانا صاحب۔ مولانا صاحب! بس تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب! بس بہت بہت شکریہ جی۔ آمنہ سردار صاحبہ، پلیز (شور اور قطع کلامیاں) آمنہ سردار

صاحبہ، میڈم آمنہ سردار، پلیز۔ اگر آپ نہیں بولیں گی تو میں ٹائم نہیں دوں گا۔ (تالیاں) میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر، آپ نے مجھے بھی اس بحث میں شریک ہونے کا موقع دیا۔ میں اپنے ایک شعر سے اس ڈیبیٹ کا آغاز کرنا چاہوں گی کہ:

؎ امیر شہر نے کاغذ کی کشتیاں دے کر سمندروں کے سفر پر روانہ کیا ہمیں

تو بالکل جناب سپیکر، کچھ ایسا ہی سلسلہ ہے کہ جو یہ اتنا تھوڑا فنڈ دیا جا رہا ہے اور جس فنڈ کے اوپر مطلب ہمیں بہت زیادہ تحفظات ہیں تو کہا جاتا ہے "ترقیاتی فنڈ"، نام اس کو "ترقیاتی فنڈ" کا دیا جا رہا ہے جبکہ آپ اگر فنڈ کو دیکھیں کہ جو ہمیں دیا جا رہا ہے، اس میں آپ کیا ترقیاتی کام کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر، گزارش میں یہ کرنا چاہوں گی کہ اگر گورنمنٹ سکیمز دے، بڑی سکیمز دے، بڑے پراجیکٹس دے اور وہ بھی Need basis پہ دے تو میرا خیال ہے کہ وہ ایک بہت ہی اچھی Suggestion بھی ہو گی اور صوبہ واقعی ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا اور Need basis یعنی سکیمز کی منصفانہ تقسیم اور یہ اگر ہمارے فنڈ کے حساب سے ہوتی ہے، ہمارے 'ریجنز' کے حساب سے ہوتی ہے تو میرا خیال ہے بہت ضروری ہے۔ ایک اور بات جناب سپیکر، جو کہ ابھی میڈم نگہت اورکزئی نے بھی کہی کہ آرٹیکل 25 کے تحت تمام شہریوں کے حقوق برابر ہیں اور Sex کے اوپر کوئی Discrimination نہیں ہے Sex کی، تو میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر، آپ کے توسط سے کہ یہ Discrimination کیوں ہے کہ Male کو تو زیادہ فنڈ دیا جا رہا ہے اور Females کو کم فنڈ دیا جا رہا ہے؟ تو اس بات پہ ہمارے تحفظات ہیں خواتین کے، ہم سب خواتین کے۔ دوسری بات جناب سپیکر کہ میڈم انیسہ زیب صاحبہ نے اس دن کہا کہ خواتین کے فنڈز کو اوپن رکھا جائے تو یہ ایک بہت اچھی Suggestion ہے کیونکہ جیسا کہ آپ سارے لوگ خود ہی کہتے ہیں جی کہ خواتین کا کوئی حلقہ نہیں ہے تو جب ان کو حلقہ آپ نہیں دے رہے ہیں، آپ ان کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہے ہیں تو کم از کم ان کا فنڈ تو اوپن کیا جائے تاکہ ان کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا اور ترقیاتی کام کرنے کا موقع دیا جائے اور بہت سے لوگوں نے اس بحث میں حصہ لیا، اپنی رائے کا اظہار کیا، کچھ نے اپنے

جلے دل کے پھپھولے پھوڑے اور ہم واقعی جلے ہوئے ہیں تو ہم یہاں پہ کھڑے ہیں۔کچھ نے تجاویز دیں تو جناب سپیکر، مجھے امید ہے کہ آپ کے توسط سے یہ پیغام آگے بھی جائے گا اور یقیناً بہتری کی کوئی صورت نکلے گی ورنہ احتجاج کا حق تو ہمارے پاس ہے ہی اور کہیں ہم یہ کہنے پر مجبور نہ ہو جائیں کہ:

آئینے بیچتا ہوں اندھوں کے شہر میں کیا حال پوچھتے ہو میرے کاروبار کا ؎

شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ آج۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: آج جناب سپیکر، یہ اس ہاؤس میں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: اس ہاؤس میں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: (قہقہہ) جناب سپیکر! آج اس ہاؤس میں، اس ہاؤس میں جتنی اچھی Suggestions آئیں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں موقع دیتا ہوں جی، آپ مہربانی کرکے ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: جتنی اچھی Suggestions آئی ہیں اور جتنی اچھی ڈسکشن ہوئی جناب سپیکر! پرسوں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، پرسوں بھی گورنمنٹ کو موقع ہی نہیں ملا اور ہمارا شکوہ بھی تھا کہ ہمیں Response دینے کا حق تھا اور اپوزیشن کے بھائیوں نے بات کی اور حکومت کا مؤقف سامنے نہیں آیا۔

آج آپ کے بہت شکر گزار ہیں، اتنی اچھی باتیں اور اتنی اچھی Suggestions اور اس سے زیادہ اتنے اچھے انداز میں کہ یہ ہاؤس بالکل ایک مشاعرے کی شکل اختیار کر گیا اور اتنے اشعار بھی سننے کو ملے اتنے انداز میں۔ جناب سپیکر، سب سے اچھی بات یہ ہے کہ پچھلے دو دن کی بحث میں کئی اپوزیشن کے بھائیوں نے یہ بات کی کہ پچھلے ادوار میں جو کچھ بھی ہوا لیکن تحریک انصاف کی مخلوط حکومت سے یہ توقع نہیں تھی یا نہیں ہے۔ جناب سپیکر، منصف وہی ہوتا ہے جس سے مخالفین بھی انصاف کی توقع کریں۔ (تالیاں) یہ بھی حقیقت ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ فنڈز عوام کیلئے ہیں اور عوام تک یہ فنڈز پہنچنے چاہئیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ جہاں غربت زیادہ ہو، وہاں زیادہ فنڈز جانے چاہئیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Top سے شروع کر کے میں جناب سپیکر، اس ہاؤس کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ سینیئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ایم ایم اے کے دور میں جتنے پیسے بنوں کے اندر خرچ ہوئے اور پچھلی گورنمنٹ میں جتنے مردان کے اندر خرچ ہوئے، اس کے 25 percent بھی نوشہرہ میں خرچ نہیں ہونگے ان شاءاللہ۔ (تالیاں) انصاف کی بات کی گئی، ایک مسلمان حاکم کی ذمہ داری کیا ہے اور مسلمان رعایا کے حقوق کیا ہیں؟ کردار سے نظر آنا چاہیئے کہ یہ حاکم مسلمان ہے۔ مولانا صاحب، وزیر مال تھے اور ہم نے وہ شان و شوکت بھی ان کی دیکھی تھی جب یہ وزیر کی حیثیت سے پھرتے تھے (قہقہے) لیکن اتنے Threats کے باوجود، Insecurity کے باوجود وزیر اعلیٰ نے یہاں اعلان کیا، اگر مولانا صاحب کو کوئی منسٹر، ایڈوائزر خود شان و شوکت میں نظر آئے جس طرح مولانا صاحب خود پھرتے تھے تو ان کا اعتراض بجا ہے۔ ہم عوام کے فنڈز اپنے اوپر خرچ نہیں کرینگے، انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ جو عوام کا حق ہے ان کو ملنا چاہیئے اور ان کے Representatives کے تھرو ملنا چاہیئے۔ جو حق عوام سے چھینا گیا ہے، انصاف کا تقاضا اس مخلوط حکومت نے یہیں سے شروع کیا کہ ان شاءاللہ بہت جلد احتساب کمیشن Intact ہوگا اور جو عوام کا پیسہ چرا چکے ہیں، ادھر سے شروع کرینگے اور اب وہ پیسہ ہم ان شاءاللہ عوام تک پہنچائیں گے۔ (تالیاں) یہ بالکل چیف منسٹر صاحب سے بات کرینگے، اپوزیشن کی جو باتیں ہیں، ان کے سامنے رکھیں گے اور Fair distribution کی بات کرینگے کہ یہ ان کا حق ہے، مانتے ہیں۔ کہیں اگر ناانصافی ہے، مولانا صاحب نے تحریک انصاف کے اوپر بڑی ریسرچ کی ہے اور انہوں نے جس طرح Define کیا ہے انصاف کو، تین قسم

کے انصاف، سماجی انصاف، وہ معاشرہ جس کے اندر غریب مجرم نہ ہو اور غربت جرم نہ ہو۔ Wealth کے لحاظ سے کسی کو فوقیت نہ دی جائے۔ معاشی انصاف، امیر کا پیسہ جاتا ہے غریب کی طرف، حکم ہے اللہ کا کہ اس میں یتیموں کا، غریبوں کا حق ہے اور اس کے بعد آتا ہے عدالتی انصاف، ریاست اور حکومت کی ذمہ داری ہے، سماجی اور معاشی انصاف، اگر سماجی اور معاشی انصاف نہ ہو تو عدالتی انصاف ممکن نہیں ہے اسلئے کہ اگر کسی کا حق چھینا جائے، اگر کسی کا حق چھینا جائے اور وہ کوئی کام کرنے پر مجبور ہو جائے، وہ چوری کرے تو عدالت اس کے ساتھ اسلئے انصاف نہیں کر سکتی کہ سماجی اور معاشی انصاف نہیں ہے، اس بندے کو اپنا حق نہیں ملا، لہذا اگر عدالت سزا دے بھی تو ناانصافی ہے، نہ بھی دے تو ناانصافی ہے۔ لہذا تحریک انصاف کی حکومت کو اپنے فلسفے کا پتہ ہے اور اپنے سے شروع کیا ہوا ہے یہ فلسفہ ہم نے کہ ان شاءاللہ حاکموں کے اوپر عوام کا پیسہ خرچ نہیں ہو گا، یہ میں یقین دلاتا ہوں۔ جناب سپیکر، ایک بہت بڑی تعداد میں کوہستان کے لوگ آئے اور دو اضلاع بنانے کا مقصد یہ ہے کہ کسی ڈسٹرکٹ کو Double facilities دینا، سارے آنریبل ممبرز جانتے ہیں کہ آپ۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، طریقہ کار میں تبدیلی ہے، سوچ میں تبدیلی ہے، اگر یہاں پر کوئی کنفیوژن ہے، کوئی Complications ہیں تو اس کے اوپر بات ضرور ہو گی اور کوئی بھی اپوزیشن کا ممبر اگر یہ سمجھتا ہے کہ ان کے ساتھ انصاف نہیں ہے تو ان سے بالکل بات ہو گی اور میں چیف منسٹر صاحب سے خود وہ بات کرونگا لیکن اگر کوئی ایک لمحے کیلئے یہ سوچے کہ جب یہ اقتدار ان کے پاس تھا تو کتنے انصاف کے تقاضے پورے کئے گئے؟ اور سمجھتے ہوئے کہ وہ ناانصافی تھی تو پھر ایک اچھے ماحول میں بات کرنی چاہیئے تا کہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ جناب سپیکر، اگر ممبر پیسے مانگتا ہے، پیسے عوام کے ہیں لیکن اگر کہیں پچھلے ادوار میں کسی ایک سیکٹر کے اندر پیسہ زیادہ خرچ ہوا ہو اور کوئی اور ضلع محروم رہ چکا ہو تو کیا یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اگر میں اپنی منسٹری کی بات کرتا ہوں کہ اگر Two billions, three billions مردان کے اندر اگر خرچ ہوئے ہیں اور مردان میں سارے تحریک انصاف کے ممبرز موجود ہیں، مردان سے پانچ ہیں تو اگر کہیں کسی ایریا کو Ignore کیا گیا ہے تو کیا یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ سب کو برابر فنڈز دیئے جائیں؟ عوام

کو Facilitate کرنا برابری کی بنیاد پر، تو یہ فرق ضرور ہو سکتا ہے کہ جس طرح سراج الحق صاحب نے بھی کہا کہ Need based distribution لیکن چونکہ پیسہ عوام کا ہے اور اپوزیشن کے ممبران بھی Representatives ہیں تو ایسی ان شاءاللہ Discrimination نہیں ہو گی۔ صرف اتنا فرق ہے کہ حکومت کا جو ایجنڈا ہوتا ہے، جو منشور ہے اس کی Implementation کیلئے پورے اختیارات ہوتے ہیں حکومت کے پاس۔ جو ضلع کوہستان کی بات کی گئی، اتنا تو مجھے پتہ ہے کہ جو نیا ضلع ہے، اس کا جو کیپیٹل ہے اس کے اوپر تو یہ Dispute ہے کہ وہ آپس میں ان کا اختلاف ہے کہ یہ ادھر ہو یا ادھر ہو لیکن پہلی دفعہ میں نے مولانا صاحب سے یہ بات سنی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کوہستان کے لوگ یہ نہیں چاہتے کہ ادھر کوئی دوسرا ضلع بنے۔ (شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: میں صرف یہ کہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: میں نے یہ نہیں کہا، میں نے یہ کہا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کو Settled سے قبائلی علاقے میں منتقل کیا گیا ہے۔

وزیر اطلاعات: میں صرف، بات جو سامنے آئی کہ ایک ممبر کو خوش کرنے کیلئے دوسرا یہ نیا ضلع بنا رہے ہیں۔ مولانا صاحب ہمیں بڑے عزیز ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مولانا صاحب بڑے اچھے پارلیمنٹرین رہے ہیں، بڑے اچھے * + رنگین طبیعت کے بندے ہیں اور مجھے تو ذاتی طور پر بڑے پسند ہیں (قہقہے)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

میر اذاتی طور پر ان کے ساتھ بڑا میر الگاؤ ہے۔ جب بھی سامنے آتے ہیں وقت کم بھی ہو تو میں مولانا صاحب سے مستفید ہوتا ہوں۔ میری طبیعت، میرے دوست، میرے دل سے، لیکن۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں یہ جو۔۔۔۔۔

(شور اور قہقہے)

وزیر اطلاعات: لیکن میں، میں صرف،   (قہقہہ)   میں وائنڈ اپ کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں وائنڈاپ کرتاہوں،   (شور)   میں وائنڈاپ کرتاہوں۔

(شوراور قہقہے)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! وہ اپنے الفاظ واپس لے جناب سپیکر،* +رنگین۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: اچھامیں وائنڈاپ کرتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب! آپ نے یہ* +رنگین کا جو لفظ آپ نے استعمال کیاہے،اس سے آپ کا کیامطلب ہے؟

وزیر اطلاعات: میں بتاتاہوں، میں بتاتاہوں، میں Explain کرتاہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب تو بالکل۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: میں Explain کرتا ہوں، میں Explain کرتا ہوں، Explain کرتا ہوں۔ (قہقہہ)۔۔۔۔۔

(قہقہےاور شور)

وزیر اطلاعات: میں Explain کرتاہوں، میں Explain کرتاہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: یہ آج ہم اپوزیشن میں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیاگیا۔

وزیر اطلاعات: میں Explain کرتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولاناصاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! مولانا صاحب نے جس طرح کے اشعار پڑھے اور جس طرح ان کی مطلب شاعرانہ طبیعت ہے اور اگر یہ اس لفظ سے ناخوش ہیں تو میں اس کو واپس لیتا ہوں لیکن پھر سے میں (قہقہہ)۔۔۔۔۔

(قہقہے اور شور)

وزیر اطلاعات: اگر وہ ناخوش ہیں تو میں یہ لفظ واپس لیتا ہوں اور۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب! شاہ فرمان صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہمیں آپ تھوڑی سی بات۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: (قہقہہ) جناب سپیکر! میں بالکل آن دی فلور۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب! آپ جو ہیں نا، اس * +رنگین والے لفظ کو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: اگر مولانا صاحب اس لفظ سے ناخوش ہیں تو میں اس کو واپس لیتا ہوں لیکن جو میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر نہیں، اگر نہیں، وہ ناخوش ہیں آپ واپس لے لیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: (قہقہہ) اچھا لیکن، لیکن ان کی شاعرانہ طبیعت، ان کے پاس جو علم ہے اور ان کا جو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے بات ہو جائے پھر میں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: اپنے الفاظ واپس۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر اطلاعات: میں، میں وائنڈ اپ کرتا ہوں صرف، کہ جو بحث ہو گئی، اس کے اوپر میں اپوزیشن کے بھائیوں کو یہ بات چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر جو ان کا مقصد تھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ شاہ فرمان صاحب! وائنڈ اپ کریں۔

وزیر اطلاعات: جو ان کا مقصد تھا، جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا، اس کے اوپر چیف منسٹر صاحب سے بات کرینگے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ تو وزیر ہیں اور۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

(شور اور قطع کلامیاں)

مولانا محمد عصمت اللہ: یہ مجھے بھی موقع۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: آپ میری بات، نہیں، نہیں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جو ہیں نا، شاہ فرمان صاحب! آپ مہربانی کریں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: یہ ہمیں معلوم ہے اور آج یہ باتیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: (قہقہہ) اچھا میں جو جس کیلئے اتنی بحث کی گئی جناب سپیکر، (قہقہہ) اچھا۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایک چیز رولز کی مجھے تو بتانا نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پہ آپ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: آپ کو رولز بتانا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے جناب سپیکر لیکن جب پوائنٹ آف آرڈر آ جائے تو Immediately اس کو Recognize کرنا ہوتا ہے، یہ نہیں ہے، Word جو ہے، Rule 235 کے تحت کوئی بھی Defamatory یا Indecent proposition یا Word should be expunged، واپس لینا کہیں بھی رولز آف پروسیجر میں نہیں ہے تو آپ Kindly یا تو یہ * +رنگین مزاج اگر یہ کہنا چاہتے ہیں، اسکی بذلہ سنجی سے انکی Width کے اوپر تو وہ، اس کیلئے بڑے مناسب الفاظ موجود ہیں، منسٹر صاحب جو ہے وہ بعد میں اپنی ڈیبیٹس یا ہسٹری پڑھیں گے تو انکے یہ جو قہقہے ہیں یا ہنسی جو ہے، وہ بھی اس وقت ایک Non-serious attitude کی غمازی ہے۔ برائے مہربانی یہ Word آپ اپنی پاورز استعمال کرتے ہوئے Expunge کر دیں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں، اگر یہ لفظ میری، اگر Description غلط ہے تو ٹھیک ہے لیکن میرا مقصد یہی ہے کہ مولانا صاحب جس طرح تقریر کرتے ہیں، جس طرح شعر و شاعری انہوں نے کی ہے، اس حوالے سے مجھے وہ شاعرانہ طبیعت کے لگے ہیں، اگر شاعرانہ طبیعت، اگر میں نے * +رنگین مزاج کہا ہے تو بالکل آپ Expunge کریں۔ (قہقہہ) میں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ مولانا صاحب کی شان میں جو لفظ آپ نے استعمال کیا ہے * +رنگین کا، اس کو میں حذف کرتا ہوں۔ (تالیاں) جی منور خان ایڈوکیٹ، پلیز۔ منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر، اس بات پر یقیناً ماحول تھوڑا* +رنگین ہو گیا لیکن میں سر، یہ شاہ فرمان صاحب یہ ذرا ریکویسٹ کرونگا کہ ذرا اس کی تفصیل بتائیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Ji come to the agenda، آپ پھر فساد بناتے ہیں جی، آپ۔۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ مزاج اور* +رنگ مزاج یہ کیا؟ اس کی ذرا تفصیل بتائیں کہ یہ* +رنگین مزاجی کیا ہے؟ یہ ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے، اس کے متعلق ذرا ہمیں بتادیں یہ۔

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ) اب جو ہے ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔ جی ایجنڈے کی طرف، پلیز۔ جی قلندر لودھی صاحب اس سے پہلے بھی عرض کر چکے ہیں، کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ قلندر لودھی صاحب۔ آپ جی مہربانی کرکے تھوڑا اس فورم کے ڈیکورم کا ذرا خیال رکھیں جی۔ بات ہو رہی ہے، بات ہو جائے تو پھر اس کے بعد۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر، میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، میرے یہ بھی بھائی، یہ بھی بھائی، یہ ہمارا ہاؤس بڑا august House، بڑا باعزت اور بڑے عزت والے سینیئر پارلیمنٹریز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو میری ریکویسٹ ہے دونوں طرف سے کہ یہ سب ہی ہم عوام کے نمائندے ہیں، ہر ایک کو فنڈ کی بھی ضرورت ہے، ساری باتیں بالکل ٹھیک ہیں لیکن یہ ہماری بحث جو اس کو تو ہم، اس اسمبلی کو ہم، اس جرگہ کا شاید Concept ہمارا یہ ہے کہ ہماری اسمبلی نہیں ہے بلکہ جرگہ ہے۔ یہ جرگے کو کوئی نظر لگ گئی ہے، یہ عجیب ہی اپنے Track سے اترتی جا رہی ہے تو میری ریکویسٹ ہے دونوں طرف سے کہ اس سے پہلے بھی مجھے، اپوزیشن کا درد زیادہ محسوس ہوتا ہے کیونکہ جی میں نے 10 سال اپوزیشن میں گزارے ہیں تو ابھی میں ان بھائیوں کے جذبات کا بھی بہت احترام بھی کرتا ہوں اور ٹریژری بینچز سے بھی میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ہمیں بہت زیادہ برداشت کرنا ہے کہ ہمارے ساتھ نام لگا ہے

ٹریژری بنچز کا، تو یہ بھائی ہمارے جو بات کرینگے، ہمارے بھائی ہیں، ہم میں سے ہیں، اسی صوبے کے ہیں، لوگوں کو کام کی ضرورت ہے لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہے جناب سپیکر صاحب، وہ یہ ہے کہ ہمیشہ جو پارلیمانی لیڈرز ہوتے ہیں، وہ پارٹی کے اسلئے بنائے جاتے ہیں کہ وہ بیٹھ کر اپنی ایک میٹنگ کرتے ہیں چیف منسٹر سے، جو میٹنگ، پہلے جو میں 2002 سے 2008 میں تھا تو وہاں بھی یہی طریقہ تھا، اس وقت بھی پارلیمانی لیڈرز بیٹھ کے اور پھر 2008 سے 2013 تک میں خود بھی تھا، سردار بابک کی اس سیٹ پر میں بیٹھا ہوا تھا تو اس وقت بھی ہم چیف منسٹر صاحب کے پاس اٹھ کر جاتے تھے تو وہاں جا کر ہم ان سے بات

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

کرتے تھے کہ اے ڈی پی میں یہ چیز ہے اور ہمارے علاقے میں یہ Needs ہیں، ضرورت ہے اور یہ ہماری یہ Needs ہیں، یہ کریں وہاں بیٹھ کر، ٹھیک ہے ہمیں پورا حصہ نہیں ملتا تھا، ہمیں کم حصہ ملتا تھا، گورنمنٹ سائڈ کو وہ زیادہ ملتا تھا لیکن ہم مطمئن ہو جاتے تھے۔ ابھی بھی جو بات ہے، جو میرے بھائی نے بات کی یہاں یا محمد علی خان نے بات کی، اگر اس کو پانچ کمرے ملے ہیں تو مجھے ابھی تک تین ملے ہیں، اگر اس کو ایک پرائمری سکول ملا ہے تو مجھے بھی ایک پرائمری سکول ملا ہے، اس کو اگر ایک مڈل ملا ہے تو وہ ایک، اور اسی طرح سے ایک کروڑ ان کو ملے ہیں اور مجھے بھی ایک کروڑ ملے ہیں تو یہ اس کے بعد جو ڈائریکٹیوز اس کیلئے پارلیمانی لیڈرز بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد بیٹھ کر تو وہ بات کرتے ہیں چیف منسٹر سے کہ آپ کے پاس یہ چیز ہے اور یہ ہمیں چاہیئے اور اگر یہ میرے بھائی اس کو ہتک سمجھتے ہیں کہ ہم چیف منسٹر کو، تو وہ چیف منسٹر کو ہمارے اس ہاؤس کا وہ بڑا ہے، ہمارے ہاؤس کا بڑا ہونا وہ اس صوبے کا بڑا ہے۔ تو اس کی پھر Portfolio یہ ہے تو اس کے پاس جانا کوئی ہتک نہیں ہے۔ ویسے جب بھی ہم جاتے ہیں، چونکہ ہمارے چیف منسٹر صاحب اتنے ملنسار ہیں اور اتنا اچھا طریقہ ہے اس کا، سب ہی اس کو جانتے ہیں، وہ رات کے گیارہ بارہ بجے تک بیٹھتا ہے تو لیٹ ٹائم پر بھی اگر کسی چیز کیلئے بھی وہ بلاتے ہیں تو میرے بہت سارے بھائی آتے ہیں، وہاں بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ ان کو بھی اسی طرح سنتا ہے جس طرح ہمیں سنتا ہے، ہم سے زیادہ ان کو توجہ دیتا ہے اور آج

جو بات ہوئی ہے، کسی کے Character پر بات ہوئی ہے۔ میرے قابل احترام ہیں اپنے سینیئر منسٹر صاحب، سراج الحق صاحب ہیں، میری یہ بہن بھی، اس طرف بھی سارے یہ میرے بھائی قابل احترام ہیں، ہر ایک کسی دوسرے کو بات کہتے ہوئے اپنی طرف سوچ لے کہ یہی بات مجھے کہی جائے تو میں کیا سوچونگا؟ یہ اسمبلی میں اگر دولاکھ، دولاکھ لوگوں نے ہمیں نمائندہ بنا کر بھیجا ہے، اسلئے نہیں بھیجا کہ ہم یہاں لگ جائیں اپنی انا کا مسئلہ بنا کر بیٹھ جائیں یا دوسرا، اور اس کے بعد جو ہے فنڈز جوان کو ملیں گے اپنے، تب ہی یہ ملیں گے کہ یہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر پارلیمانی لیڈرز اور یہاں اپوزیشن لیڈر صاحب کو ٹائم ہوا تو یہ بیٹھ کر بات کرینگے تو ان کے ساتھ جو ناانصافی ہے، ان کے سامنے رکھیں گے تو میرے خیال میں پرویز خٹک سے اچھا چیف منسٹر تو ہمیں ملے گا نہیں، تو وہ میرے خیال میں انکی بالکل تعریف کریگا اور اس میں یہ ہے کہ ہماری تحریک انصاف کے ترجمے کرنے اس کا کیا مطلب ہے؟ اور یہ دیکھنا بہت ناانصافی ہے اور یہ دیکھنا یہ ہو گیا ہے، اس میں میرے خیال میں مجھے یہ نظر نہیں آتا کہ ہم Threat دیں، ایک دوسرے کو ہم زیر کر کے کام بنالیں گے۔ ہم سب ایک ہیں، سب اس ہاؤس کا حصہ ہیں، ہم سب کی عزت ہے اور ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہیئے اور پہلے ہمارا ایک اخلاق جو ہے، اس میں ہم نے اسکے اوپر Bound رکھنا چاہیئے اپنے آپ کو۔ تو میری یہ ریکویسٹ تھی جی کہ مجھے دکھ ہوا ہے یہ باتیں سن کے، اگر ان کے خلاف کوئی بات کی گئی ہے، انہیں دکھ ہوا ہے، انکے خلاف کی گئی ہے تو انہیں دکھ ہوا ہے، ہم کیوں ایک دوسرے کو دکھ دے رہے ہیں؟ ہم کیوں بیٹھ کر ان مسئلوں پر لڑیں؟ اگر ایک دفعہ یہ پارلیمانی لیڈرز بیٹھ جائیں چیف منسٹر کے ساتھ، اگر ان کو ممکن نہیں ہے ان کا، ان کی حق تلفی ہو جاتی ہے پھر تو یہ اچھے لگتے ہیں یہاں بات کرتے ہوئے، میرے خیال میں ابھی تک انہوں نے ایک Sitting بھی نہیں کی جبکہ ہم پچھلے ادوار میں ہر مہینے، دوسرے مہینے بعد ہم چلے جاتے تھے، یہ ہمیں نہیں مل رہا، یہ نہیں مل رہا اور یہ کریں، تو ہم لے لیتے تھے، اپوزیشن میں تھے، تو یہ بھی ہمارے بھائی ہیں، اگر کل یہ گورنمنٹ میں تھے تو آج اپوزیشن میں ہیں، کل پھر یہ Change آسکتی ہے، اس میں کوئی بات نہیں کہ کسی کا حق نہیں، ہم سب ایک جیسے ہیں اور سب عوام کے ہیں، سب نے ہمیں ووٹ دیکر بھیجا ہے، سب کی ضرورت ہے جناب سپیکر لیکن یہ ڈیبیٹ کی بجائے اگر میٹنگ ہو جائے چیف منسٹر سے تو میرے خیال میں وہ بہتر رہیگا۔ میری یہ ریکویسٹ تھی جی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرډر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ نوبزادہ صاحب بہت جذباتی ہیں، آپ مہربانی کر کے، جی ٹھیک ہے جی لیکن اپنے جذبات پر ذرا قابو رکھیں۔

نوابزادہ ولی محمد خان: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ خبره خو زمونږه مولانا صاحب هم وکړله او شاه فرمان صاحب وکړله، قلندر لودهی صاحب هم وکړله، پکار خو دا ده چې مونږه ټول یو ځائې شو، که اپوزیشن والا دی او که حکومتی پارټی ده، ظاهری خبره ده چې مونږه په اپوزیشن کښې یو، مونږ ته فنډ به زیات نه ملاویږی، نور به زمونږ داسې مسائل وی چې هغه به مونږ ته هم دغه کیږی خو مونږه ځکه ناامیده شو چې مونږ سره انصاف نه کیږی او دا پارټی چې کومه ده، دا د تحریک انصاف په نوم باندې ده، ما اوس هم تاسو ته وئیلی وو چې منسټر صاحب په دې هاؤس کښې دننه دا خبره کړې وه، د هغه ډی ایچ او مطابق چې کوم هغوی کړے دے، هغه کارکردګی صاحب داسې ده، دا فائل دے، دا زه تاسو ته درلیږم، دا هم وګورئ، دغسې د نورو فنډونو مطابق، دا هم مونږ سره پرې انصاف نه کیږی جی۔ Main مسئله دا ده چې د یو ایم پی اے په دې حکومت کښې قدر نشته، عزت نشته، مونږه له عوامو چې دا ووټ راکړے دے، څه له ئے راکړے دے؟ عوام دا ووټ چې مونږ له راکړے دے، هغه ئے د خپلو مشکلاتو له راکړے دے، مونږ به راځو، دا به منسټر ته یا چیف منسټر ته، دوئ ته به خپل هغه فریاد کوؤ، که دوئ زمونږ هغه فریاد نه اؤری او یو افسر چې کوم دے هغه صحیح کار کوی او ټهیک وی او د هغه خلاف یو کارروائی کیږی نو دا ډیره د افسوس خبره ده جی، او سپیکر صاحب! دا فائل زه تاسو له درلیږم، دا تاسو لږ وګورئ او دیکښې تاسو پخپله انصاف وکړئ چې یره دا څنګه دے۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ڈسکشن چونکہ ایجنڈے کے اندر لوکل کونسل فنڈز اور لوکل گورنمنٹ فنڈز کی بات تھی اور اس پہ ڈسکشن ہو رہی تھی اور

میں نے جس طرح پہلے کہا کہ ہمارے پارلیمانی پارٹی کے اندر یہ طے ہوا تھا کہ Focus ہم ایجنڈے کے اوپر کرینگے اور پوائنٹس آف آرڈر۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات: دیکھیں سر، میں ایک بات کہتا ہوں، اس روز جو Decision ہوا تھا، میں آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! زه یو ریکویسټ کوم تاسو ته، ما سره صرف پانچ منټ پاتې دی جی۔ دوه ورځې وشوې جی په دې Topic باندې ډسکشن شروع دے۔

(شوراور قطع کلامیاں))

وزیر بلدیات: سر! یہ نامناسب ہے، آپ نے مجھے فلور دیا ہوا ہے، یہ آپ کی چیئر کی بے عزتی ہے، آپ نے مجھے فلور دیا ہوا ہے اور درمیان میں وہ اٹھتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے، مجھے Respond کرنے کا حق ہے۔

(شوراور قطع کلامیاں))

جناب ڈپٹی سپیکر: میں صرف ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں، آپ میری بات سن لیں، پھر اس کے بعد جو بھی Decide کرتے ہیں اسی طرح کر لیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آج یہ دوسرا دن ہے، یہ بحث ہے اور آپ جانتے ہیں کہ 45 لوگوں کی طرف سے لسٹ آئی ہے اور تقریباً 20 اپوزیشن کے لوگوں نے اس پر بات کرلی ہے، تو اب اگر انکی طرف سے ایک بات آجائے تو میرے خیال میں آگے (شور) عنایت صاحب! ذرا ایک منٹ بات کرلیں تو آپ کو جی میں موقع دیتا ہوں۔ (مداخلت) ٹھیک ہے جی، آپ کو موقع دیتے ہیں۔

سردار مہتاب احمد خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

وزیر بلدیات: جی ان کو موقع دیتے ہیں، ان کو دیدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار مہتاب عباسی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میرے خیال میں ہمارے جو ممبرز ہیں، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ ذرا جلدی نہ کریں اور تھوڑا Patience کریں اور آپ سے بھی میں جناب سپیکر، درخواست کرونگا کہ یہ سیشن جو ہے، یہ اسمبلی کا سیشن اپوزیشن نے ریکوزیشن کی ہے اور Agenda based ہے اور یہ نہایت اہم ایشوز ہیں، ہمارے بہت سے ممبرز نے ابھی بات کرنی ہے تو آپ ذرا جلدی نہ کریں، آج کا ایجنڈا اگر آج ختم نہیں ہو سکتا تو کل کر لینگے اور مجھے یقین ہے کہ (تالیاں) جو منسٹر ہیں، وہ ضرور جواب دینگے لیکن ذرا ہمیں احساس کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت کو ذرا زیادہ ذمہ داری کا ثبوت دینا ہے، ان کو Patience زیادہ دکھانا ہے۔ ہمارے ممبرز کو شکایات ہیں، انکے Points of view ہیں، وہ آپ کو سننے کی ضرورت ہے، سنیں آپ انکو اور آپ سے بھی جناب سپیکر صاحب، آج ختم کرنا کوئی ضروری نہیں، بلڈوز نہ کریں، Please do not bulldoze this agenda۔ اگر آپ اس کو چاہیں گے کہ اس کو اگلے ہفتے میں جائے تو جانا چاہیئے کہ یہ ہمارا حق ہے اس پر بات کرنا اور جتنے دن ہم ایجنڈے پر بات ہمارا حق ہے، یہ ہم آپ کو Dictate نہیں کرنا چاہتے لیکن At the same time please, keep it in mind that the Opposition is almost 50% of the House، یہ اپوزیشن چھوٹی نہیں ہے، یہ ہمارے اور حکومت کے درمیان ایک بہت باریک فاصلہ ہے تو آپ اتنی بڑی اپوزیشن کو اس طرح سے Undermine نہ کریں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ میں اتنا Submit کرتا ہوں جی کہ سردار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور پارلیمانی لیڈرز کی اس اجلاس کو شروع ہونے سے پہلے باقاعدہ ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں یہ Decide ہوا ہے کہ دو دن جو ہے تو اس پر الگ، ایک دن کیلئے تھا، میں نے اس کو کل پرسوں سے لیکر، پرسوں بھی اس پر ڈیبیٹ ہوئی، آج بھی Finish ہو رہا ہے، تو اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کو ایک دن اور بھی کریں، میں بالکل اس کیلئے تیار ہوں لیکن فیصلہ یہی ہوا تھا کہ دو دن یہ رہیگا۔ جی سردار حسین بابک صاحب! اس کی وضاحت کریں جی۔

جناب سردار حسین: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بالکل اسی طرح ہی ہے لیکن چونکہ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ جی آدھے صوبے سے زیادہ کے مسائل ہیں سارے ممبران کے اور سپیکر صاحب، ہم یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے تو حکومت کی طرف سے ایک بندہ، ایک بندہ اگر ہمیں جواب دے، جو ہمارے مسائل ہیں، تو وہ ہمارے لئے ایک بھی کافی ہے لیکن سپیکر صاحب، میں بھی آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس دن تو اسی ایجنڈے پر بات جاری تھی اور اچانک ادھر سے سپیکر صاحب، آپ نے دو دن کیلئے جو اجلاس تھا، آپ نے وہ ملتوی کیا۔ ہمیں تو پہلے سے اسی چیز کا بھی احساس ہے کہ چونکہ یہ غریب صوبہ ہے اور ہم تو Continue رکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر! میں آپ سے بار بار ریکویسٹ کر رہا ہوں لیکن آپ مجھے وقت نہیں دے رہے۔

جناب سردار حسین: اور ہمارے علم میں بھی نہیں تھا کہ یہ دو دن چھٹی پھر کیوں ملی؟ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ اگر وہ چھٹی نہ ملتی تو شاید ہم تیسرے چوتھے ایجنڈے پہ پہنچے ہوئے ہوتے۔ سپیکر صاحب، آپ سے بھی ہماری ریکویسٹ ہے، ہم اپنے سارے Colleagues سے بھی ریکویسٹ کریں گے کہ وہ اپنی Constituency کے حوالے سے جتنے جتنے مسائل ہیں جو وہ سمجھتے ہیں، Concrete ان شاءاللہ ہم جائیں گے، Precise جائیں گے، تھوڑا تھوڑا ٹائم لیں گے لیکن اگر سب کو موقع نہیں ملے گا، یہ اتنی بڑی زیادتی ہے تو میرے خیال میں نہ صوبے کو پتہ چلے گا، نہ صوبے کے عوام کو پتہ چلے گا، نہ ہمارے ان لوگوں کو پتہ چلے گا جن لوگوں کے ہم نمائندے ہیں تو سپیکر صاحب، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ ان شاءاللہ چار گھنٹے بے شک ہمارا Minimum time ہے لیکن جو ہم ٹی اے/ڈی اے لے رہے ہیں، جو Expenses ہیں، Working days تو میرے خیال میں پھر پانچ گھنٹے بھی ہو سکتے ہیں، چھ گھنٹے بھی ہو سکتے ہیں، سات گھنٹے بھی ہو سکتے ہیں اور بیٹھنے میں میرے خیال میں صوبے کے مسائل اٹھانے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ذرا گزارہ کرو گے تو ان شاءاللہ کام ٹھیک ٹھاک چلے گا۔ سپیکر صاحب، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فریڈرک عظیم صاحب بہت جذباتی ہیں جی، بہت خفا ہو رہے ہیں جی، ان کو ٹائم دیدیتے ہیں، ذرا ایک منٹ سن لیتے ہیں۔

جناب فریڈرک عظیم: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کو اسلئے بار بار ریکویسٹ کر رہا تھا چونکہ میرا تعلق اقلیت سے ہے اسلئے آپ مجھے نظر انداز کرتے ہیں۔ اس وقت ڈیویلپمنٹ فنڈز کی بات ہو رہی ہے تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ حکومتی ممبران کو آپ سات سات کروڑ روپے دیتے ہیں اور اپوزیشن کو ایک ایک کروڑ روپے اور میرا تعلق دیکھیں ایک حلقے سے نہیں ہے، میں پورے صوبے کی نمائندگی کرتا ہوں اور تقریباً 20 ڈسٹرکٹس جو ہیں وہاں پر میری کمیونٹی ہے تو اسلئے ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ہم ہیلتھ، ایجوکیشن میں بھرپور خدمت کرتے ہیں، ہمارے ادارے ہیں، سکولز ہیں، کالجز ہیں ہاسپٹلز ہیں، ہم ان کی خدمت کرتے ہیں اور ہمیں ہمارے اداروں کو کوئی فنڈ جو ہے نہیں دیا جاتا۔ آپ جو ایک کروڑ روپیہ مجھے دے رہے ہیں، مجھے اپنے اداروں پر، اپنے Churches پر اور اپنی کمیونٹی پر لگانا ہے تو اسلئے یہ بہت زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔ آرٹیکل 36 کی بات کی گئی، میری بہن نے کی تو یہ صرف کتابوں تک محدود ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا کیونکہ آرٹیکل 36 میں کلیئر کٹ ہے کہ Minority کو مساوی حقوق دیئے جائیں گے لیکن یہاں پر تو ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ ماضی کی حکومتوں نے منصفانہ تقسیم کی تھی جہاں تک میرا اندازہ ہے لیکن موجودہ حکومت جو ہے ان سے تو ہمیں انصاف کی بہت توقع تھی لیکن یہ اقلیتوں کے ساتھ جو ہے بہت ناانصافی ہو رہی ہے۔ میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ جب آل سینٹ چرچ کوہاٹی گیٹ میں دھماکہ ہوا، خودکش ہوا تو اس وقت چیف منسٹر صاحب نے یہ اناؤنس کیا کہ کرسمس سے پہلے، 10 لاکھ روپیہ انہوں نے اناؤنس کیا تھا کہ کرسمس سے پہلے اس کی Maintenance اور Repair ہو جائے گی۔ آج 27 فروری ہے لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا، یہ صرف اعلان کی حد تک تھا اور اس میں Maintenance اور Repair میں کنسلٹنٹ کا کیا کام ہے؟ جب سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں میں نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تو مجھے منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ کنسلٹنٹ، Maintenance اور Repair میں کنسلٹنٹ کا کیا کام ہے؟ تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا اور حکومت سے بھی، پہلے تو وہ جو انہوں نے 10 لاکھ روپیہ اناؤنس کیا ہے، وہ ایسٹر سے پہلے پہلے اس کی Repair جو ہے وہ ہونی چاہیئے اور چونکہ میں پورے صوبے کی نمائندگی کر رہا ہوں اسلئے کم از کم دس دس کروڑ روپیہ جو ہے ہمارے Minority کے ممبرز کو جو ہے دیئے جائیں (تالیاں) ساتھ لیڈیز کو بھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ میرے خیال میں عنایت صاحب پہلے بات کر رہے تھے، بیچ میں سردار صاحب آگئے تو دوبارہ ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب! ہم بات کرلیں تو پھر وہ جواب دیدیں گے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ سردار صاحب کو میں نے موقع دیا، ہمارے Seasoned Parliamentarian ہیں، Politician ہیں۔ میں نے ان کے احترام میں ان کو موقع دیا، اس کے بعد سردار بابک صاحب کو آپ نے موقع دیا، میں ان کو اس پارلیمانی پارٹی کی Decision کو یاد دلانا چاہتا تھا۔ دیکھیں اس پارلیمانی پارٹی کے اندر جو Decision ہوا تھا، ہم نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ This is your agenda، اپنے ایجنڈے کے اوپر چلیں اور اس کو Kill نہ کریں۔ پوائنٹ آف آرڈرز اور اسطرح کو ئسچنز کے اوپر لمبی لمبی ڈیبیٹ، یہ انہوں نے خود وعدہ کیا تھا کہ یہ ہم ایجنڈے پہ Restrict کریں گے اور ایجنڈے پہ رہیں گے لیکن اس میں یہ بھی Decision ہوا تھا کہ صرف لاء اینڈ آرڈر پر دو دن کیلئے اس پہ ڈیبیٹ ہو گی جبکہ باقی جو ایجنڈا پوائنٹس تھے، اس پہ ایک ایک دن ڈیبیٹ ہو گی لیکن یہ دو دن یہ ڈیبیٹ چلی ہے اور جس رفتار سے یہ چل رہی ہے تو مجھے لگتا ہے کہ یہ ایجنڈا ایک مہینے میں بھی 'کمپلیٹ' نہیں ہو گا کیونکہ اس کے بعد حکومت کا ایجنڈا ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ جو ٹائم اس وقت اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ ہمارا طے ہوا تھا، اسی پہ آپ Dispose of کریں اور ان کے پندرہ بیس بندے جو ہیں مسلسل کوئسچنز کے اوپر بھی بولتے رہے ہیں، کال اٹینشن نوٹسز، یہی ایجنڈا ہے جو کال اٹینشن کے تھرو ڈسکس ہوتا رہا ہے۔ بخت بیدار صاحب بار بار بات کر رہے ہیں، انہوں نے اپنی تقریر کی ہے، انہوں نے سراج صاحب کے حلقے میں 60 کلومیٹر روڈ کی بات کی ہے، اس کا Response بھی آگیا ہے، اس کی Further clarification میں بھی کروں گا۔ اسلئے ایک ایجنڈا پہ اگر ایک ایک ممبر بار بار اٹھ کر بات کر رہا ہے، اس کی جسارت کر رہا ہے تو یہ نامناسب ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل یہ حق تلفی ہے۔

وزیر بلدیات: اس روز آپ نے اپوزیشن کو بھی پورا موقع دیا، انہوں نے ہر قسم کی بات کی، ہمیں Respond کرنے کا موقع آپ نے نہیں دیا اس روز، اسلئے ہم جب صبح جاتے ہیں تو اخبارات کے اندر جو Picture آتی ہے، وہ یہ ہوتی ہے کہ سب کچھ بے انصافیاں ہو رہی ہیں اور حکومت کی طرف سے اس کا کوئی Response نہیں آتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب ہے، آپ اس ایجنڈے کو آج ہی Conclude کریں (تالیاں) اور کل یہ رولنگ آپ دیدیں۔ یہ میری تجویز ہے کہ یہ جو طے ہوا تھا، ایک روز اس پہ ڈسکشن انہوں نے کی، اس پہ دو روز ہو گئی ہے، اس کو تیسرے روز نہ لے چلیں، یہ سلسلہ چلتا رہے گا تو آپ کا ایجنڈا Dispose of نہیں ہو گا، یہ Indefinitely جاری رہے گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

وزیر بلدیات: اور یہ جو حکومت کے وسائل کی اور عوام کی اور Public exchequer کی بات کرتے ہیں تو یہ تو انہی کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر بخت بیدار خان، پلیز۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی چې د ډیر جدوجهد نه پس د راله ټائم راکړو، ډیره زیاته، تا خو همیش زما عزت ساتلے دے خو زه نه پوهیږم چې پته نه لګی چې دا ورځ دوه لکه اپوزیشن سره زیاتے شروع کړے دے او سپیکر صاحب، قسم په خدائے چې زمونږ دا ممبران ستاسو ګورې ډیر زیات خیال ساتی، ډیر خاطر کوی ځکه چې ته بیلنس خبرې کوې، نور مزید مطلب دا دے چې اوس که زه دا خبرې زیاتوم نو ټائم بیا نور مزید لګی، زه به خپلې خبرې له راشم۔ جناب سپیکر صاحب، اول خو زما او زما د اپوزیشن ورونړو دا یو غټه ګیله ده چې کوم ایشوز باندې، کومه ایجنډا باندې زمونږه د حکومت نه ګیلې دی، خفګانونه دی، پریشانئ دی، یو ورځ قائد ایوان راغلے دے، ناست دے بیا هغه دا تکلیف نه دے کړے چې راغلے وے، ناست وے او سنجیدګئ سره ئے د دې ممبرانو خبره اؤریدلې وے چې بهئ کومه خبره Genuine ده او کومه خبره

غیر Genuine ده۔ مونږ ته که هر منسټر صاحب پاڅیدلے دے جواب ئے راکړے دے نو هغه په داسې انداز ئے راکړے دے لکه چې هغه زما اپوزیشن وی او زه په اقتدار کښې یم۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو ته به پته وی چې کله بجټ اجلاس کیدو نو زمونږه دلته قائد ایوان دا خبره کوله چې مونږه د ټولو فارمولو سره تیار راغلی یو او زمونږ سره په هیلتھ باندې، زمونږ سره په ایجوکیشن باندې، زمونږ سره Already په ټول حالاتو باندې د تحریک انصاف سره یو خپله ایجنډا ده او مونږه تیار راغلی یو، بیا پکښې هډو څه شته نه، زه په افسوس سره دا خبره کومه، اته میاشتې تیرې شوې، درې کوارټره ختم شو هغه طرف نه هم آواز راځی چې یو تیګه نه د ایښودې شوې، د دې طرفه هم آواز راځی چې یوه تیګه نه ده ایښودې شوې او کال په ختمیدو دے۔ زه دا وایم پکار دا ده چې زمونږه حکومتی ورونږه بیا هم په دې سوچ وکړی چې دوئ به قوم له ورځی او ورته به وائی چې مونږ تاسو رالیږلی یو او د بدلون په نوم باندې نن تاسو لاړ شئ وګورئ حالات۔ د امن و امان خبره یو طرف ته، په هغې باندې بحث شوے دے خو په ډیویلپمنټل باندې مونږه پریږدوه خو د دې سرکاری ممبرانو کوم کار کړے دے۔ زه دا خبره کوم، که زما دلته کښې خور زنانه پاڅی نو هغه یواځې د ځان خبره نه کوی، هغه د حکومتی زنانو خبره هم کوی۔ که زما د دې ځائې نه بل ممبر صاحب پاڅی هغه سپیکر صاحب، ته هم د یوې حلقې نه راغلے ئې، ستا خبره هم کوی او د هغوی خبره هم کوی۔ پکار ده چې دوئ بیک وقت زمونږ خبرې سره هاں کړی وے۔ سپیکر صاحب، زه اوس راځم خپلې حلقې ته، دا عنایت الله صاحب چې کومه خبره کوی، دوئ د بره دیر سره تعلق ساتی او زه او سراج صاحب د کوزې ضلعې سره تعلق ساتو۔ ته ما ته دا اووایه، د اے ډی پی کتاب راواخله سپیکر صاحب! ستا دې کوهاټ کښې په اے ډی پی کښې د روډ نوم نشته، زما د نورو ممبرانو د روډ نوم نشته، د دوئ Even دا ټولې ضلعې پکښې نشته، صرف دیر بالا دے پکښې او دیر پائین دے پکښې، مخصوص انداز باندې او بیا چې امبریلا تقسیم شوې ده، د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه چې کوم کاغذ مونږ ته راغلے دے، روازانه راروان دی، تاسو ته به دا پته لګی، تاسو ته به زما نه زیاته پته لګی چې د امبریلا لاندې کوم حساب کتاب روان دے۔ آټھ کروړ روپئ جی بجلئ ته وتلې

دی، په هغې کښې زما لوئر ضلع ده او PF-97 ترې کټ شوے دے۔ پبلک هیلتھ کښې هرې حلقې ته یو سینیټیشن او یو پبلک هیلتھ سکیم ورکړے شوے دے، او ما ته یو پبلک هیلتھ سکیم وتلے دے خو PF-97 ترې پاتې شوے دے۔ سراج صاحب زما مشر دے، کم از کم ده له دا سوچ پکار وو، زه چې د کومې حلقې نه کامیاب شوے یم، هلته ایم این اے د جماعت اسلامی هم راسره کامیاب شوے دے۔ بره تیمرگره او ثمرباغ ته د سوئی گیس د پاره پائپ لائن شته او 26 کلومیټر لائن زما په حلقه کښې تلے دے، زه په Gateway یم، ما ته یوه روپۍ نشته، نه هلته SMS شته۔ د دې نه به نور څه جوړیږی خو د لاء اینډ آرډر مسئله به جوړیږی۔ زه دا عرض کوم، دا درخواست کوم، دا زه د ځان خبره نه کوم، دا زه د ټول ایوان د ممبرانو خبره کوم چې دا بې انصافی نه په ترازو کښې شته او نه په تحریک انصاف کښې شته، لهذا زما دا درخواست دے، که زما خویندې مطالبه کوی، دا هم د دې صوبې 51 percent آبادی ده، د دوئ حق دے او که زما نور ورونړه خبره کوی، هغه هم د دوئ حق دے او څنګه چې سردار صاحب اوویل، دا هغه اپوزیشن نه دے چې کمزورے اپوزیشن دے، که تاسو په دې فیصلو غور ونکړو، کیدې شی چې مونږه عدالتونو ته لاړ شو او که تاسو په دې خبرو غور ونکړو، مونږ به بهر اسمبلۍ اجلاس رااوغواړو لکه څنګه چې سینیټ راغوښتلے وو (تالیاں) او بیا به د پختونخوا پښتنو له جواب تاسو ورکوئ چې دا بې انصافی چې دا اپوزیشن د سرکار په نیمه برابر دے، دا زیاتے ولې کیږی۔ ډیره مهربانی جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، اول مونږه اپوزیشن والا خبره وکړو، بیا به دوئ جواب راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یرہ بہت مجھے افسوس ہوتا ہے، طریقے بھی مجھے بتاتے ہیں، بہت افسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تو اسی پر کر رہا ہوں وائنڈ اپ۔ میں یہی کہتا ہوں کہ ایک ادھر سے کھڑا ہوتا ہے اور دوسرا ادھر سے تو یہ بہت Embarrassing situation ہے۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): ایک منٹ بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھئی وہ آپ اٹھیں گے پھر وہ دوسرا، پھر وہ جواب دے گا تو۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! ولې مونږ ته د خبرې حق نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د کولو حق دے خو بیا به هغوی جواب کوی، د هغې فریډرک عظیم خبرې۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: مجھے ایک منٹ ٹائم دیدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے بولیں ایک منٹ۔ نہیں اسکا حق بنتا ہے کہ پہلے اس کو سنیں اس کے بعد (شور) ہاں کل سے جو ہے تو بس یہی کرتے ہیں کہ نہ کوئسچن لیں گے اور نہ جو ہے، باقی ایجنڈا لیتے ہیں پھر اسی پر بحث کریں گے بس۔ کیونکہ ابھی آئٹم نمبر 8 پر ابھی تک کوئی ڈسکشن شروع ہی نہیں ہوئی جی۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: شکریہ آپ کا۔ میرے دوست جنہوں نے Minority کے حوالے سے بات اٹھائی، وہ تو میرے خیال میں چلے گئے، کہاں چلے گئے، میں کس کو کہوں؟ لیکن یہ ہے کہ میں صرف ایک یاداشت دلانا چاہتا ہوں کہ تحریک انصاف کی حکومت انصاف کی حکومت ہے۔ انہوں نے بم بلاسٹ کی بات کی، Churches کی بات کی، سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے سب کو Compensation پورے ٹائم میں دیا جو وعدہ کیا تھا، سب کو پیسے مل چکے ہیں، میرے پاس پوری لسٹ پڑی ہے۔ دوسری بات اگر نہیں ملے، سب کو ملے ہیں، اگر نہیں ملے تو نواز شریف صاحب نے جو 10 کروڑ کا اعلان کیا، وہ ابھی تک نہیں ملے، سنٹرل گورنمنٹ نے 10 کروڑ کا اعلان کیا تھا ابھی تک وہ نہیں ملے ہیں اور اس کیلئے بھی سوموٹو نوٹس لے لیا کورٹ نے۔ 10 کروڑ روپے کا اعلان، وہ نہیں ملے۔ 10 کروڑ کا اعلان ابھی تک نہیں ملا سنٹر سے، وہ ہم مانگ رہے ہیں۔ 10 کروڑ، 10 کروڑ کا۔ اس کے علاوہ، اس کے علاوہ جو بات آپ کر رہے ہیں، Minority کے حوالے سے یہ پہلی گورنمنٹ ہے، یہ پہلی گورنمنٹ ہے جس نے Minority Welfare Officer کیلئے پوسٹیں Create کیں۔ یہ پہلی گورنمنٹ ہے کہ جس نے Minority کو منسٹری دی، اس سے پہلے کون تھا، اس سے پہلے کسی نے منسٹری دی ہے Minority کو؟ اس سے پہلے جو گورنمنٹ تھی، آپ نے دی ہے؟ آپ آج بول رہی ہو، وہ آپ کے گورنمنٹ نے دی ہے؟ دی ہے آپ لوگوں نے؟ تین تین ممبرز آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ اس کے علاوہ میں آپ کو بات کہوں کہ ہماری جو کمیٹیاں بن رہی ہیں، ڈسٹرکٹ میں ہماری Minority

Committees کی تشکیل ہو رہی ہے، ہمارے ورکنگ گروپس بن رہے ہیں، ہم Minority کے کام کر رہے ہیں، Minority کو زیرو کرنے والے آپ کیوں یہ بات کر رہے ہیں آج؟ Minority کے حق کی بات آج آپ کو یاد آئی ہے، کل تک آپ کی حکومت تھی، آپ نے Minority کے Rights کیوں نہیں دیئے؟ 0.5% کوٹہ Minority کا آپ کے دور میں تھا، آج میں فخر سے کہتا ہوں کہ تین پرسنٹ کوٹہ ہے، آج تین پرسنٹ کوٹہ کر کے دیا ہے ہم نے۔ یہ ہماری حکومت ہے، چھ سات مہینے میں ہم نے یہ کام کر کے دکھائے ہیں۔ انتظار کرو ان شاء اللہ و تعالیٰ اور بھی Minority کو ہم اوپر لے کر جائیں گے۔ آپ دیکھتے رہو۔ بہت مہربانی سپیکر صاحب۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ حسین خان، پلیز۔ شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: نه نه جی ما خو ټائم عصمت الله مولوی صاحب له ورکړے وو، زه نه کوم۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر، د مشکواة شریف یو حدیث مې سحر د نظر نه تیر شو۔ نبی کریم ﷺ فرمائی "ان الله مع القاضی العدل حتی لو جار خلاه الله"۔ الله رب العالمین تر هغه وخته پورې د حاکم سره خپل ماهیت او خپل نصرت شامل حال کوی تر کوم وخت پورې چې دے په انصاف فیصلې کوی او چې ده کله حق تلفی شروع کړله نو الله تبارک و تعالیٰ ئے بیا نصرت او ماهیت او حمایت پرېږدی۔ جناب سپیکر! چې کله د دې حکومت قیام وشولو، بنیادی عناصر په دیکښې تحریک انصاف او جماعت اسلامی د دواړو د الفاظو نه د انصاف او د اسلام یو داسې جهلک راتلو، مونږ وئیل چې کم از کم په دې دوه معاملاتو باندې خو به دا حکومت چرته هم Compromise نه کوی۔ سپیکر صاحب، وقت انتهائی مختصر دے، زه شارټ کټ تاسو ته صرف د خپلې ضلعې حالات مخې ته ایږدم۔ جناب سپیکر، زمونږه بونیر کښې درې صوبائی

حلقې دی، د PK-77 نه جناب سردار حسین بابک صاحب کامیاب شوے دے ، د PK-78 نه جناب حبیب الرحمان صاحب کامیاب شوے دے او د PK-79 نه زه۔ زمونږه Local resources of income چې څومره دی، د هغې چې کوم آمدن راتلو ډسټرکټ کونسل ته، هغه زمونږ سره جمع شوے وو پانچ کروړ 31 لاکھ روپئ۔ مونږ خو په دې توقع کښې وو چې کله د دې تقسیم کیږی نو که د انصاف په تله باندې تللې کیږی نو دا به په څه یو معیار باندې خامخا تقسیمیږی یا به د پاپولیشن د آبادئ په بنیاد یا به د غربت په بنیاد یا به په Need basis د ضرورت په بنیاد۔ جناب سپیکر، زما په حلقه کښې لس یونین کونسلې دی، د حبیب الرحمان حاجی صاحب حلقه کښې نهه یونین کونسلې دی، د سردار حسین بابک صاحب په حلقه کښې اته یونین کونسلې دی، د پاپولیشن او د آبادئ په بنیاد زما حلقه د ټولو نه سیوا ده چې څومره زمونږه لوکل ریسورسز دی نو د ډسټرکټ کونسل چې کوم لسټونه ما رااوغوښتل نو جناب سپیکر، صرف ئے زما حلقه، د ټولې ضلعې چې کوم آمدن راغلے دے 43%، دا صرف او صرف د PK-79 نه دے ، بیا پکښې حق جوړیدلو چې زما د حلقې عوامو ته زیاته حصه ورکړلې شی۔ کوم Crises چې تیر شو، Militancy تیره شوله، د هغې خلاف فوجی آپریشن تیر شو، واحد زما حلقه ده چې په دیکښې پوره پوره بستی د سلطان وس دا بلډوز شوې ده د جیټ طیارو په بمبارئ باندې، د هغې انفراسټرکچر تباه دے ، د هغې د پبلک هیلتھ سکیمونه تباه و برباد دی، د هغې روډونه تباه دی، د هغې سکولونه تباه دی۔ په هغې اعتبار سره هم ډیر حق جوړیدو، ډیر افسوس سره دا خبره کوم جناب سپیکر! چې کله ما نه زمونږه ډی سی صاحب د هغې د پاره سکیمونه اوغوښتل، وئیل ئے چې د بیس بیس لاکھ روپو درې سکیمونه راکړه، د 60 لاکھ روپو ما ورکړل، بله ورځ له چې اخبار کښې ټینډرز مې وکتل نو تقسیم څه داسې شوے وو، تاسو ورته هم وګورئ او زما مخامخ ناست د ټریژری بنچ باندې ورونړه دوئ د ورته هم وګوری، که دوئ ته دا انصاف ښکاریږی بې شکه زه به Stamp ولګوم چې دا انصاف دے۔ جناب سپیکر، د سردار حسین بابک صاحب حلقې ته 88 لاکھ روپئ، زما حلقې ته 89 لاکھ روپئ او د حبیب الرحمان حاجی صاحب ته تین کروړ 44 لاکھ روپئ ورکړلې شوې (تالیاں) جناب سپیکر،

ما په دې حواله باندې پښتنه وکړله چې دا چا ؟ نو وائی چې دا خو ډیډک چیئرمین صاحب کړی دی، د هغوی د کور نه مونږ ته لستونه راغلی دی، د هغوی د ډیرې نه، نو ما Rules رااوباسل چې د ډیډک چیئرمین د هغه په Authorities کښې د ډسټرکټ کونسل، د لوکل کونسل فنډ دا شامل نه دے۔ مونږ د ډیډک میټنګ کښې ناست وو، زمونږه چیئرمین صاحب چې هغه د ډیډک چیئرمین هم دے او هغه ورسره ورسره صوبائی وزیر هم دے ، حاجی حبیب الرحمان صاحب تشریف فرما وو، ما د ډی سی صاحب نه پښتنه وکړله چې تا په کوم بنیاد باندې دا خو ستا اتهارټی ده، ته Authorized سړے ئے ، دا تا په کوم بنیاد تقسیم کړی دی؟ هغه اووئیل مولانا صاحب! تا ته پته نشته، دا حکومت د چا دے او دا منسټر ئے څوک دے۔ ما وئیل زه ټهیک ده صحیح ده، دا خو بیا انصاف نه شولو، دا خو بیا هغه جنګل والا قانون شولو "*جس کی لاٹھی اس کی بھینس*" خو دا ګیله به بیا نه کوؤ چې مخکښې خلقو ناانصافی کړې ده۔ جناب سپیکر، زه حیران یم چې دا په کومه تله باندې دا زمونږه فنډ تقسیم شوے دے ؟ عجیبه خبره ده چې د کومې تلې د پاسه چې په پوسټر کښې لیکل کیدل چې "وَأَقِيمُوالْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ"، چې انصاف سره تلل کوئ او بل ته د هغه په حق کښې تاسو کمی مه کوئ۔ جناب سپیکر، دا هغه تله وه چې دا تقسیم پرې وشولو۔ محترم جناب سپیکر صاحب، آواز لګیدو د ریاست مدینه چې جی مونږ به د ریاست مدینه قیام کوؤ، د مدینې منورې په ریاست کښې داسې قسم فیصلې وے ؟ حضرت عمر فاروقؓ فرمائی چې د انسان حق تلفی لا څه " لو مات الکلب جوعاً علی شط الفرات "، که سپے هم د حق تلفئ د لاسه د فرات د دریاب په کناره باندې مړ شی، زه په دې یریږم چې امیرالمومنین حضرت عمر نه به الله رب العالمین د سپی د حق باره کښې پښتنه کوی۔ زه د خپل د یو نیم لاکھ زما د حلقې د خلقو، د باسیانو، د باشندګانو د هغوی د حق پښتنه د چا نه وکړم؟ زما شاه فرمان صاحب زما ډیر ورور دے ، د حکومت ترجمان هم دے او ډیر په ښه انداز چې کوم دے د حکومت ترجمانی کوی نو زه به ورته دا اووایم چې شاه فرمان صاحب! ما ته به جواب راکوې خو اخوا دیخوا نه:

ے *ادھر ادھر کی بات نہ کر، یہ بتا یہ ظلم کیوں ہوا*

مجھے کسی اور سے نہیں یہ تیرے مونچھوں سے سوال ہے

(قہقہے اور تالیاں) ما له به جواب را کوئ جناب شاه فرمان صاحب۔ دا ولې دا سې کيږی؟ او بيا جناب سپيکر، زمونږه يونين کونسلو کښې فنډ پروت وو د هغې تقسيم وشولو، زما حلقه کښې ډير معذرت سره دا خبره کوم، مونږ وايو د عوامو مينډيټ په پنجاب کښې تسليم نه شولو او هلته جعلی مينډيټ باندې حکومت قائم شولو۔ مونږ چې کوم صحيح مينډيټ حاصل کړے دے او دې اسمبلئ ته راغلی يو نو زمونږ مينډيټ چا تسليم کړو؟ زما په حلقه کښې په لسو يونين کونسلو کښې جناب سپيکر، يونين کونسلو کښې چې کوم فنډ پروت وو، په هغې کښې27 لاکھ روپئ زما په نشاندهئ باندې د هغوی سکيمونه پريښودلې شو او زما په حلقه کښې32 لاکھ روپئ د جماعت اسلامی د تنظيمونو په نشاندهئ باندې پريښودلې شول، زه ډير معذرت سره دا خبره کوم۔ جناب سپيکر، زه نئ خبره تاسو ته کوم چې ما ته د خپل ډسٹرکٹ کونسل د چيف پلاننگ آفيسر چې کوم د هغه د آفس نه فون راغے چې مونږ ته د پاس نه هدايات راغلی چې ستا حلقه کښې د ډسٹرکٹ کونسل چې څومره، د يونين کونسلو چې څومره فنډ دا اوس لګی نو د دې کليئرنس به زمونږ جناب حبيب الرحمان صاحب ورکوی چې هغه د PK-78 نه منتخب ايم پی اے دے، ته به نه ورکوې، سکيمونه به هم هغه ورکوی او نشاندهی به هم هغه کوی او ورسره به پرې چې کوم دے نو Okay report هم هغه ورکوی۔ زما په خيال باندې جی دا خو مونږ به ټھيک ده خاموش يو، خلقو مونږ ته ووټ راکړے دے، که د مينډيټ احترام وی، زه د بل په حلقه کښې مداخلت نه کوم، بل د زما په حلقه کښې مداخلت نه کوی، سيدها سادها خبره ده، هغه د خپلې حلقې منتخب ممبر دے، هغوی ته بالکل اختيار حاصل دے چې په کوم ځائې کښې ضرورت دے او جناب سپيکر، نتيجه ئے څه رااووتله چې کله د غير منتخب خلقو په لاس باندې فنډ لاړو، زه نن په دې فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کوم، ما چې کوم سکيمونه ورکړی وو ډسٹرکٹ کونسل ته، هغه عوامی او اجتماعی وو او د غير منتخب خلقو د لاسه چې کوم سکيمونه زما د فنډ د Utilization د پاره هغه راغلل، هغه سکيمونه ټول ذاتی او هغه شخصی چې کوم دے بنياد باندې دی، په هغې کښې اجتماعی مفاد نشته دے۔ لهذا جناب سپيکر،

تاسو په یو ډیره لویه کرسئ باندې ناست یئ، زه ستاسو نه دا توقع ساتم چې تاسو به د حکومت نه په دغه معامله کښې ضرور چې کوم دے نو هغه د انصاف مطالبه کوئ او بیا جناب سپیکر، ټوبیکو سیس فنډ تقسیم شو، خلق وائی د اے این پی په دور کښې ظلم وو، حق تلفی وه، ناانصافی وه فلاں او فلاں وو، ما د اے این پی د دور د ټوبیکو سیس فنډ په بونیر کښې د ډسټری بیوشن لسټونه رااوباسل، جناب سپیکر، Equal distribution شوے دے، برابر تقسیم شوے دے او سخکال چې کوم تقسیم وشو نو تاسو ته زه لږ د دے تلې تول ښایم چې دا په کومه تله باندې تللې شوی دی۔ جناب سپیکر، زما حلقې ته ئے چھ لاکھ روپئ راکړلې او زمونږ محترم منسټر صاحب ته ایک کروړ 17 لاکھ روپئ چې کوم دے دا ملاؤ شولې۔ زه خو حیران یم په دې خبره باندې، دا ټھیک ده مونږ به تر څه وخته پورې خاموش یو خو جناب سپیکر، که زما د حلقې دا عوام دې روډونو ته رااوځی او دا مطالبه کوی چې مولانا صاحب! ته خو په اپوزیشن کښې شوې خو دا زمونږه جرم څه دے او زمونږه گناه څه ده، مونږه صرف د بمبارو د پاره یو، مونږ صرف د جیټ طیارو د پاره یو؟ مونږ صرف د دې د پاره یو چې خلق راباندې خپلې خپلې پالیسئ چې کوم دې نو Implement کړی او بیا چې کله د فنډ د استحقاق خبره راشی نو هغه به بل طرف ته ځی؟ زما په خیال باندې زه ستاسو په وساطت سره د حکومت نه دا مطالبه کوم او ورته وایم چې:

ہم ہیں خاموش کہ در ہم نہ ہو صوبے کا نظام

اور ہمارے یہ معزز سمجھتے ہیں کہ ان میں طاقت فریاد نہیں

طاقت فریاد شته دے خو بهرحال د صوبې حالات داسې دی چې مونږه ئے ازمائیو نه ورنه حالات به دې ته راشی چې د خپلې حلقې عوامو ته به اووایم چې راشئ د دې صوبائی اسمبلئ مخې ته لږ غوندې کیمپ ولگوئ او دې دنیا ته اووایئ چې دا څنگه انصاف روان دے او دا څنگه ترتیب روان دے؟ نو زه امید لرم، توقع ساتم چې جناب شاه فرمان صاحب خپل Statement کله د حکومتی ترجمان په حیثیت باندې ورکوی او زما په خیال باندې اوس وزرې وهی پاڅی نو ان شاء الله توقع به ساتم چې په خپل روایاتی انداز کښې به دے دا خبره کوی چې مکمل انصاف د هر ایم پی اے سره، سی ایم ډیز کښې خو زمونږه سره انصاف نه

کیږی جناب سپیکر، خو د اے ډی پی په ډسټری بیوشن کښې زمونږ سره که انصاف نه کیږی نو مونږه به چلو اووایو، خو دا خو زمونږ لوکل ریسورسز دی نو زما چې کوم دے نو ټیکس دے، زما دغه دے او هغه به په بله حلقه کښې لګی نو زما په خیال باندې دا ډیره لویه بې انصافی ده۔ لهذا زه په دغه حواله باندې چې کوم دے نو دا خپل دغه مې تاسو ته مخې ته کیښودلو۔ ډیره ډیره مننه او ډیره ډیره شکریه۔

(تالیاں)

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! یو دوه منټه ځه وئیل غواړم۔

جناب ډپټی سپیکر: ټهیک شوه جی۔ کریم خان صاحب! دوه منټه واخلئ، تاسو نه پس بیا دوئ جواب وکړی۔

جناب عبدالکریم: ډیره مهربانی جی۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب.....

جناب ډپټی سپیکر: عنایت صاحب! دوئ دا دوه منټه د واخلی، بیا هغې نه پس تاسو جواب وکړئ۔

جناب عبدالکریم: زه به کوشش کوم چې Duplication ونشی۔ صوابی ضلع په 57 یونین کونسلو باندې مشتمله ده، شپږ د صوبائی اسمبلئ حلقې په صوابئ کښې دی، ټولې حلقې نهه یونین کونسله دی او زما حلقه چې ده نو هغه لس یونین کونسله ده۔ زما هغه حلقه ده PK-34 چې زمونږه په تیار بلډنګ کښې د صوابئ یونیورسټئ اعلان وشو د ټیکنیکل ایجوکیشن په بلډنګ کښې، مونږه قربانی ورکړه خو دې حکومت چې د هغې د پاره زمکه Acquire کړه ورستنی ګورنمنټ، هغه پیسې رااونه رسیدلې په ټائم هغې یونیورسټئ ته او هغه Section 4 چې دے شپږ میاشتې پس Vacate شو۔ هم دغه رنګې د ټوبیکو سیس په مد کښې زما حلقې له 47 لاکهه روپئ مختص شوې دی۔ ما سره جختې نورو حلقو کښې، یوکښې شپږ کروړه، یو کښې اووه کروړه، زه نن د دې هاؤس په ریکارډ باندې دا راولم چې زما د حلقې د پروډکشن ایریا باندې چې کوم تقسیم شوے دے، ایکسائز ډیپارټمنټ کړے دے، هغه بالکل ظلم او غلط شوے دے، د هغې Proof به ان شاء الله زه سیکرټری ایکسائز له ورکوم۔ زما د حلقې د

2011-12 پروډکشن ایریا پانچ هزار 115 ده چې زما اووه اته کروړه روپئ ټوبیکو سیس کښې جوړیږی، هم دغه رنګې زما دا حلقه چې ده، په دیکښې د کنډ پارک په نوم یو ډیر ښکلې پارک دے چې یو خوا ترې دریائے کابل دے او بل خوا ترې دریائے سندهـ دے او د هغې نه ډیره غټه Revenue Tourism له راځی خو ډیر افسوس سره چې هغې له کوم سړک ځی، د هغې ګرد و غبار سره هغه سړک بالکل ختم شوے دے۔ د هغې ګرد و غبار سره زما د زمیندارو هغه ټول فصلونه پرې تباه شول او هم دغه رنګ زما د حلقې وسائل چې د شګې په رنګ کښې ټولې صوبې له ملاویږی، د هغې ډیوټی ټیکسز حکومت له ځی خو د هغې د وجې نه چې کوم زما سړکونه، که د جلبئ اوچ خوړ دے، د هغوی سړک، دا رنګ د لاهور په شا باندې سروس روډ د هغې د وجې نه ټول کھنډر پروت دے۔ زما محترم سپیکر صاحب، دغه شان په شوګر سیس کښې زما د حلقې څه برخه نشته۔ د دې نه علاوه د ډسټرکټ کونسل د فنډ تقسیم وشو، په هغې کښې دا زما حلقه نظر انداز شوې ده۔ سپیکر صاحب، ما له د بجلئ په مد کښې یو کروړ روپئ ملاؤ شوې دی، ما سره جخته هغه حلقه چې د چا ورور په قومی اسمبلئ کښې مونږ پاس کړے دے، زما حلقه هم هغه صاحب چې کله په قومی اسمبلئ له ولاړ وو نو بائیللې وه خو چې مونږ ورسره شو، زما حلقه په قومی اسمبلئ کښې هغوی وګټله، مونږه دا قربانی ورکړې ده، باوجود د دې نه یو کروړ په بجلئ کښې زما حلقې له او شپږ کروړه په بجلئ کښې د هغوی حلقې له۔ دغه رنګ د سوئی ګیس په مد کښې چې ما سره په جوائنټ الیکشن کښې عوامو له دا وعده زما په حجره کښې کړې وه چې 30 کروړ روپئ به راؤړم، پینځه کروړه روپئ د هغوی حلقې د پاره جمع شوې او مونږ پکښې نه یو۔ جناب سپیکر صاحب، Interference position چې د ورکرانو څومره لوئې Interference دے، درې ځله ما وزیر تعلیم له د هغې فیمیل ایس ډی او د ټرانسفر کینسلیشن د پاره چټ ورکړو چې په ټول ایجوکیشن کښې ایماندار او Competent ښځه ده، څه وجه ده چې د یو صاحب ورور راغلو او ورته ئے اووئیل دا کار داسې وکړه، هغې ورته اووئیلې وروره! ته څوک ئے؟ په دغې الفاظو باندې هغه بدله شوه۔ زما ورونړو! ستاسو ټول ایوان زما د دې خبرو به ګواه وی۔ سپیکر صاحب، زمونږه د

ژړا فریاد دا ځائې دے، سپریم کورټ هم په دیکښې یو Decision ورکړے دے او د دې نه پس مونږ سره بل څه آپشن نشته۔ که زمونږ د علاقې وسائل چې کوم مونږ پیدا کوؤ، زما د علاقې'لوډ /ان لوډ' ټیکس وګورئ، زما د علاقې د ټوبیکو نه په مختلف مدونو کښې نور ټیکسز وګورئ نو مونږ له خو دا خپل حق د راکړی، که سیوا ځوک نه راکوی نو د خپلې علاقې چې کوم زما د علاقې حق دے نو هغه د مونږ له راکړی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر عنایت اللہ خان، پلیز، عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ ویسے وہ دو شاعروں کی بات ہے کہ ایک شاعر نے اشعار سنائے اور پھر چلے گئے اور راستے میں دوسرا اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا، کسی نے پوچھا کہ کیوں اس بندے کے پیچھے بھاگ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ یہ بھی شاعر ہے، میں بھی شاعر ہوں، انہوں نے مجھے اپنے اشعار سنا دیئے اور میرا اب نہیں سنتے ہیں۔ میرا بھی اب یہی حال ہے، اپنی باتیں دو دو، تین دن مسلسل باتیں سنائیں، اب ہاؤس کے اندر بہت کم لوگ ہیں اور جنہوں نے مجھے باتیں سنائی ہیں، اس میں سب لوگ موجود نہیں ہیں، فی الحال میں کوشش کرتا ہوں کہ اس ایوان کا وقت ضائع نہ ہو اور میں Conclude کروں۔ یہاں صحافی تشریف رکھے ہوئے ہیں، صحافی حضرات مجھے امید ہے کہ وہ پوری Balanced reporting اس کی کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ Individual cases پہ جانے کی بجائے میں کوشش کرونگا کہ کچھ پالیسی، مطلب حکومت کی جو پالیسی ہے Overall اس کے اوپر میں بات کروں۔ یہاں مولانا لطف الرحمان صاحب، محمد علی شاہ باچا، سردار حسین بابک صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ اور منور خان صاحب، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، اس طرح مولانا عصمت اللہ صاحب، آمنہ سردار صاحبہ، بخت بیدار صاحب، مفتی فضل غفور صاحب اور عبدالکریم صاحب اور وہ جو ہماری بینارٹی کے بھائی ہیں، ان سب نے، یعنی یہ میں نے نوٹ کئے تھے جس وقت تک میں ایوان کے اندر موجود تھا، یہ ڈیبیٹ میں نے نوٹ کی تھی اور یہاں میں نے ان کے نکات کا خلاصہ اپنے ساتھ رکھ لیا ہے۔ ویسے جو خلاصہ ہے ان سب کی گفتگو کا، وہ یہ ہے کہ جو ڈیویلپمنٹ فنڈز ہیں، اس کی تقسیم میں بے انصافی ہو رہی ہے۔ اس میں لوکل کونسل فنڈز کا ذکر ہو رہا ہے، بہت زیادہ، بار بار اسکا نام لیا جا رہا ہے۔ سکولز

کا ذکر ہوا کہ سکولز میں بے انصافیاں ہوئی ہیں، اپوزیشن کے نمائندوں کو ایک ایک پرائمری سکول ملا ہے اور روڈز کا ذکر کیا گیا کہ ایک کلومیٹر روڈ ملا ہے، ایک کروڑ روپے، ایک کلومیٹر ملا ہے۔ اسکے علاوہ ایک کروڑ روپے ڈیویلپمنٹ فنڈ جو وزیر اعلیٰ کا اپنا خصوصی فنڈ ہے، اس سے ملے ہیں۔ ان سب کا کسی نہ کسی انداز میں گفتگو میں ذکر ہوا۔ سر، یہ جو حکومت کی طرف سے ترقیاتی، ڈیویلپمنٹ کے فنڈز ملتے ہیں، اس میں ایک Portion تو وہ ہے کہ جو By name ہماری اے ڈی پی کے اندر موجود ہے، Annual Development Programme کے اندر موجود ہے 2013-14 کے اندر اور اس پہ اس اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہو چکی ہے، لمبی چوڑی اس پہ ڈیبیٹ ہو چکی ہے۔ اسی اے ڈی پی کے اندر کچھ سکیمیں ایسی ہیں کہ جو امبریلا فارم میں ہیں اور کچھ ایسی ہیں کہ جو وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ کی شکل میں ہیں اور اس میں ویسے بحیثیت مجموعی کسی ضلع کو نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ یعنی کسی میں کم، کسی میں زیادہ ہو سکتا ہے لیکن اس میں By name جو سکیمیں آئی ہیں، تقریباً ہر ضلع کے اندر وہ سکیمیں Reflect ہوئی ہیں۔ جو لوکل گورنمنٹ کا فنڈ ہے، لوکل کونسل فنڈ، سر! اسکے دو Sources ہیں دو، ایک جو پراونشل فنانس کمیشن کے فارمولے کے تحت Funds release ہوتے ہیں، اس کیلئے اپنا ایک فارمولا ہے اور اس فارمولے کے تحت وہ ریلیز ہوتے ہیں اور وہ فارمولا سب ضلعوں کے اوپر Apply ہوتا ہے چونکہ PFC exist نہیں کرتا ہے اسلئے لوکل گورنمنٹ نے PFC کا متبادل، 2012 میں جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ آیا تو اس کے نتیجے میں PFC ختم ہو گیا، وہ 2001 کا جو آرڈیننس تھا اسکے تحت PFC بنا تھا۔ تو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کو سمری بھیجی اور اسکا ایک متبادل Alternate propose کیا اور اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے لکھا، وہ کمیٹی ویسے منظور ہو گئی، اس پہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے لکھا کہ یہ آپکا جو پرانا فارمولا ہے، اس کے مطابق یہ ڈسٹری بیوشن کریں اور اس پہ ابھی تک وہ سلسلہ چل رہا ہے، یعنی بہت زیادہ امکان ہے کہ جو پرانا فارمولا تھا کہ جس میں Backwardness, Population plus lacking infrastructure، یہ جو فارمولا ہے اس کی بنیاد پہ پورے صوبے کے اندر وہ تقسیم ہو گا، وہ فنڈ ابھی تک ریلیز نہیں ہوا ہے، وہ ریلیز ہو گا اور سارے ضلعوں کو اپنے اس فارمولے کے مطابق جائے گا۔ سر، دوسرا فنڈ لوکل گورنمنٹ کے اندر وہ ہے کہ جو لوکل کونسل خود Generate کرتی ہے، وہ کسی ضلع میں زیادہ ہے

کسی میں کم ہے یا وہ کہ جو پچھلی حکومت کے اندر پیسے ضلعوں کو ریلیز کئے گئے تھے اور اس وقت خرچ نہیں ہوئے، اس میں سے Continuation میں کچھ رہ گئے تھے۔ یہ دوسرا ہے، یہ کچھ ضلعوں کے اندر موجود ہے اور کچھ ضلعوں کے اندر نہیں ہے، کچھ ضلعوں کے اندر کم ہے اور کچھ کے اندر زیادہ ہے۔ اس کے حوالے سے بھی میں ذرا ایوان کو بتاتا چلوں کہ مرحوم بشیر بلور صاحب جب اس وقت منسٹر تھے لوکل گورنمنٹ کے، تو انہوں نے اپنے آفس سے اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ایک پالیسی ایشو کی تھی، اس پالیسی کے اندر یہ تھا کہ چونکہ لوکل گورنمنٹ منسٹر پورے صوبے کے Visits کرتا رہتا ہے، ان کے پاس لوگ آتے رہتے ہیں اسلئے 25 فیصد فنڈ لوکل گورنمنٹ منسٹر کے Discretion پہ ہوگا اور وہ جہاں جس جگہ، جس ضلع کے اندر خرچ کرنا چاہیں گے، وہ خرچ کرینگے اور باقی جو ہے وہ وہاں کے Elected representatives plus elders، علاقے کے Elders انکے نام وہ خرچ کرینگے اور اسکا پورا ریکارڈ میرے ساتھ موجود ہے، یہ اگر لینا چاہتے ہیں تو وہ میں ان کے ساتھ شیئر کرونگا۔ اس میں باقاعدہ Elders کو انہوں نے یعنی اس میں Mention کیا ہے، عوامی نیشنل پارٹی کے جو صدور ہیں، انکے جو

(مداخلت)

سر! میں نے انکی بات سنی ہے، میری تقریر کے اندر Interference نہیں ہوگی اور میں There will be no interference، اس میں عوامی نیشنل پارٹی کے Elders کے نام ہیں جن کے نام وہ فنڈز جاری ہوئے ہیں، پورے صوبے کے اندر وہ، انکے نام موجود ہیں جو انکے آفس سے، میرے آنے کے بعد اور ہر ایک سکیم لوکل گورنمنٹ منسٹر کے پاس آتی تھی، وہ اسکی Approval دیتے تھے۔ میرے آنے کے بعد اسکا پورا وہ چینج، مجھے نہیں پتہ تھا، یہ ایم پی ایز میرے پاس آتے رہے اور مجھ سے درخواستوں کے اوپر لکھواتے رہے، میں نے پوچھ لیا کہ وہ کیوں مجھ سے لکھواتے ہیں اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو لوکل کونسل کے اندر جو فنڈز ہیں، اسکی Approval لیتے ہیں مجھ سے، ہم نے پھر ایک دوسرا Circular جاری کیا اور اس Circular کے اندر ہم نے یہ لکھا کہ یہ جو منسٹر کے Discretion کے یہ الفاظ ہم نے نکال لئے اور ہم نے کہا کہ چونکہ یہ Elected جو لوکل کونسلز ہیں انکا فنڈ ہے اور وہ اس وقت Exist نہیں کرتی ہیں اسلئے یہ کمیونٹی کا حق ہے کہ کمیونٹی کے تھرو خرچ ہو۔ ہم نے کمیونٹی اور Elders کے نام، کمیونٹی کے نام لکھے، یہ کمیونٹی کی کنسلٹیشن سے اور وہ پھر چلا گیا، وہ نہ لوکل کونسل سیکرٹری کے پاس آتے ہیں

Approval کیلئے بلکہ ڈی سی اسکا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر ہے اور وہ ساری سکیمیں وہاں تقسیم ہوتی ہیں، وہاں خرچ ہوتی ہیں اور اسکے حوالے سے میں نے، میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ میں نے ضرور کسی جماعت اسلامی کے بندے، میں جھوٹ نہیں بولتا، میں نے ضرور جماعت اسلامی کے کسی بندے کیلئے ٹیلی فون کی ہوگی کہ انکی یہ گلی ہے، ان کے گھر کے قریب انکی سٹریٹ ہے، اس کو پکا کریں لیکن میں نے کبھی کسی کو یہ ٹیلی فون نہیں کیا ہے کہ آپ وہاں کے Elected representatives کو Ignore کر کے یہ کام کریں۔ یہ وہاں کے Elected representatives، وہاں کی ڈیڈک، وہاں کے جو ڈپٹی کمشنرز ہیں، یہ ساری چیزیں انکی اپنی Understanding پہ ہوئی ہیں، میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہوئی ہیں تو یہ میرے انسٹرکشنز پہ نہیں ہوئی ہے لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اپوزیشن کے اکثریت ممبران کو حصہ ملا ہے اور میں آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہونگا، سر! میں آپ کے ساتھ (مداخلت) ذرا حوصلہ رکھیں، میں نے آپکی گفتگو سنی تھی میری بات بھی ذرا سنیں، میں آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہونگا۔ سر، یہ میں اپنی Constituency سے ذرا اسکو Compare کرتا ہوں، یہ میری Constituency کے اندر 3.7 million، یعنی 37 Lakh وہ لوکل کونسل فنڈ سے خرچ ہوئے ہیں اور بابک صاحب کے حلقے میں Nine million خرچ ہوئے ہیں اور مفتی صاحب کے حلقے میں Eleven million خرچ ہوئے ہیں اور یہ جو مجھے درس دیتے ہیں کہ آپ Elected representatives کو Ignore کرتے ہیں اور آپ نے Elected representatives کو چھوڑ کے Non-elected لوگوں کے ذریعے پیسے لگائے ہیں سر، میں بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں ایم ایم اے کے اندر تھا، I was the coalition partner of JUI اور میرے حلقے کے اندر ایک مولانا صاحب جنہوں نے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا تھا اور 120 ووٹ لئے تھے، اسکے گھر تک ایک کروڑ سے زیادہ، ایک کروڑ 20 لاکھ روپے کی سکیم ایک گھر کیلئے، ایک گھر کیلئے، میں نے اس پہ Protest نہیں کیا تھا۔ میں دوسری مثال دینا چاہتا ہوں، یہ جو Outgoing Government ہے، اس کے آخری وقت میں اے این پی کے جو ڈسٹرکٹ پریذیڈنٹ ہیں اپر دیر کے، اسکو تقریباً 15 سے زیادہ سکولز دیئے گئے، اسکا ریکارڈ موجود ہے۔ وہاں کے جو Elected Peoples Party کے انکے کولیشن پارٹنرز تھے، نکو دو دو اور تین تین سکولز بھی نہیں ملے تھے اور انکے حلقے کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب نے 18 کروڑ روپے ریلیز کئے تھے۔ پانچ کروڑ روپے ایسے ہیں جو ان سے Lapse ہوئے، 18 کروڑ روپے آخری ایک سال ان کے حلقے کیلئے جبکہ ایم پی ایز کیلئے تین کروڑ اور چار کروڑ روپے ریلیز کئے

تھے۔ سر، انہوں نے بات کی ہے کہ ہمیں ایک ایک سکول ملا ہے، 99 سکولز ہیں، ہمیں بھی ایک ایک سکول ملا ہے، ہمیں دوسرا اسکول پرائمری نہیں ملا ہے اور یہ اپ گریڈیشن (شور) میں، میں بات 'کمپلیٹ' کروں، یہاں سے آوازیں آرہی ہیں، میں بات اپنی 'کمپلیٹ' کررہا ہوں، پھر کل پرسوں دوبارہ انکو موقع دیں، آپ اس ڈیبیٹ کو Open کرنا چاہتے ہیں تو I am ready to respond again۔ سر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں 300 کلومیٹر روڈ ہے، اس میں انہوں نے خود Admit کیا ہے کہ انکو ایک ایک کلومیٹر ملا ہے اور خود Admit کیا ہے کہ ہمیں دو کروڑ روپے ملے ہیں، Minorities اور خواتین کو بھی ملے ہیں۔ سر، میں عرض کرنا چاہتا ہوں، یہ صوبہ جو ہے یہ Precedence پہ چلتا ہے، یہ کچھ روایات پہ چلتا ہے، یہ پچھلی حکومتوں کے اندر بھی فنڈ ڈسٹری بیوشن کی، دیکھیں ہم گورننس پہ Focused ہیں، یہ جو فنڈز ڈسٹری بیوشن ہے، یہ جو Discretion کے اوپر وزیر اعلیٰ کو ملتے ہیں، یہ وزیر اعلیٰ کا Discretion ہے اور اگر آپ سمجھتے ہیں، ویسے میں اس قسم کی بات بالکل نہیں کہتا، کوئی Utopian وعدے میں نہیں کرنا چاہتا، وزیر اعلیٰ کا Discretion ہے اور اگر اپوزیشن یہ سمجھتی ہے کہ ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بالکل ایک جیسے At par چلیں گے اور ایک قسم کی خیالی دنیا Create ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو بالکل نہیں ہو گا، There will be difference , there will be difference اور یہ کہ اپوزیشن کے لوگ مکمل طور پر Ignore ہونگے، یہ بالکل نہیں ہوگا، بالکل یہ بات نہیں ہوگی۔ سچی بات یہ ہے کے ہم خود، یہ ایک Musical chair ہے، کل ہم ادھر ہونگے اور پرسوں یہ اِدھر تھے، یہ ایک سلسلہ چل رہا ہے، ہم بالکل انکو Ignore نہیں کرینگے۔ جس طرح شاہ فرمان صاحب نے کہا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب سے وہ بات کرینگے لیکن میں نے اپنے لوکل گورنمنٹ کے فنڈز کے حوالے سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو اس کام پہ لگایا ہے کہ آپ پورے صوبے کو چیک کریں کہ جس Constituency کے اندر، مثلاً مولانا لطف الرحمان صاحب نے کہا ہے کہ میری Constituency کے اندر بالکل ایک بھی پیسہ نہیں لگا ہے، میں نے جو Information collect کی ہے، یہ بالکل وہ درست کہتے ہیں، میں انکو Compensate کرونگا، میں بالکل انکو Compensate کرونگا اور اپوزیشن کے جس ایم پی اے کو لوکل گورنمنٹ فنڈ کے اندر Ignore کیا گیا ہے، PFC formula کے اندر آرہا ہے، میں اس اسمبلی کے فلور سے بھی انسٹرکشنز ایشو کرتا ہوں اور میں Onward بھی ان سے کہونگا اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کہ وہ انکو Accommodate کرے۔ میں بالکل اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر اپوزیشن کے لوگوں کو

Accommodate کرنا چاہتا ہوں لیکن میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ کوئی جھوٹ نہیں بولنا چاہتا، There will be no utopian world، کوئی Utopian world نہیں ہو گی، دنیا کے اندر حقائق کے اوپر Decisions ہوتے ہیں، یہ Utopia نہیں ہے، یہاں ڈیموکریٹک سسٹم ہے، یہاں Precedents پہلے سے ہیں، یہ ایک روایات پہ چلتی ہے، انہی روایات پہ چل کے ہم انکو Accommodate کرینگے لیکن اسطرح At par treat نہیں ہو سکتے۔ تھینک یو ویری مچ سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ہمایون صاحبہ، معراج ہمایون صاحبہ بہت پہلے سے Stress کر رہی ہیں جی، ایک منٹ دیدیتے ہیں، کوشش کریں میڈم! کہ ذرا جلدی۔۔۔۔

وزیر بلدیات: وقت کم دے جی، اجلاس هم ختمول دی، ډیر ساعت ورله مه ورکوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی څه وکړو جی، خفه کیږی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ټھیک شوه۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب چې ما له مو هم وخت را کړو او ډیره مهربانی چې منسټر صاحب ډیر تفصیل سره جواب را کړو خو دې تفصیل کښې د زنانو، د کوم د پاره چې نگهت اورکزئی خبره کړې وه، کوم د پاره انیسه زیب خبره کړې وه، کوم د پاره آمنه سردار خبره کړې وه، هغه تفصیل مونږ ته ملاؤ نشو او هغه دلته کښې Proof ملاؤ شو چې زنانو سره زیاتے شوے دے، یو یو کروړ ملاؤ شوی دی او سړو ته چې دے نو اووه اووه کروړه ملاؤ شوی دی، زمونږه حق خوړلے شوے دے، د هغې جواب مونږ ته ملاؤ نشو۔ مونږ ته وړمبی ځل پته ولگیده چې سکیمونه هم ملاؤ شوی دی، چا ته سکول ملاؤ، هر چا ته سکول هم ملاؤ شوے دے، چا ته پرائمری سکول ملاؤ شوے دے، چا ته هائی ملاؤ شوے دے، چا ته مډل ملاؤ شوے دے، مونږ زنانو نه هډو تپوس نه دے کړے چې ستاسو هم په دیکښې حق رسیږی۔ د روډز خبره وشوه چې دومره کلومیټرز، د زنانو نه تپوس نه دے کړے چې ستاسو څه شوی دی؟ منسټر صاحب به دا، مونږ ترینه دا جواب غواړو، ما سره یو بل خبر هم راغلے دے چې "MERLIN NGO"، انټرنیشنل این جی او د صحت د پاره یو ډیر غټ فنډ راوړے وو دلته کښی او هغه به ئے لگوؤ په بونیر ډسټرکټ، سوات ډسټرکټ کښې به ئے لگوؤ، هغه منسټر صاحب لگیدلے دے خپله این جی او ئے کهلاؤ

کړې ده او هغوی وئیل، حکومت وئیل چې د دوئ دا رولز ریګولیشنز دا فنډز به مونږ لګوؤ او د هغوی په رولز کښې دا دی چې هغوی به پخپله فنډز به لګول، هغه فنډز واپس شوی دی، د هغې جواب مونږ غواړو چې هغه فنډ ولې زمونږ دې غریبو خلقو له راغلے وو او تباه شوې علاقې د پاره راغلے وو، هغه ولې دغه شان شوی دی چې هغه زمونږ نه خفه شوې ده، هغه واپس راغلې ده۔ دوئ وائی چې مونږ Need basis هغه کوؤ، Need basis کښې مونږ زنانه ئے که شامل کړی وے چې مونړه ورته Needs ښودلی وے چې زمونړه زنانه څنګه پسمانده دی؟ د هغوی څنګه ضرورتونه دی؟ هغوی ته څومره فنډز پکار دی؟ مونږ نه ئے Needs basis تپوس نه دے کړے، په خپله خپله مرضئ باندې یو بل کښې دغه کړې وو۔ مونړه د دې لوکل ګورنمنټ فنډ نه هډو خبر نه وو چې لوکل ګورنمنټ فنډ دے او دیکښې زمونړه حصه رسیږی، خپل ډسټری بیوشن ئے کړے دے او هغه ئے هغه کړے دے، دا غلطی به دوئ منی او دا غلطی به مونږ له دغه کوی۔ دوئ اوس مونړه ته وائی چې تاسو زر ختم کړئ، ډیبیټ ختم کړئ، تاسو ولې مونږ له دوه ورځې راکړی دی، مونږ له درې ورځې راکړی دی؟ شروع کښې زمونږ نه فنډز کټ کړل ځکه وائی چې د پارلیمنټیرینز کار خو دا دے چې په اسمبلئ کښې به ناست وی او ډسکشن به کوی، تاسو په فنډز څه کوئ؟ اوس چې مونړه دلته کښې ډیبیټ کوؤ او مونړه ډسکشن کوؤ نو وائی چې اوس ئے مه کوئ، اوس وائی ځئ تاسو ډسکشن ولې دومره اوږدوئ، خبرې ولې دومره، پخپله چهټیانې وکړئ، مونړه خو نه دی وئیلی، اپوزیشن مونړه خو راغوښتے دے۔ ما خو وئیل چې دوئ به ډیر خوشحاله شی ځکه چې هر ځائې کښی دا دستور دے چې څه وخت تیر شی اپوزیشن چې دے نو هغه حکومت ته وائی چې تاسو د پټرئ نه اؤړیدلی یئ یا تاسو ټهیک روان یئ، ما خو وئیل چې ګنې دا داسې غوندې ډیبیټ دے، دوئ به ویلکم کړی چې مونړه دوئ سره مدد کوؤ چې دې ځائې کښی غلطیانې شوې دی، دې ځائې کښې کمزوریانې دی او دا کمزوریانې ټهیک کړئ خو هغوی خو الټا دومره جذباتی شول او یا خو هم دا پچموزې او ټوکې ئے مونږ سره شروع کړې چې هغه دغه ئے زمونږ نه پخپله Hijack کړو، ټول ډیبیټ ئے راله خراب کړو او بیا وائی چې ډیر ساعت ولګیدو،

دا ډیرې خبرې اوس مه کوئ نو دا مهربانی وکړئ چې د زنانه به دا فنډ، دا د تپوس وکړی او مونږ له که نن جواب نشی راکولے ، دا سبا مونږ له راکړئ چې زمونږه کوم دوئ ته حق پاتې دے ، بیلنس پاتې دے چې هغه مونږ ته زر تر زر ریلیز کړی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow afternoon

---

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 28فروری 2014ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)